ان من الشعر لحکمة و ان من البیان لسحرا

مجموعہ دواوین مجموعہ کل نظم مصنفہ افتخار شعرای زمان منشی مقصود احمد صاحب طوق تخلص مرحوم

کلیات طوق ۱۲۹۲

حسب فرمایش جناب مصنف صاحب مع تصحیح در مطبع سید محمد صادق صاحب [illegible] واقع سیتاپور مشہور بہ

مطبع صبح صادق میں طبع ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیوان اول محمد مقصود احمد صاحب متخلص بہ نطق مسمی بہ تاریخی

دیوان دوم محمد مقصود احمد صاحب متخلص بہ نطق مسمی بہ تاریخی

دیوان لغز النطق

۱۲۸۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ق

تحریر میں یہ حمد حق نے ہنگام رقم رکھا
وہیں لبس رہ گیا رکہا جہاں ہمنے قلم رکہا

کیا جب عزم ہمنے اوسکی اسم پاک لکھنے کا
سر صفحہ پہ سجدہ قلم نے دمبدم رکہا

اشارہ تہا یہی برباد ہوگی شوکت دنیا
قضا نے اسلئے دوش ہوا پر تخت جم رکہا

دکھایا یہ قیامت کا اثر اشک ندامت نے
کہ تختہ تک ہماری نامۂ عصیان کو نم رکہا

ہوی جمعیت اضداد اوسی صانع کی قدرت سے
اوسی نے خاک و باد و آب و آتش کو بہم رکہا

عجب انداز کے نازو ادا والے کئے پیدا
عجب نقشوں میں اونکی طرز دلکش کا قلم رکہا

وہ قد آفت کا بخشا جو کرے سیدھا قیامت کو
وہ طرۂ لفیف دین جنمین بلا کا پیچ و خم رکہا

بھنووں میں خم کمانو نکا مژہ میں تو تیرونکا
نظر میں آب داری تیغ کی خنجر کا دم رکہا

کیا ثابت کہ سے دونوں بست و نیست کے پہلو
دہن کے تنگ کہلنے میں گویا طلسمات عدم رکہا

شہادت کو زبان خنجر ہای تشنہ حاضر ہے
[illegible]

رہی جانکندنی کی رات بہر انتظار یار
سحر تک انتظار یار نے آنکہوں میں دم رکہا

دیکھیو ... جلوا اوسکا
... پردہ تماشا اوسکا

جواب اسکا ہونٹوں کو کب سے دیدیا تھا خون شہیدون نے	جگر نے بات ہم چشمون مین رکھ لی دیدہ نم رکھا
یہی تھا نارسا اب وہ چلی ہونگے آپ ہی ہین	شب وعدہ دل بیتاب کو دیدے کے دم رکھا

نہ اندیشہ کیا سرکار پر خوف الفت مین
جزاک اللہ تو ہی ناطق مردانہ قدم رکھا

کب تلک ای طالع وہان اس طرح تو لیجائیگا	لائیگا حسرت پھر اے آرزو لیجائیگا
عشق ہرجائی ہوئی آبرو لیجائیگا	دربدر خانہ بخانہ کو بکو لیجائیگا
ای کبوتر ہوشمند رہی تو بال و پر جلین	خاک نامہ میرے سوز غم کا تو لے جائیگا
ناخوش دل جان سے بھی جسکو کہتے ہے عزیز	کیا خبر تھی ایک شوخ تند خو لیجائیگا
نازکیئی بازوی قاتل سے ہوتا ہی یقین	زخم کا مشتاق داغ آرزو لیجائیگا
تشنگی ہو آئے کعبہ کی زیارت کے لیے	کیا ان پھر اشتیاق جستجو لیجائیگا
جب کبھی آیا ترا دیوانہ قد باغ مین	قمریون سے چھین کر طوق گلو لیجائیگا
تیری چالاکی سے ہوتا ہی یہ مجھکو یقین	تازپر جور و ستم مین پیش تو لیجائیگا
کیا خبر تھی ہم تو آوارہ ہین گی ای صبا	تیرا جھوکا راہ چلتی اوسکی بو لے جائیگا
اے عدو سچ سچ بتا کیون قتل کرتا ہے ہمین	اوسکی مہندی گوندھنی کو کیا لہو لیجائیگا
بزدلے کا دل بڑا ہے گر جان اوسکی لیجیئے	مجھسے کیا بازی جانبازی عدو لیجائیگا

ناطق اگر چندی رہیگا یونہین سودائی کلام
طور پر بھی ہمکو ذوق گفتگو لے جائیگا

تو سادہ ہے مثل رخ ای یار دل کا	نہ انکار بوسہ پھر اصرار دل کا
بلا دام ہے گیسوئے یار دل کا	کہ ہر حلقہ پھندا ہے دو چار دل کا

نہ جائے مرے پر بھی آزار دل کا | رہے دست بر دل ہی بیمار دل کا
بلائیں خریدار کیسے ہوئے ہیں | شب غم میں تھا روز بازار دل کا
وہی عشق سمجھے تھے ہم کھیل جسکو | ہوا جی کا روگ اور آزار دل کا
ہوئے آپ بیچین اثر سے قلق کے | نہ روکا گیا ایک بھی وار دل کا
کہاں دل جو غمزہ پھر اب مانگتا ہے | نہیں ہوں میں انسان دو چار دل کا
یہ تا مال ہی کا نہیں کیسی قیمت | کجا بوسہ اونکو ہے انکار دل کا
پڑا اس میں برسوں کراہا گیا ہے | یہ سینہ کبھی گھر تھا بیمار دل کا
چلانا ستانا دکھانا مسلم | مگر جرم بھی اے دل آزار دل کا
تجھے چھیڑنا ہے تقاضو نسے ہر دم | نہیں پھیر لینا کچھ اے یار دل کا

وہی روگ تجھکو ہے جو میر کو تھا
سنا ناطق نالہ ترے زار دل کا

ہو جای سامنا جو تمھارا بہار کا | اوڑ جائے رنگ منہ سے سارا بہار کا
گلشن میں رنگ لالہ و گل کا اوڑا دیا | میدان تیرے رنگ نے مارا بہار کا
پہلوی گل میں ہی جگہ مجھ سی خار کو | کرتا ہوں شکر ای چمن آرا بہار کا
گلشن میں وہ چھپا ہے وہ گل چاندنی کی سیج | چمکا ہوا ہے خوب ستارا بہار کا
پیری میں بھی ہیں جوانی کے ولولے | اپنی خزا میں رنگ ہے سارا بہار کا
جاتا رہا جنون کا وہ شور و شر تمام | سر سے خزان نے کیا جن اوتارا بہار کا
دل میں خیال عارض رنگیں یار ہے | شیشے میں رنگ بھر لیا سارا بہار کا
ہوئے وہ دیکھکر دل داغی کو چاک چاک | لالی کا ہے یہ پھول ہزارا بہار کا

عہد شباب فتنہ نے پھر کی نہ بازگشت
موسم نہ آیا نطق دوبارہ بہار کا

دکھلاے زخم دل جو دل افگار آپ کا
ہو لے یہ سب ہنسی لب سوفار آپ کا

عالم ہے وقت سیر خریدار آپ کا
بازار گرم ہے سر بازار آپ کا

تھوڑی کرم مین بندہ ہون سرکار آپکا
آیا یکبار میرے مین سوار آپ کا

پھیلی ہی چاندنی سے جو برقع الٹ دیا
ماہ چہاردہ ہے کہ رخسار آپ کا

ہر دم کے انتظار نے ہمکو کیا ہلاک
انکار سے بھی قہر ہے اقرار آپ کا

جنس گناہ ہم عوض خلد بھی نہ دین
محشر کو ہو گرم جو خریدار آپ کا

چشم کرم ہو یا کہ نگاہ عتاب ہو
منتظر ہون مین ہی سرکار آپ کا

دربان اوٹھاے در سے جو بیٹھین گلی مین ہم
آنکھین دکھاے روزن دیوار آپ کا

انگڑائی لیجیے تو دوپٹہ سنبھال کر
سینہ کہین نہ دیکھ لین اغیار آپ کا

پھیلا رہا جو دام فریب وفا یہین
ہوگا نہ کون کون گرفتار آپ کا

صورت جو دیکھ لین گی تو ایمان لائین گے
کلمہ پڑہین کا فرو دیندار آپ کا

گر یاد ہی نہین کی نہ بوسی کی ذکر پر
نخرہ نہ اوٹھ سکے گا یہ ہر بار آپ کا

آسیب بن کے ہمکو ڈراتا ہے جب تب
سر چڑھ گیا ہے سایہ دیوار آپکا

مین نطق کی قریب تھا سنتا تھا جان ہی
آہستہ نام لیکے پکارے یار آپ کا

ہوں مین فدا ہون نرم نگاہ ہر رنگ چشم تر کا
تو دیکھ پایا یکتا ان ہی کی جنازہ مین کر کے کوئی جگر کا

سیہ ٹپکتا ہون [illegible]
کوئی نہ ہو ہرگز اسکا علاج کرتا ہی درد سر کا

چلی تھی گھر سے عدو کے گھر کو کچھ آئی رستے سے کیا ادھر کو | حضور دیکھا ہی کچھ تماشا ہماری حسن خنجر کا
یہ زرد گل رخ کی رو بڑہی کہ جیسے برگ خزاں رسیدہ | یہ سیت سے او سکی پیش قدمی کہ جیسے سایہ کسی شجر کا
سخن ہے اوس کج ادا ہی مین جو خضر ہوسی تبین گئے ہیں | تو منہ لپیٹی پڑی ہی بیٹنگی کرینگے حیلہ وہ وردِ سر کا
ہزار دن میٹھے ہین انجمن مین گس کی تھو کے | ذرا اوہوی رشک تو ہی مصنف خیال کہون کمر کا
بنقش الفت کی وہ سنہری دکھائی دیدار و سدم | جب اوسکی ہے تی ہین بند آنکہین وہ تھا ناد تھا نظر کا
تر ہا ہون تب تم سیمنبر اسا تسمہ لگا قاتل | نہین ہے آسان جلد مشکل پڑے گا ہاتہ ایک اور جگر کا
عجب یہ کچھ ور ولا دوائی ل ال سیت پر ہوا ہی تو کیا | نہ نام جسکا مین جانتا ہون بتا نہ معلوم گھر کا
تہین نے انکہو بنت تردد ذرا بھی ہرگز لگی | لہو ہی گا نہ دلکا جسد م تو خون ہو جو جگر کا
جو کوئی دیکھا آفت جان عمر طفلی ہی تو قیامت | بلا ہی گھری ہوا تھی یہ سر جسد م تھا ہاتہ بھر کا

جلا مین عشق کیا نہ نالہ دود دل ہی بہی نکالا
نہ مجھ مین طاقت سینہ کی ہے نطق مجھ مین خواص اگر کا

اوس کج ادا سے دی کبھی مین جفا نہ تھا | شکوہ جو تھا سو وہ گلہ دوستانہ تھا
کھلنا جو چاہئے تو نہ کھل سکے کیون گرہ | کچھ عقدہ لاحل آپکا بند قبا نہ تھا
جتنا جلا ہون رات کو مین شمع سے | اے شمع رو چراغ بہی اتنا جلا نہ تھا
پوری ہماری عمر کی ہوئی چلی دن | مرنا تمہون پر ایک قضا کو بہانہ تھا
ہر روز شب ہے بزم حسینا نمین پاک ہم | کچھ اور التجی کے سوا مدعا نہ تھا
خلوت کی بزم مین وہ جما تماشا ہی کیون | کچھ اور مدعی کا اگر مدعا نہ تھا
آوازہ تھا نہی غنچہ سرایان باغ کا | اے رشک گل ترا سا کسی کا گلا نہ تھا
نظارہ باز آئے تھے جب وہ ادہر دور سے | اے شاہ حسن مرجع کل آستانہ تھا

ہر لحظہ ہمکو تازہ شکایت تھی ہجر مین
چشم بتان کی دور مین کچھ پیر چڑھا بہت

ہر دم او نہین آنے کو تازہ بہانہ تھا
اتنا تو آسمان کبھی فتنہ زا نہ تھا

در پردہ عرض حال کا موقع ملا تھا خوب
ہنگام خواب جائے ہی شوق فسانہ تھا

مجھ سے نہ جو چھٹے لیا بوسا حضور کا
پاتا ہے تیوروں سے اشارا حضور کا
جی چھوٹ جائے آپ اگر امتحان لین
تھی مست حسن ہو گئے مست شباب بھی
سو عیب ہین حسینو مین اف نکلا تو ذکر کیا
پوچھو نہ وجہ خندۂ بیجا کی شیخ سے
لایا نہ تاب برق تجلی تو کیا عجب
گمراہ کر دیا ہے فریب جمال نے
جوہر خدا نے نکالا ہے جان کا
چشمک کرین جو غیر تو آنکھین نکال لون
گو یا ہے ہمکو کشور وحشت کا انتظام
چھپکے نہ کیون نگاہ کہ بجلی کی ہے چمک
رنگ کیف گریہ خونی سے آنکھ مین
یون ہوئی یہ آہ کہ دل لوٹ ہو گیا
سمجھا ہین جو حسن ادا ادای حسن

کہیے تو انہیں خرچ ہوا کیا حضور کا
مجھ پر نہ کیسے تیر ہو کیا حضور کا
کیا پابوس ہے چاہنے والا حضور کا
اب تو ہوا ہے نشہ دوبالا حضور کا
تصویر کو بگاڑ دے چہرا حضور کا
ہنستا ہون دیکھکر مین قیافا حضور کا
موسی نہین تھا دیکھنے والا حضور کا
بندے خدا کے پڑھتے ہین کلما حضور کا
کیسا لطیف جسم بنایا حضور کا
پا جاؤن اگر ذرا بھی اشارا حضور کا
ہی آج قصد جانب صحرا حضور کا
پردے سے دفعتہً نکل آنا حضور کا
لبریز پیا ہے جام تمنا حضور کا
آنکھون مین پھر گیا قد بالا حضور کا
دل کو لیے تھا حسن تقاضا حضور کا

ایضاً

الف

کچھ نطق کو نہ گنتی پر اتنو نہیں ایک بھی
ایسا نہیں ہے چاہنا والا حضور کا

نہ دل دے کسی کو تو نکو نادان اپنا
ذرا نیک و بد سمجھے انسان اپنا

ہوا ہے نہ ہوگا تو اے جان اپنا
نہ نکلا نہ نکلیگا ارمان اپنا

نہ چھیڑ دکہ اولجھین گے ہم مثل گیسو
مزاج اندنون ہے پریشان اپنا

وہان تیری خوبی کا پہونچا جو شہرہ
پری چھوڑ دیگی پرستان اپنا

تو دیکھے جو آئینے مین اپنی صورت
تو سو جان سے خود ہو قربان اپنا

نہیں ہین یہ سینے مین داغ محبت
گلو لینے بھرا ہے گریبان اپنا

بہت جو کے ناحق لیا اونکا بوسہ
جتاتے ہین وہ روز احسان اپنا

نہ دو گالیان ہم بھی کچھ کہ نہ بیٹھین
ذرا منہ سنبھالو مری جان اپنا

قبا تنگ کرتی ہی وحشت مین ہمکو
گلا گھونٹتا ہے گریبان اپنا

شکایت تو ہم حق سے اوس نیکی کرتے
گرین کیا کہ ہے جان پہچان اپنا

نہیں نبض بھی ناتوانی سے چلتے
مگر ہو گیا جسم بیجان اپنا

تری آرزو مین تو مر بھی مٹے ہم
ملا خاک مین ہائی ارمان اپنا

ولا ے ناوک یار لے جا بغل سے
عوض اوسکے رہنے دے پیکان اپنا

نہیں میری فریاد بلبل کا نالہ
سن اے گل ذرا کھولکر کان اپنا

یہ اشعار ہین نطق موج بلاغت
محیط فصاحت ہے دیوان اپنا

اوس گل کی ہجر مین جو دم اپنا نکل گیا
اچھا ہوا خلش گئی کانٹا نکل گیا

گلشن میں باغ باغ ہوں غنچہ سا نکل گیا
صیاد کے نکلتے ہی کانٹا نکل گیا

وہ بت بغل سے دیکھیے یہ فقرا نکل گیا
چولی مری مسک گئی شانا نکل گیا

وعدہ خلافیوں سے ہوا حسن کو زوال
بگڑی جو ساکھ اونکا دوالا نکل گیا

دم بازیاں تو اوس بت عیار پر ہیں ختم
قابو میں آکے دیکھیے کیسا نکل گیا

ای بت تجھے خدا نے عنایت کیا وہ حسن
آگے ترے حسینوں کا نقشا نکل گیا

چادر جو باد صبح نے اوس رخ سے لوٹ دی
خورشید کا چمک کے نکلنا نکل گیا

بیتابیوں کا حال نہ کچھ پوچھیے حضور
اوچھلا یہ رات منہ سے کلیجا نکل گیا

اوس طفل کا پتنگ ہوا اس قدر بلند
لنگر اکے آسمان سے اڑتا نکل گیا

کوئی بزور کہا نسکے دوسرے کا رزق
چڑیا کے منہ سے صاف نوالا نکل گیا

لوٹا ہوا چمن میں زر گل کا باغبان
فصل خزان میں تیرا دوالا نکل گیا

رندونکی دھوم سنکے نہ لایا حسد سے تاب
مسجد سے شیخ لیکے مصلا نکل گیا

ہوں اب ضعف سے تن میں نہیں ہے خون
سینے سے تیر یار کا پیاسا نکل گیا

پرہیز تھا نہ خوب نقصان عشق سے
غمزے سے تیرے دم ہی مسیحا نکل گیا

ماں راز کھل گیا مگر انصاف شرط ہے
میں رو کتا تھا گر کے گونا لا نکل گیا

گھوڑ دوڑ نطق عرصۂ معنی میں جب ہوئی
آگے ہمارے فکر کا گھوڑا نکل گیا

راز الفت چھپ گیا سب سمجھے سودا ہو گیا
چاک ہو کر پیرہن پردہ ہمارا ہو گیا

سنکے میرا حال ہنستے ہیں اونہیں کیا ہو گیا
کیا نہ وہ بدنام ہونگے جب میں رسوا ہو گیا

سینہ پر چل چل گئے تقدیر کے میرے کباب
بادہ تھا انگور ہی میں اور سرکا ہو گیا

کس قدر سینہ خدا جانے ہوا ہے پر درد ۔ آہ جو دم تا بلب آیا وہ نالا ہو گیا
آرزو مند اوس سہی قد کے ہوئی لوگ اسقدر ۔ رفتہ رفتہ سر سے سر تا پا تمنا ہو گیا
دور رکھا تھا جو اوس سرو کو مجنوں سے بہر ۔ ای شب فرقت ترا منہ اس سبب کالا ہو گیا
لی وحشت دایہ نکی ہوس معج بوی کل ۔ ای جنوں کیا توسن وحشت کو کوڑا ہو گیا
حسن یہ ہر قدم سیکھا خرام ناز سے ۔ حور کی تصویر ہر نقش کف پا ہو گیا
دم میں جل بھنکر پتنگی خاک یکسر ہو گئے ۔ اے چراغ اب تو کلیجا تیرا ٹھنڈا ہو گیا
ہر کبوتر ہو گیا گرد ان قصر یار کا ۔ جو گیا لیکر ہمارا خط وہیں کا ہو گیا
جب کیا وعدہ وفا ہوسے کا ہو کہنے لگے ۔ ہمنے نالا تھا بہانے سے تقاضا ہو گیا
یہاں تو ہر جوش جنوں سے بنگیا لڑکوں کا کھیل ۔ وہ اودہر جوش جوانی سے تماشا ہو گیا

کٹ گئی فرقت کی شب وا جب شکر کردگار
بستر غم سے اوٹھو اے نطق تڑکا ہو گیا

سینہ تپ فراق سے اتشکدا ملا ۔ دل کی جگہ بغل میں سمندر جلا ملا
کیا مال مال و زر ہے جو گنج غنا ملا ۔ سب کچھ ملا اگر دل بے مدعا ملا
ملنے کی کب امید تھی شکر خدا ملا ۔ کوئی صنم میں دل مجھے گویا پڑا ملا
آوارہ بیٹھ جائیگی مجھ سے نہ بحث کر ۔ بلبل کسی کو گل سے جا کر گلا ملا
رنج و ملال عیش ہے در سے خدا کی دین ۔ جو کچھ دیا دیا ہمیں جو کچھ ملا ملا
اے خار اسکو توڑ کے میرا نہ دل دکھا ۔ سونے تنے جہان کی ہے ایک بلا ملا
اوس بیوفا کو چھوڑ ہی سکتی نہیں ہیں ہم ۔ یا بس وفا ہی کیا ہرن جیسا ملا ملا
تقسیم یوں شباب کی دو دو تین ہوئین ۔ صاحب کو جوش حسن ہمیں ولولا ملا

بدلی جو تو نے آنکھ یہ پیمانہ بدل گیا
نظریں پھریں ملیں رخ مژگان ہر ایک سے

انصاف سے تو اوسکی ہین خود بینیاں بجا
جسکو ہر ایک عضو بدن آئینا ملا

کیون سجدہ ریز ہی جبین نیاز ہے
کسکا یہ راستی مین عین نقش پا ملا

گو خاکساریوں نے ہے گردن جھکی ہوئی
پر ہے نیازیوں نے سر عرش سا ملا

کیا دم کیا ہے ناک مین طفل شیر نے
آفت ملا ہے قہر ملا ہے بلا ملا

مضمون نہی جوڑ کی بندش ہی حسب تر
کچھ بڑھ کے ذہن ہے متین گیسو رسا ملا

جور و جفا نے پھیر دیا اوس طرف کو دل
واللہ ان بتوں کے بدولت خدا ملا

ای نطق تو نے عمر حسینوں مین کی بسر
پر گیسوائمین کوئی نہ تجھے باوفا ملا

کیا کرے کب تک تماشائی خود وہ حیران ہو گیا
چاہ سے ظلم مجھکو راحت جان ہو گیا

مین جو درد ہجر سے اوس گلی گریان گیا
رات بھیگی اس قدر شبنم سے طوفان ہو گیا

ناقہ لیلی کا شاید آگیا مجنون کو دھیان
یا ابھی کہتا تھا نالے یا حدی خوان ہو گیا

رات وہ دو آہ پھیلا تھا غم رخسار مین
اس تکلف سے کہ بس گیسو پریشان ہو گیا

مر گئے پر بھی نہ چھوٹا خس سے وہ ارتباط
جو ہماری خاک کا ذرہ تھا افشان ہو گیا

تھی امید آیا کریگا گور پر وہ بھی گئے
کیا غضب ہے قتل کر کے وہ پشیمان ہو گیا

دلفریب اوسکا ہے ہر شیوہ کہ دلمین جو رہے
غم بھی اس انداز سے آیا کہ ارمان ہو گیا

سیر مین سوفوا تھا کبھی کا کل کا ابر ضعف سے
دھیان ہی اوترا ہوا خواب پریشان ہو گیا

وحشت دل اوہین جل دین اچھا تو ہے
گھر کا یہ نقشہ ہی گر پڑ کر بیابان ہو گیا

بھا گئی آشفتگی نسبت نہ زلف یار کی
دل پریشان ہو کے اپنا سنبلستان ہو گیا

اونکے غصے سے ڈرا کرتے تھے پر لوٹی بہار
چہرہ جب گرمی سے دمکا تو گلستان ہوگیا

دل پر ایسے نقش تھے جلوہ قد پر نور کے
رات جو نالہ اوٹھا سرو چراغان ہوگیا

چشم بد دور آج تو اوس نے کیا ایسا بناو
مجھکو غش آیا آگیا آئینہ حیران ہوگیا

سنبل خم و چم کہو دیا حضرت زوال حسن نے
آپکا گیسو مرا حال پریشان ہوگیا

پاکی قابو مان لینا وعدہ فردا یہ کیا
دلکو اونے کیا کہوں کیسا یہ نادان ہوگیا

نطق اوس دغا باز کی وعدے سے ہم واقف ہیں خوب
تیری خاطر سے کہے دیتے ہیں ہاں ہوگیا

اوسکی گلی میں دوست جو لائی تو لائی گیا
دل ہی دہین پہ لیکے ہم آئے تو آئے گیا

زلفین تری بنائی وہ کہیلی جو جان پہ
ہاتھون پر ایسے کانونکو کوئی کہلائے گیا

زاہد کو خاک ذوق شراب و کباب ہو
مارا ہے اوسکا منہ تو خدا نے وہ کہا ہی گیا

اے دل نہ تجھکو تنگ نہ اوسکا خیال تنگ
چپ چپ یہ آہ آہ ہی کیا ہائی ہائی گیا

ابی دل کریگا تو وہ جمع تیری جی میں ہے
اس عشق کے مقدمے میں میری آئی گیا

رو کا جو نالہ صدمے سے آنسو نکل پڑے
جب یوں کہلے تو کوئی محبت چھپائی گیا

آنے کو جھڑکیاں ہیں تعجب جانی کو گالیاں
اونکی گلی میں کہیو کوئی آئی جاے گیا

جتنا اونہیں مناؤں بگڑتے ہیں اور بھی
قسمت بگاڑ بیٹھو تو کوئی بنائے گیا

بوسے کو آج آئی ہیں کل وہی گئی تھے دل
کیا خوش تو خوب کہی سمنے لائے گیا

آسی کبود ہوگی وہ لب بار زنگ سے
کافی ہے صرف بادۂ مستی لگائی گیا

مستی ناز و جوش جوانی میں کیا حجاب
جب غنچہ کہل کے گل ہو بدن پھر اپای گیا

ہوتا ہو چاندنی میں جو ای دل عرق عرق
وہ گرم جوشیونکی بہلا تاب لائے گیا

اے نطق مر بھی رہ کہ بہت آچکی ہے رات
سونے نہ دیگی آج تری ہائے ہائے کیا

دل نے کسیکی آنکھ کا عاشق بنا دیا
مرشد نے آج مجھکو پیالا پلا دیا

سرمہ جو تو نے آنکھ میں اے دلربا دیا
فتنے کو قہر قہر کو آفت بنا دیا

گرمی سے صرف شمع کو گلگیر صبح کا
آہ وہ غضب ہے کہ دل ہی بجھا دیا

گھر پھونک بیٹھی شعلہ مزاجی میں سیمیان
لو گرمی خیال نے دل ہی جلا دیا

نقش خیال سے تھی فرا دلکو دل لگی
خانہ خراب ضعف نے وہ بھی مٹا دیا

جب نہ بن پڑی تو سویدا کو دیکھکر
دل میرا پھیر دینے کو دھبا لگا دیا

کیا چین نقش فرش تھا پہلوی یار میں
رشک عدو تراش نے دشمن بنا دیا

لذت کچھ اپنی چاہ میں بھی ہمکو کم نہ تھی
لیکن تیری لگاوٹ نے اور ہی مزا دیا

کی آرزو جو پردہ اوٹھا نیکی دیکھئے
شوخ ستم ظریف نے مجھکو اوٹھا دیا

اے روے یار آئینہ وقف جلا رہا
تیری صفا نے خاک میں اسکو ملا دیا

گرمی شوق میں جو میں اونسے لپٹ گیا
اُف کرکے بولے چھوڑ دی سینہ جلا دیا

دھن بندہ گئی جو سینہ زنی کی فراق میں
دست الم نے رات کجھ سا بجا دیا

کیوں سوزن جفا سے نہ گردوں فخر کرے
تہمت یہ خم پر ہے کہ تو مسکرا دیا

کیا بخت و خدنگ نالہ و دست و نگہ کو رو
جو کچھ ہمیں خدا نے دیا نارسا دیا

گلگشت میں قفس سے مرا آج اونکو پائے نطق
نکہت کو جا بجا گرد صبا نے اوڑا دیا

دل سے لیکر تا بسر میدان رستا خیز تھا
اوسکی خال و خط کا سودا رو رو شور انگیز تھا

ناز غمزے مین کوئی نادر کوئی خونگیز تھا — قتل پر مجھ بیگنہ کے سب کا خنجر تیز تھا

رات کو اوسکا غم فرقت بلا خونریز تھا — دم کشاکش سے گلی کو ایک تیغ تیز تھا

ناتہ ملواتا تھا عالم کے ترا جوش شباب — کیا بلا سینے کا انگیز اشتیاق انگیز تھا

شاید اوس رشک پری کی صبح سے گھوڑا تیز تھا — موجۂ باد صبا گیسوی عنبر بیز تھا

روبرو میرے سے ہر یکایک کہنہ مشق کے — نغمۂ رنگین نوایان گلستان ریز تھا

اور کیا کرتا وہ شوخ ای اشتیاق فتنہ خیز — وصل کا وعدہ دروغ مصلحت آمیز تھا

گلشن کوئی صنم کی یاد ہین تھا دیان — نقش پا گویا پیالہ رنگ کا لبریز تھا

لطف پنہان کو نگاہ سہو کرتی تھی عیان — اوسکا انداز تغافل التفات آمیز تھا

آبلے پڑ گئے منہ مین جگر بہن بہن گیا — جام می پینے ترے رات آتش انگیز تھا

کچھ دلون سی انطے آتے ہین سینے مین ٹھہر — ورنہ زخم آلے رہے جبتک کہ ناخن تیز تھا

درجۂ تمکین کو پہنچا تھا نہ مجنون عشق مین — میرے آگے گرد باد دشت وحشت خیز تھا

میرے دل مین یار پنچھی تھے جسی موج نفس — خون نیش دو باکسی کا ناوک خونریز تھا

آرزوئے وصل مین انگڑائیان لیتا وہ تھا — کیا نسیم صبح کا جھونکا بھی شوق انگیز تھا

کوہکن ہی عشق تھا کیا لنج نگاہی کے لیے — ای ہوس کو س لب شیرین کو کیا پرویز تھا

رات تیرے غم مین ساقی تھا یہ جوش انبساط — ساغر دیدہ سے جام عمر تک لبریز تھا

حلقۂ مارسیہ زن ہے سب دیو ار کے — رات کیا غم خانہ میرا آہ ظلمت خیز تھا

تیر سا لگتا تھا اکبر دل پر اہل شوق کے — زمزمہ مرغ سحر کا کتنا درد آمیز تھا

بوسہ ہائی لب کے غم مین جان ہی اوجڑ گئے — اوسکا لیکا تھا مجھے حسن حیز کا پرہیز تھا

ناز و انداز و ادا ان سب مین شوخی تھی سیر — بعد اسکی عشوہ چالاک اور غمزہ تیز تھا

تیشۂ فرہاد نے جو نقش کھودا سنگ پر
نطق وہ آرایش عشرتگہ پرویز تھا

دیکھی جو اوسکی چال گرفتار ہوگیا
زنجیر دل کو موجۂ رفتار ہوگیا

توبہ جو کی تو توبہ کا بیدار ہوگیا
ہلکا گنہ سے ہوکے گران بار ہوگیا

سر مین ہوای زلف جو تھی ہو کے جنون
دل مین جما خیال تو آزار ہوگیا

گل تک نسیم میری رسائی محال ہے
خار و خس چمن کا ہوا دار ہوگیا

یہ سوچتے نہین ہین کہان کس طرح کبھی
جی مین ہین خوش کہ وصل کا اقرار ہوگیا

ملنا جو اوس سے ترک کیا درد دل بڑھا
پرہیز سے مین اور بھی بیمار ہوگیا

فرط قلق سے راتکو تڑپے دل و جگر
تیری گلی مین مین کوئی سو بار ہوگیا

زنجیر پانو مین ہے علی بندگی پڑی
مشہدی کا چور آج گرفتار ہوگیا

ہر دم کراہتا ہے دل زار درد سے
پہلو ہمارا خانۂ بیمار ہوگیا

شوخی سے مثل برق نہ دی رخصت نگاہ
خود حسن ہے نقاب رخ یار ہوگیا

اللہ ری تاب رخ کہ نظر کو ہے خیرگی
در بھی فروغ حسن سے دیوار ہوگیا

جسمد لینے تاک جہانتک لیکا تجھے پڑا
شرقی کا نام مطلع انوار ہوگیا

رسوائی جنون نے لیجا کیا سلوک
اونکی تو شان بڑھ گئی مین خوار ہوگیا

زنہار سے ہوئے تھے مرے لب آشنا
خو ظلم سے وہ ترک کے کم آزار ہوگیا

وہ ڈر سے میری نالونکے سو یا عدو کی پاس
کسکا نصیب جاگتے بیدار ہوگیا

کچھ ماجرا ہے گریہ لوای آشنا نہ پوچھ
پانی ہو ہو ... وہ آزار ہوگیا

اذیت یہ تیری شوق ہم آغوش ...
جسم نزار حلقۂ زنار ہوگیا

۱۵

بیطاقتی شوق سے تاب نظر نہ تھی	دیدار آپ پردۂ دیدار ہو گیا

وصف دہن مین بند ہی میری زبان نطق
کہتے ہین لوگ صاحب اسرار ہو گیا

آئینے مین کیون جی آج تماشا نہو سکا	کچھ جذب دل سے عذر تامل نہو سکا
کیون مجھپہ التفات و تغافل نہو سکا	خو ہے تو کیون عدو سے تغافل نہو سکا
کرتے ہین جد کا ظلم اوپر سے یقین ہے	تجھ سے تو ناز کا بھی تحمل نہو سکا
بیصبر دل نے آتے ہی بدظن اوسکو کیا	کمبخت سے ذرا بھی تامل نہو سکا
مجھکو جلن تھی جور پر ایماے غیر کے	ورنہ نہین کہ مجھ سے تحمل نہو سکا
اوس لب کا بوسہ لیتے نہ ہمسے رہا گیا	وہ چاٹ پڑ گئی کہ توکل نہ ہو سکا
ذکر رقیب جو وہ بگڑی تو کہہ چلا	مین بھی بھرا ہوا تھا تامل نہ ہو سکا
بوسے کی ہے ہوس مجھے اوس مست ناز سے	جسکا حریف لب قدح مل نہو سکا
چمکا رہا وہ چہرہ بدولت جمال کے	یعنی چراغ مال کا تھا گل نہ ہو سکا
خانہ خراب جادہ کا کیا پیار کا تھا وقت	وہ ذبح کر رہے تھے مگر غلغلہ نہو سکا
ساتھ اونکے گھر رقیب کے بھی گیا فلق	اس شکل سے بھی مجھسے تامل نہ ہو سکا
بیطاقتی شوق سے غش کھا کے گر پڑے	پردہ بھی کھینچنے کا تحمل نہ ہو سکا
مشق ستم کا جیسے اونہین پڑ گیا مزہ	تب سے تو دو گھڑی بھی تغافل نہو سکا

توڑا ادھر ادھر لاکھ مگر خوش نمی مین نطق
ہمسر کسی کی لٹ سے سنبل نہ ہو سکا

سنائے کون انکو قصۂ درد نہان اپنا	جلیس اونکے نہ اپنے ہین نہ اونکا قصہ خوان اپنا

۱۷

دل نازک بھی تاب کاوش بیداد کہتا ہے
مرا پھر امتحان کیون پہلے کرے امتحان اپنا

کہلے بالون یکایک وہ کسکا یا مہر آنا
او لیجہ جانا اٹھو ہمیں تاب ہی وہ دل ناگہان اپنا

ذرا آہستہ شانہ کیجیو مشاطہ زلفون مین
خیال اسکا رہے تجھکو کہ دل ہی ناتوان اپنا

چھپانا ہی بدن مشکل کمر آغوش عاشق مین
چھپایا ہی دم بوسہ وہ رخ شکل نہان اپنا

جلال عشق کب تاب غرور حسن لاتا ہی
ذرا سی بیدلی مین جو جتا ہو کمان اپنا

جسے منظور ہو کرلے زیارت ہم مین مجنون کی
یہی انداز کہتا تہا وہ یار ناتوان اپنا

ہم انکو آزماتی ہین وہ ہمکو آزماتی ہین
وفا مین ہم وہ دیتی ہین جفا مین امتحان اپنا

ملین و رگذر الیس لسے نامہ و ہنا ہم قاصد
جسے ہمچون او سکے وہ کرے قصہ بیان اپنا

کہین بکہرے ہین گل ہی کہین [illegible]
رہا ہی ایک مست ناز شب بہر مہمان اپنا

بھلا ای لطف کیون ہوتی رقیبون کا گلہ کرکے
فرہ ہی دل کی تسکین [illegible] وہ ہی از ران اپنا

رہا کرتی ہو حسن رو نے سے جلوہ کہ گل افشانا
اوسی مین تاہی بلبل بہی تماشا ہی آشیان اپنا

بہڑکتی ہی تو پہر آتش گل کسکو کھٹکا ہی
کہ نذر برق کب کا ہو چکا ہی آشیان اپنا

نہ معلوم آج دل نی کس قلق مین نالہ کہینچا ہی
کہ اب تک زخم کی فرصت دہن ہی خونچکان اپنا

نہ باز آئی ستم کرتا ہی رسوا ہوا ہی اپسے
سمجھے کیا او رہی کا لا کری سنتا آسمان اپنا

ابھی غش مین تو ہی انکار ہر جاوں تو دیکھو نکا
نہ کیونکر ہو لیے نکا طرہ عنبر فشان اپنا

کبھی سچی کہ مضمون کا پڑہا تہا شعر ہو سے
ابہی تک ہمسی بدظن ہی وہ شوخ بدگمان اپنا

اونہیں الزام دیں ہم کس طرح بی اتفاقی کا
کبھی جب تک کچھ احوال نطق بزبان اپنا

بے بوسہ لیے آج تو جبد انہیں اوٹھتا
دیتو الو اگر ہے تقاضا نہیں اوٹھتا

قطعہ

ہان جذب دل بیتاب کا صدما نہین اوٹھتا
پہلو بھی وہ بے ستم آرا نہین اوٹھتا

مر کر بھی در یار سے بندا نہین اوٹھتا
مچلا ہے یہ مردا کہ جنازا نہین اوٹھتا

بیتاب سہی پر نہ مجھے دیجیے طعنے
تھوڑا ہے کہ مین جی دے چلا نہین اوٹھتا

ہم چاہو مگر ضبط کی مجھ مین نہین طاقت
پردہ نہین ہٹتا ہے جو پردا نہین اوٹھتا

لعنت ہے برہمن ترے بیرحم بتو نپر
جا کعبے سے اب اپنا مصلا نہین اوٹھتا

بیمار ہین آزار کے سوتے ہین توانا
اے عشق مگر تیرا گرایا نہین اوٹھتا

کیا تجھے ناچار اوٹھاتے ہین جفائین
دل اوس سے کئی بار اوٹھایا نہین اوٹھتا

لیکر سر بستر جو پڑا عشق کا آزار
پھر وہ صفت پیکر دیبا نہین اوٹھتا

کثرت سے جنون داغ اوٹھائی نہین جاتے
قارون کا ہے یہ تو خزانا نہین اوٹھتا

روتا ہون لگاتار تو کہتے ہین وہ سنکر
کیون آپ کے منہ پر سے یہ سہرا نہین اوٹھتا

ساقی لب میگون تو دے لب سے ملا دے
نشے مین ہون اب مجھ سے پیالا نہین اوٹھتا

آئینہ بنے بیٹھے ہین ہم روبرو اونکے
حیران کو کچھ لطف تماشا نہین اوٹھتا

بس بیٹھ گیا بیٹھ گیا نطق یہان پر
اب آپکے در سے نہین اوٹھتا نہین اوٹھتا

ہم بھی بدلے جو مزاج بت بدخو بدلا
سو رہے پھیر کے منہ اوسنے جو پہلو بدلا

بیقراری کا نہ تسکین سے پہلو بدلا
ہل گیا عرش پر ایدل نہ ذرا تو بدلا

اس قدر محو ہوا جلوہ حیرت زا کا
آئینے نے نہ ترے سامنے زانو بدلا

گنج رخ لوٹ تو لون بوسہ نپر خوف یہ ہے
پیچ مین لا کے نہ لین افعی گیسو بدلا

گالیو نسے تجھے لطف نہ مجھکو لذت
جان من بوسے سے بوسے کا نہ کیون تو بدلا

یہ جنون شوق دل گستاخ نہیں ہم رضا
جی میں کہتا ہے وہ لیگا دم قاتو بدلا

ہر سزا کا میں سزاوار ہوں لیکن یا رب
اپنی رحمت کی طرف دیکھنے لے تو بدلا

عکس رخ سے وہ ہوا سرخ خجالت سے سپید
روبرو یار کے رنگ گل و شبو بدلا

اور کیا چاہیے ہوا تجھے دونا تو لیا
بیدہانی کا ہیں چشمان سخن گو بدلا

شب غم کون تھا کروٹ کا الوانی الا
اضطراب دل بیتاب نے پہلو بدلا

کچھ نہ ٹھہرا ترے دانتوں کی صفائی آگے
کیسا کیسا در غلطان سے نہ پہلو بدلا

نے اثر دیکھا کہ بس دیکھ کے پانی پانی
عرق شرم کے قطرونسے ہر انسو بدلا

ابر دیکھا ہوا غزل سے نرالا مضمون
خوب تبتا و نے مطلع کا یہ پہلو بدلا

نقش بستر کی طرح بستر غم پر ہمنے
ناتوانی سے کبھی بھر نہ پہلو بدلا

ایک پہلو کو کوئی مرتبہ باندھا اے نطق
کیا مضامین نے اشعار میں پہلو بدلا

نزع میں لے انتظار قاصد محبوب تھا
قالب ارواح سے میں طالب مکتوب تھا

یہ ستم اول نہ ہوتے تھے نہ یوں معتوب تھا
اس توجہ سے ترا پہلا تغافل خوب تھا

اف رے پیارے حسینان وفا بھی ...
ہر ستم پر حلم صبر حضرت ایوب تھا

مصر یوسف کی ...
شہر کنعان میں جو نور دیدہ یعقوب تھا

گو ثمر ہی میوہ تھا لیکن حلاوت تیری
ہمکو خرمائے لب شیرین بہت مرغوب تھا

اور تو جو کچھ لکھا تھا سو لکھا تھا خط میں حیف
یہ نرا شر تھا سلام تیری ہی مکتوب تھا

جسکو دیکھا آپ سے بیگانہ ہی دیکھا اوسے
سالک راہ محبت جو ملا مجذوب تھا

خامشی حسن طلب بھی نظر عین رضا
دل سے خواہان وصل کا وہ دلبر محجوب تھا

لب کا بوسہ وہ لیا لالا اوسنے ایکبی ادا کی پر
حسن سے سارا غرض ہین خوبی مجہی مطلوب تہا

غیر سے گنتی بوسہ نہ تہا کچہ بہی حساب
مجہ سی خالی لطف تک احسا نمین محبوب تہا

گل کو غنچہ کو اوسکا ہی ہین لینی فرض
الغرض ہر رنگ مین بیردہ وہ مطلوب تہا

اوسمہ گئی تہی اے صبا غنچہ نہین گل ہونیکو سہم
رنگ و بو ہی پاستے ہر خوب و محبوب تہا

قاعدہ وہ غالب و مغلوب کا چلتا نہ تہا
حسن کے باعث وہی غالب مین ہی مغلوب تہا

نطق تعریف مذاق اہل دنیا کیا کرون
میوہ خام نہال حرص تک مرغوب تہا

آنکھوں مین جوش حسرت دیدار دیکھنا
باندھا کیا نگاہ نے تلوار دیکھنا

عیسے کا معجزہ ہو جب اسے یار دیکھنا
ٹھوکر کسی لحد مین ذرا مار دیکھنا

ہمسے ذرا عداوت خونخوار دیکھنا
جب دیکھنا ہمین اوسے تلوار دیکھنا

دیتا ہے کیا فریب وہ عیار دیکھنا
پہلو کلام کا وہ ہی اقرار دیکھنا

بوسے کی آرزو نہ تمنا وصال کی
منظور کچہ نہین مگر اے یار دیکھنا

لگتا ہی مجہ سے بوسہ وہ دیتی ہین لیکے دل
اولٹا یہ ہمنے ناز خریدار دیکھنا

تیر نگہ مین خون کا دہبا ذرا نہین
کیا صاف میرے دل سی ہوا پار دیکھنا

مد نظر ہے کیا کوئی تازہ فریب پہر
کیون ہی یہ بار بار ادہر اے یار دیکھنا

وہ جب تلک نہ آئین تہی آنکہ بند تہی
قسمت مین مرتے دم تہا نہ دیدار دیکھنا

ہوتے ہین جلوے برق تجلی کے رنگ مین
منظور ہے جو طاقت دیدار دیکھنا

یہ حرف تیرے آنے سے چہرہ بحال ہے
تو اوٹہتے اوٹہتے پہرتے بیمار دیکھنا

ہنگامہ ہوگا ہمسے لیے چہا نہین گریز
روکین گی ایکدن سر بازار دیکھنا

اے یار اب جو آئی تری عہد حسن میں	یوسف کو ہو نصیب نہ بازار دیکھنا
جہاڑو و تو کوئی یار ہیں دیتی ہوئی صبا	تنکا سا ہی مرا بدن زار دیکھنا
موجود روی یار ہی جا فرحلوہ ہے	نکلا ہی چاند یا اولی الابصار دیکھنا

لیتے نہیں ہیں دل ہی فقط شوکر و نسی نطق
جاتے ہیں ہی ساتھ جاتی ہیں رفتار دیکھنا

اولش جب آپ نے جام شراب ناب کیا	تو شوق دل پہ یکار او ہی حجاب کیا
میں خوش ہوں اوسنی جو بیدلوں کی قتل کیا	یہ دل وہی ہے کہ جسنے تجھے خراب کیا
ہوا یہ ولولہ و جوش بے حجاب کیا	شباب یار نے کار شراب ناب کیا
خفا وہ ہو گئے دل نے یہ اضطراب کیا	کیا نہ ضبط تو کام سب خراب کیا
لپٹ گیا سر بازار اوس پری رو سے	جنون کی صدقے تجھے آج کامیاب کیا
نہیں ہے خال کا یہ وجہ نقطہ چہرے پر	خدا نے حور تجھے خوبی میں انتخاب کیا
مرے ہی نکلے گی بوسے یار کے دے	کچھ اور گر سے دیا واہ کیا حساب کیا
ادا میں ناز میں نخرے میں حسن و خوبی میں	تجھے تمام حسینوں میں انتخاب کیا
ہزاروں نقش قدم دیکھ میں اپنی جا ہوگا	جو اوس گلی میں گذر تو نے آفتاب کیا
بزنگ جام نگہ مست کر دی مجھے	تمہاری آنکھ نے میکدہ خراب کیا
صدا ہی صور سی جو تیرے نالے شب ہوئے	تو شور حشر نے خاموش ہو کے خواب کیا
وہ چھیڑنے کو مرے دل لگی سمجھتے ہیں	زمین ہل گئی [illegible] اضطراب کیا
پتنگاں کی گرمی ہوا آنکھ سے ٹھنڈک	کہ تجھ سے شرم کی [illegible] نقاب کیا
وہ ایک دم تھا کہ جب عشق جان جاتی تھی	یہ ساری عمر کا تھا عیش جو حساب کیا

[illegible]

وہ صبح گہر کو گئے سو گیا ہمارا بخت | تمام رات کی جاگی ہوئے نے خواب کیا
وہ کیا مزہ تھا جو قاتل کے زیر تیغ تھا | کسی نے بھی نہ ہم خوب اضطراب کیا
یہ گرمیاں تھیں کہ اف اف رے تشنہ لب مشتاق | دہان زخم میں تیغ نگہ کو آب کیا

گلی گلی دل خانہ خراب لے نکلا
تلاش یار نے اے نطق کیا خراب کیا

[illegible]

۲۲

نطق جا نکلے اوس گھر میں اگر ہو جانا | دیکھنا آپ سے باہر نہ مگر ہو جانا
دیکھنا کرنے کو بس نیم نگہ کافی ہے | کچھ بڑی بات نہیں دل کا ادھر ہو جانا
ناز و انداز و ادا سب ہیں اونہیں کو جائز | صبر کو چاہیے ایسے میں ادھر ہو جانا
جگنو ونکی اونہیں رات میں گویا ہے بہار | گرمئی گریہ سے اشکوں کا شرر ہو جانا
میرے سینے کو تڑپ کر نہ دلا شق کرنا | نہ کہیں پردۂ در زخم جگر ہو جانا
غم سے یہ رنگ ہے میرا کہ ہوا تیرا مزاج | بات کی بات میں کس نوع دگر ہو جانا
ہر دم نظارہ یار آنکھیں یہ نکلوا لینا | اس قدر دشمن ارباب نظر ہو جانا
میں جو رودوں تو کھڑا ہو کے ہنسو ظالم تو | اے بت اتنا ترا پتھر کا جگر ہو جانا
دیکھ اے شوق تماشا تجھے سوجھی کیا ہے | کیسے ہر موئے مژہ کا ہو نظر ہو جانا
وہ نہو پاس تو نعم البدل اوسکا ہے خیال | چاہیے عمر کا عشرت میں بسر ہو جانا
گو خفا تھی وہ کافر ہوا پر سن تو لیا | بے اثر نالہ نہیں مطلب تھا اثر ہو جانا
اہل بینش کو دکھاتے ہے بہار گلشن | اوسکا ہر رنگ میں نیرنگ نظر ہو جانا

کٹ گئی وصل کی شب نطق بہت بہتر تھا
موت کا تیرے لیے خواب سحر ہو جانا

[illegible]

یہ نیا ایک رقیب اور ہمارا نکلا | آپکا آئنہ بھی گھورنے والا نکلا
کیسے گھونسنے یہ لگتا ہے مری چھاتی پہ | دل بیتاب تو نے تقاضے مجھے گھونسا نکلا
ای برہمن سبب گریہ ہو تیا غم ہے | دیدہ تر نہین گنگا ہے یہ جھیتا نکلا
وہ بت پردہ نشین جھانکنے آیا ویک | میرا سودا بھی کوئی روز تماشا نکلا
دشت سے دشت عدم جوش جنون مین پہنچا | دو تصلتے نہین کھانسے مین کیا جان نکلا
تکیں پیطور رشب روز رہا کرتے ہے | ہو نہو دل مین مقرر کوئی پھوڑا نکلا
پردہ داری غم پردہ نشین ختم ہوئی | جی گیا منہ سے مگر نام نہ اوسکا نکلا
سدگیا عشق کی قصد موئکو مگر آہ نہ کے | اتنی امید نہ تھی دل سے یہ جیتنا نکلا
اوس نے کہدو دے بیمار نے صحت پائی | ہی وہ قصیدہ سمجھے گا دم اوسکا نکلا
چھوڑکر گھر ہے غریب الوطنی کسکو پسند | مجھکو کاوش نے عزیزونکے نکالا نکلا
وہ مہ چاردہ سے چودہ برس کے ہین مزے | چودہ چھلے سے بھی جوبن مین زیادہ نکلا
رات اے رشک قمر کیسے جگائی تقصیبا | صبح کو آیا ہے تو شام کا نکلا نکلا

نطق بیٹھا تھی باد صبا کو دیکھو
اوس گلی ہی مین ہی خاک اوڑاتا نکلا

شاد ہو کر دی مبارک باد کیا | اوسکا وعدہ اے دل ناشاد کیا
گو کہ مین کیا ہون مری فریاد کیا | پیر فلک تیری بھی ہے بنیاد کیا
نحر آیا نخوت اجداد کیا | ایک مشت خاک بے بنیاد کیا
ہم ادا کرتے نہین رسم عاشقے | ورنہ اپنی بے اثر فریاد کیا
کیون سنین ہم ناشکیبائی کی طعن | غم مین سر کا پھوڑنا فرہاد کیا

اس تلافی کا سبب کھلتا نہین
تم نے پھر سوچی کوئی بیداد کیا

انکے ہاتھون سے ہین پھر پھول سے
نازنینون کی دلا بیداد کیا

تھی چھری میرے گلے کو پھر سہی
اور تھا وہ غمزۂ جلاد کیا

پڑ گیا کیون دشمنونکے دل مین بل
یار میرے بے اثر فریاد کیا

پھر وہی اے طفل ہے مشق جفا
آگیا بھولا سبق پھر یاد کیا

کچھ سنا ہمنے نہ اوسکے دہانمین
آپ نے ناصح کیا ارشاد کیا

جھیل لینگے جی کڑا جب کر لیا
ناز غمزے کیا ستم بیداد کیا

جاتے ہین ہو شہ کیون تم جھگر
یاد آئی لذت بیداد کیا

زخم دل منہ کھول کر رہ گئے
تجھ سے قاتل کی کرین فریاد کیا

مین تہ تیغ ستم تڑپا تھا کب
پھر تو کہہ کیا اے ستم ایجاد کیا

مر گیا کیا ناطق دیکھو تو سہی
آج وہ کہتے ہین ہم ہین شاد کیا

مین یہ نہین کہتا ہون کہ غمزہ انہین اچھا
لیکن جو ہو بیجا نہین اچھا نہین اچھا

روز آتے ہین عدو تب تو نہ بدنام ہون صاحب
ملین تو کبھی تو مرا آنا نہین اچھا

خود بین ہین جو کہتے ہین برا اہل صفا کو
آئینے کا کیا جرم جو چہرا نہین اچھا

کیون مجھکو برا کہتے ہین خواہی تو نکہیں
وہ کونسے اچھے ہین جو بندا نہین اچھا

دل غمسے جو افسردہ ہو سینے سے نکالو
وہ مردہ ہے گھر مین اوسے رکھنا نہین اچھا

نالونکو جگائیگا یہی آنکھہ کا لگنا
تعبیر سے یہ خواب زلیخا نہین اچھا

بس وہ ہین نصیبونکو برا کیون کہین انکو
اچھی جو یہ ہوتی تو وہان کیا نہین اچھا

دو آپ بوسہ نہیں توفیق کب اتنی
مانگوں تو یہ کہتی ہو تقاضا نہیں اچھا

میں مردہ ہوں نہ گھر میر الحد ہے
اتنا بھی تدبیر شب یلدا نہیں اچھا

دیکھو نہ کہیں جان تمنا میں نکل جائے
ہاں ناز تو اچھا ہے پر اتنا نہیں اچھا

سنبھلو نہ بہت محو ہو الفت میں تو ناطق
بدکام کا اے نطق نتیجا نہیں اچھا

کیا ہاتھ سے ہاتھ اپنے گریباں کسی کا
اے دست جنوں کھینچ تو داماں کسی کا

چاہے مرا دل کھینچ لے سینے سے پکڑ کر
جاتا ہے مگر کھینچ دے پیکاں کسی کا

سو بار کیا حضرت جبریل کو قاصد
آیا نہ کبھی خط کسی عنوان کسی کا

ہیہات وہ گردوں نہیں نکلو نہ عارض
لاریب وہ کل رات تھا مہمان کسی کا

اپنے بھی اٹھا تا ہے کوئی گیسو تو کی پیرزنی
چل دیکھ کے اللہ تو ہے نگہبان کسی کا

خوبی نے مرے شوخ کی پریوں کو کیا مات
جائیگا خیال اب نہ پرستان کسی کا

ایما ہی بھی غمزۂ ابروے صنم کا
کعبے میں بھی چھوڑو نگا نہ ایمان کسی کا

کیا ناز کبھی سانس بھی لیتے نہیں منہ سے
سنتے ہیں کہ نازک ہے بہت کان کسی کا

جو نالہ [illegible] ان کے خنجر نہ نکالے
وہ اور نکالے کبھی ارمان کسی کا

مان آہ سحر کار نسیم سحرے کر
اوڑ جائے جو منہ سے وہ کہے ہی داماں کسی کا

کیا دل ہے [illegible] سے آئینے کو توڑ رو
یہ بھی ہوا ہو ہمیں حیران کسی کا

کیا [illegible] نے اثری کو
گیسو بھی دم بھر ہو پریشان کسی کا

یوں گھر میں مرا [illegible] کا مذکور
جیسے کوئی ناخواندہ مہمان کسی کا

نالی [illegible] ہیں
پھر کیا ہے نہیں پائے ادھر کان کسی کا

اب سم ہو گئی وہ کسی خمین چھپ کے اونکو — کہتے ہین پی لی ہو گیا شیطان کسی کا
روکا جو کسی نے آج تو یون فیصلہ ہوگا — یا ہم نہین اب یا نہین دربان کسی کا

یہ بات ہی کہو ترسون وہ کرے قبضہ لبون پر
اے نطق چھپاؤن جو مین پان کسی کا

یا الٰہی یہ دل ہے گھر کس کا — چاک سینہ ہے چاک در کس کا
ایسا نالہ ہے شعلہ ور کس کا — کہہ عدو پھونک دو نہین گھر کسکا
دل ہزارون یہ کئی پی ہین پڑے — اے خدا ہے یہ رہگذر کس کا
مجھ سے کیون اس قدر گریزان ہو — یہ تو کہئے کہ دل ہے گھر کس کا
کچھ پری رو ہی بس مین کرتے ہین — ورنہ ہوتا ہے یہ بشر کس کا
دل مقطر سہر خدا کے لیئے — دیکھ ہوتا ہے پردہ در کس کا
اوسی کیونکہ یہ آبرو پائے — اشک مقبول ہے گہر کس کا
کان تک بھی اوسکے پہنچے گا — نا رسا نالہ ہے اثر کس کا
نالہ لعل کا دے رہا ہے مزہ — اس گھڑی کان ہی ادھر کسکا
کیون چھپاتے ہو آؤ کھل کھیلین — پاک الفت ہی جیب و در کس کا
نہین سیتے نخل الفت مین — پھول کیسا اجی ثمر کس کا
دل تھا چھلنی یہ خون گرفتہ ہو — ہدف ناوک نظر کس کا

اس گلی سے جو با نوا پہنچے نہین
نطق دیکھو تو ہے یہ گھر کس کا

لکھتا ہے قصہ یار کو حال تباہ کا — خامہ ہو تیر نالہ کا دودہ ہو آہ کا

عالم نظر پڑے گا بگولے کی گاہ کا
چل اے فلک حریف نہو میری آہ کا

سینے سے عرش تک ہو وہی یک سی شعلہ
کھینچا تو کوئی دیکھے مرے مد آہ کا

مین شاہ ملک عشق ہون دیکھو مرا اثر
لشکر غم و الم کا ہے ڈنکا ہے آہ کا

اوس سیم تن نے دولت دیدار سے مرا
دامن ہوا ہے دامن دولت نگاہ کا

بچتا نہین ہے لاکھہ اوڑے طائر اثر
پھیلا ہوا ہے جال مرے دود آہ کا

لو ہم تو خو کو روتے تھے نکلی سمجھ بھی خوب
وہ ظلم او ستم اور تقاضا نباہ کا

نکلے مژہ پہ آنکھو نہین کچھ نہون دیکھو
پوچھو نہ حال غم دل زعفران پناہ کا

اے دل تجھے ہو مژدہ محروم ہے ابد
وہ عہد کر رہے ہین عدو سے نباہ کا

بس ایک بار چھید گئے دونون دل و جگر
مارا وہ تیر یار نے ترچھی نگاہ کا

پژمردگی و زردی و کاہیدگی سے مین
گویا کملا ڈلا ہوا سبزہ ہون راہ کا

پھیرین تو مثل قبلہ نما پھر اودھر پھرے
وہ روے پاک قبلہ ہے مرغ نگاہ کا

زاہد ہمین نہ حسن ... سے منع کر
حسن عمل ہے نام یہان اس گناہ کا

کیا قحط ہے اثر کا ... روزگار مین
چھٹتی ہے پھلجھڑی سی یہ نقشہ ہی آہ کا

تصویر ضعف ہون مجھے جنبش محال ہے
اے درد کیا کرون یہ عصا لیکے آہ کا

تشبیہ ... یار سے
لو رنگ جم گیا مرے بخت سیاہ کا

سب سے بڑھی ہوئی ... تیری آنکھ
افسر کر اسکو ناز و ادا کی سپاہ کا

اوس نقش پا کا نطق یہ نقشہ صفا سے ہے
خاکہ اوڑا رہا ہے رخ مہر و ماہ کا

زاہد نہین یہ جو ... یا کا
جلوہ رخ اصنام مین ہے نور خدا کا

بیمار محبت نہیں طالب ہے شفا کا | جیتا ہوں مرے آگے نہ لو نام دوا کا
مضمون پہ مرگ میں شکووں کا قضا کا | تجھ سے ابھی ہیں تیر ترے ناز و ادا کا
کیا عہد ہے وعدہ تھا جسے یاد دلا ئی | عقدہ نکھلا تجھ گرہ بند قبا کا
ہر دل میں ہے نقش صنم نقش ہمائی | چھاپہ جو اڑا ہے ترے نقش کف پا کا
عشق ہے وہ جن جو نہ چھٹے سے عمل کے | آفت وہ مرض ہے جو اثر ہو نہ دوا کا
کیا تاب کہ گزرے شب کشور دل میں | فوج غم دلدار وہ ہے روکے ہوا کا
کیا تجت ہے چھوٹے ہی لوٹی ہی کلکم | تھا زخم کا انگور جس انگور کو تاکا
آئینہ ہے شعر سعید تمہاری کف پا | صورت نظر آتی ہے یہ نقشہ ہے صفا کا
وہ گھر ہے بنا کہ سر شام فلک سے | بیلو کی طرح روز اوتارا ہے بلا کا
نقشہ ہے یہ گل کا تری تصویر کے آگے | چہرہ پہ ہو بیرنگ کا جیسے کوئی خفا کا
جی چھوٹ گیا ناز بتان دیکھ کے | اب تجھ صلہ بندی کو نہیں شوق خدا کا
جو ہو خلل انداز جہاں آنے نہ پائے | خلوت میں نہ ہو دخل تکلف کا حیا کا
کیا آمد و شد ہے کہ آیا ہی گیا ہی | تھا موسم گل یا کوئی جھونکا تھا صبا کا
تحقیق میں ہوں ہوش ہی ساقی ترا | ساغر کوئی للہ ملے ہوش ربا کا
بیرنگ بھری ساغر حسن عشق | تصویر ہے اوس حور کی تصویر تھا کا
کان [illegible] ہے سینوں کے ہمیں [illegible] | بند بھی [illegible] سنا تھا نہ کبھی روز جفا کا

ای [illegible] جیسے کا [illegible] بھی [illegible] ہوں کے
پتھر کی لکیر ہیں ہیں مرا نقش وفا کا

چھوڑ دل عزیز جان [illegible] وہ بھی چھٹ گیا | اندھیر ہے [illegible] کوچہ گیسو میں لٹ گیا

یہ ناتوان ہم تری فرقت مین ہوگئی | دامن جیب اضطراب کا پکڑا تو چھٹ گیا
ضبط فغان نے کام کیا رات کو تمام | ایسا وہ ہوا ان کو کہا کہ مرا دم ہی گھٹ گیا
لینے لگا لپٹ کے جو بوسے شب وصال | کہنے لگے مین آکے ترے گھر مین لٹ گیا
دونون نے دی ہے آب ہی درازی بری | زاہد سے کعبہ دیر برہمن سے چھٹ گیا
پھر پھر کے گرد سر کے کیا جان کو نثار | صدقے مین آج آپ کے یہ سر چھٹ گیا
مرتا ہون مین تو ہمت مردان عشق پر | کیا تیشے لگے کوہ سے فرہاد چھٹ گیا
پیری کی آتے طاقت و تاب و توان گئی | سب قافلہ شباب کا دم بھر مین لٹ گیا
نازک تھی وہ بغل مین ہی مضمحل ہوے | نکہت کا دم کنار مین غنچے کے گھٹ گیا
اوس جان جان کے جاتے ہی بس دم نکل گیا | نبضین ہماری چھٹ گئین دامن جو چھٹ گیا

کرتی ہے قافیہ کی کمی تنگ قافیہ
اے مصحفی اس غزل مین مرا جی ہی چھٹ گیا

غم دوری سے برا حال ہے ہر شب اپنا | آہ تشنہ ہی رہی ہو مین قالب اپنا
جیسے طوفی کو گرد حرم یار پھرین | رات مین بہانہ کر کو دیکھو تو یون لب اپنا
عشق بھی ہے خفقان ہی نہین چارہ گر | سخت مشکل ہے کہ سودا سے مرکب اپنا
دل لگی سے تو رقیبون کی فراغت پائی | درد دل کہیے کہو تجھ سے ہم ہی کہین اب اپنا
ہوش رہتا نہین کیا وصل مین تقریر کرین | بھول جاتے ہین تجھے دیکھ کے مطلب اپنا
وہ ہوا ہے تو مری گرد بھی پانی ہی سے | اوڑ گیا بیٹھ کہان جیسے مرکب اپنا
گردش آنکھون کی غضب جنبش ابرو آفت | سحر اپنا وہ کہانی ہے یہ کرتب اپنا
ہے فلک سیر سی کیا سیر فلک کی حاصل | نقشے مین اوڑتے ہین پیر واہی مرکب اپنا

مہمان ہو گیا

وہ چمن میں گیا پیدا مہمان ہو گئی [illegible]

[illegible] نقصان جان ہو گئی [illegible]

[illegible] مہمان ہو گئی [illegible]

[illegible]

جھوٹھی وعدو نسے تسلی نہیں ہوتی ہر لکو
بات اوس چھوٹے سے منہ کی ہے بڑی غنچے

اس عبارت سے نکلتا نہیں مطلب اپنا
ہو گا دعویٰ سے مجمل بندہی کہ لب اپنا

جلوہ یار سے روشن ہین ہماری آنکھین
مطلع وہ ذرہ ہین ہم مہر ہے کوکب اپنا

وہ ترک تیغ کھینچ کے جب روبرو ہوا
اے دوست مین ستم کش لطف عدو ہوا
آئینہ سادگی سے عبث روبرو ہوا
گلشن ہے پر شباب مین ہے گرمی جمال
جلاد کا جو ہاتھ پڑا درمیان مین
گلخن فروز سینہ پہ داغ ہم ہی ہین
جوش شباب کا یہ وہی ایک نشہ ہے
سرگرمی تلاش سے ہر نقش پا مرا
وہ کون چھیڑ چھاڑ تھی جو صلح مین تھی

جلاد چرخ سہم کے از رم جو ہوا
پہنچا یہ حال پہ کہ سر رحم تو ہوا
تو ذبح ہو گئے وہ جو عکس کہین دو بدو ہوا
زاہد کا تجھکو دیکھکے ٹھنڈا وضو ہوا
فیصل وہ اپنا قصہ تیغ و گلو ہوا
اے شوخ تو اگر چمن رنگ و بو ہوا
جو اونکو تا ر اوس سے مجھے آرزو ہوا
پس ماندونکو چراغ رہ جستجو ہوا
بگڑی گا کیا بگاڑ جو اے جنگ جو ہوا

بڑھ بڑھ کے کھائی ہے سر شوخ چشم [illegible]
تیغ جفا سے قطع ہی کیا سرخرو ہوا

اثر سے جذب کے وہ شوخ دیدہ آیا تھا
مری جنون کی ہوا سے چمن ہوئی تھی [illegible]
فشار قبر سے زیر زمین نہ چین ملا
منائی آپ جو اسے مین خبر چلتا ہون

[illegible] کشیدہ کشیدہ آیا تھا
برنگ گل نہ گریبان دریدہ آیا تھا
فلک کے [illegible] سے آفت رسیدہ آیا تھا
وگر نہ [illegible] کے نہایت کشیدہ آیا تھا

[illegible]

تمہارا شیفتہ خال ابھی ادھر بیتاب
سرور تمہارا دل و جان کو منور آنکھیں ہیں
دریغ برق تجلی پہ صرف جلوے کا
سحر سے ہے یہ خلش تنگ کو آئینہ
کیا نہ زلف نے سنبل کو سرنگوں آخر

مثال مردم گژدم گزیدہ آیا تھا
وہ راحت دل و جان نور دیدہ آیا تھا
چلا ہیں لیا ہی جیسا ندیدہ آیا تھا
تمہارے سامنے کیوں آبدیدہ آیا تھا
مقابلے کو وہ گیسو بریدہ آیا تھا

وہی تو نطق نہ تھا رات جو کہ محفل میں
تمہاری شان میں پڑھتا قصیدہ آیا تھا

وصلت کی شب بھی خون تمنائے دل ہوا
آنکھوں کی پتلی تک سویدائے دل ہوا
اے شوق پاؤ ادب تو وہاں [illegible]
دل بھی ملا تو سایہ کے سو [illegible] ہوا
کیا گم ہی خیال [illegible]
اے اضطراب دل تجھے [illegible]
بستر سے یوں وہ صبح اوٹھا [illegible]
پھر [illegible] اوٹھ [illegible] راستے
قہر خدا کی جوش جو مارا ازل کے دن
لیں لیس کیا میں بار غم [illegible] یار سے

تھا لاج شرم کو ادب اگر محل ہوا
ادنیٰ سا خال خال حسینوں کا تل ہوا
سو بار تیرے فعل سے میں منفعل ہوا
کیا لطف اگر [illegible] بدن متصل ہوا
شعلہ بھڑکے داغ جگر مشتعل ہوا
آئی ہی تو لایا یار کو آپ ہی خجل ہوا
[illegible] منفعل سے [illegible]
[illegible] دل [illegible]
[illegible] پہلوی عاشق میں [illegible]
وہ [illegible] داغ بھی چھاتی [illegible]

یہ شعر [illegible] جو لکھا وصف حسن نطق
رخسار [illegible] تو یہ نقطہ تل ہوا

وحشت مین مجھ سوا اب کوئی کم ہی بڑھا ہوا
آج آہووں سے میرا قدم ہے بڑھا ہوا

گانے مین آپ ہی نہین دیکھتے اس قدر
جتنا ہمارا نالے مین دم ہے بڑھا ہوا

کچھ بھی نہین ہے مجھ سے ملاونش کے حضور
گو اور بادہ خوار وہین جم ہی بڑھا ہوا

وہ ہے ہنر فشان یہ فقط ہے ثمر فشان
کچھ شاخ سے بھی دست کرم ہے بڑھا ہوا

سو رونیان کہان ہین یہ شمشاد و صنوبر مین
بوٹا سا اونسے قد صنم ہے بڑھا ہوا

اے شیخ جی کسی غم دین کا فراغ ہے
ہمکو تو ان بتون ہی کا غم ہے بڑھا ہوا

بلبل سی کہدو مجھ سے نہ بحث فغان کرے
نالے مین میرا صور سے دم ہی بڑھا ہوا

جتنے ہین نطق عرصۂ معنی کی شہسوار
اونسے مرا کمیت قلم ہے بڑھا ہوا

کچھ مشورہ اغیار سے پھر نام ہمارا
دل پھر کے نہ کیون لے بت خود کام ہمارا

لی جاے وہان کیا کوئی پیغام ہمارا
کتنی ہی بلاؤن کی جھپکتا ہے نام ہمارا

جنبش سے نزاکت سے نہین اوسکے لبونکو
بس کھاتے ہین حسرت سے دشنام ہمارا

کچھ شرم بھی ہے اے دل بیتاب کہان ہے
قاصد سے زبانی ہے یہ پیغام ہمارا

پیدا اوسہا نیکار قیس ونسے تقاضا
فرماتی ہمین سے کہ یہ ہے کام ہمارا

اللہ سے ڈر ایسے بھی کیا تھے نہین نازک
اب ہے بت دل بیتاب ذرا صبر ہمارا

آئے تھے ملاقات کو ہم شب کو بس ہم
اور آپکے کوچے مین ہے کیا کام ہمارا

آرام کجا عیش کجا تو ہی نہ جب ہو
تو عیش ہمارا ہے تو آرام ہمارا

دیدار طلب ہوکے پھر احسان بلا لے
جل جائے تصور سے اگر کام ہمارا

بد نام ہین اوسکین ہمارا فیل یہ ڈر ہے
جب ہو تو ہونکے نہ لگے نام ہمارا

ہمسے یہ او نہیں ضد ہی کہ محفل سے نکالیں — شامت زدہ کوئی ہو جو ہمنام ہمارا

جب تک ہے رہ و رسم ہمین تعلق تو نسے
تقوے ہے نہ کچھ ٹھیک نہ اسلام ہمارا

نہ آبرو کہیں اے سوزن رفو دینا — پھٹے ہیں زخم جگر کے نہ پانون تو دینا
گلکو تمہیں ہی اپنی شگفتگی کی قسم — لئے لیئے عاشق اوسیکی بو دینا
میں اپنی زیست سے ہون سیر انتقام مجھکو — بلای جان کوئی معشوق تند خو دینا
تو لیگئی ہے مرے کس قدر سلام و پیام — ذرا نسیم تو ہی داد آرزو دینا
رقیب سے تو رہیں ہمکنار یان نزاکت — ہزار رنج کا باعث ہو میرا چھو دینا
شراب کیسے پیین ہا کسکی ساتھ پیئین — ہماری رونے کی اے ابر داد تو دینا
حریف تو نکرین طعنہ تہی جامی — اگر شراب نہ ساقی ہو تو لہو دینا
ہزار ظلم ہین منظور لاکھ جور قبول — پر ایک صدمہ رشک عدو نہ تو دینا
ستم ہے ایک تو دینا ہی غیر کو بوسہ — پھر اوسپہ یہ غضب میرے رو برو دینا

وہ گل ہین تعلق صبا جنکو ملتی ڈلتی ہے
ر و بھی رکھی نزاکت نہ اونکی چھو دینا

اس چمن میں میری دل کی کب نکلتی ہی ہوا — پھولتی پھلتے ہین لیں وہ جنکو پھلتی ہے ہوا
تیرے رخ کے روبرو ای گل یہ چلتی ہی ہوا — باغ میں پھولونکو دہر دہر کر مسلتی ہے ہوا
بلبلا بھی صفائی عارض گل میں پھال ن — چشم بد دور اوسکی گالو نپر پھسلتی ہی ہوا
ایک شب آرام کر اگر ہمارے بام پر — آنہوں لیے تا صبح ٹھنڈی ٹھنڈی چلتی ہی ہوا
کس قدر نازک ہین گال اوسکی کہ جھو ساتہ — سرخ ہو جاتین گویا غازہ ملتی ہی ہوا

۳۳

تیری بوی پیرہن ای یار پاجاتی ہے جب
نکہت گل سے چمن میں جب نکلتی ہے ہوا

صدمۂ قرب عدو کیا کہیں جیب جال سے
رشک آتا ہے جو تجھ سے نکلتی ہے ہوا

اوسکی کوچی سے اگر گلزار جاتی ہے کو کہو
ہر جگہ مٹی پکڑتی ہے مچلتی ہے ہوا

طلق کیا اوسکا خرام ناز اپنی گھر میں ہے
اس لطافت سے کہاں گلشن میں چلتی ہے ہوا

صحرا میں ہونگا نہ گلستان میں رہونگا
دیوانہ ہوں نہیں کوئی حسینان میں رہیگا

ہوں دیدۂ مردم تری مشتاق میں جاسے
کیا عیش ہوں جو بزم حسینان میں ہونگا

کچھ قدر نہ کم ہوگی میں آنسو کا ہوں قطرہ
آنکھوں سی جو گر جاونگا ارمان میں ہونگا

ذلت سے ملی خلد تو دوزخ اوسی سمجھو
گر پڑے کی نہ میں کوچۂ جانان رہونگا

روکوگے اگر مجھکو سلاسل سے عزیزو
گشتہ تصور سے بیابان میں ہونگا

نازک ہے مزاج اتنا تو چھیڑیگی صبا بھی
نکہت کی روش میں گلستان میں ہونگا

اے حور میرے پاس ہاں تو جو ہوگا
دوزخ بھی اگر روضۂ رضوان میں ہونگا

جاتا ہوں گلشن کا تماشا تجھے اے چمن آرا
جنت رہی خیرہ گلستان میں ہونگا

پھولو نہیں ننگ فنا بوی محبت
کیا سیر کروں گا نہ گلستان میں ہونگا

نکلونگا میں زنجیر سے آواز کے مانند
اب فصل بہار آئی نہ زندان میں ہونگا

لے اوڑ مجھے اے جوش جنوں سوے بیابان
انسان ہوں نہ سنسان بیابان میں ہونگا

عیسے جو چلے چرخ کو اعجاز یہ بولا
تم جاؤ یہاں میں لب خوبان میں ہونگا

جب اختر اقبال مرا اوج پر آیا
دُر ہونگی میں تاج سر سلطان میں ہونگا

اپنی جو محبت نہ بنا گینہ بنونگا
جس سے سب بیتے گا دل جانا نہیں ہونگا

میں جیا وہ وہ پرکار ہے ہو وصل ہے معلوم
بس عمر بھر ای نطق نہیں ان میں ہوئیگا

لو خیال نگار آپہنچا
شب غم غمگسار آپہنچا

ساقی بزم انبساط چلا
نشہ اوترا خمار آپہنچا

سر بسر ناز سر بسر غمزہ
یک بیک وہ نگار آپہنچا

وحشیو پھر وہ موسم وحشت
بہوت سر پہ سوار آپہنچا

تلس ڈرا تو ساربان بولا
شتر بے مہار آپہنچا

جا لگیں در سے پھر مری آنکھیں
وہ گیا انتظار آپہنچا

لو گلو باغ باغ ہو جاؤ
وہ چمن کی بہار آپہنچا

مثل طاؤس جام رقصاں ہو
ساقی ابر بہار آپہنچا

یوں جو پر چھوٹ تڑپ رہا ہے دل
کیا وہ اشہسوار آپہنچا

مژہ و چشم کا خیال آیا
ترک کھینچے کٹار آپہنچا

کیجے وقتے سے صاف دلکی تڑپ
اب کوئی دم میں یار آپہنچا

سو سو اک ایک باغبا تلوسنا
چمن میں بہار بھی تیرا آپہنچا

نطق کا دل لبھا دغم سے کرو
تیر مارو شکار آپہنچا

کچھ ذکر گل جو اوس لب شیریں کا چل پڑا
لوسہ ہمارے منہ سے تڑپ کر نکل پڑا

چھیڑا تو تمہارا نصیب ہے قسمت سے بل پڑا
نشے میں بگڑ کے ہمیں پہ پھسل پڑا

وہ چاند دیکھنے جو لگے گو نہ تھا مگر
چاند اونکے دیکھنے کو او سیدن نکل پڑا

ایدل وہان رقیب یو ہین لگ جاتین گے
یار و نسے دوش پر نہ سنبھالی سنبل گیا
باہم ہماری اونکی نظر پیار سے لڑی
تصویر سے جہان کوئی صورت نظر پڑی
عیب آستان کو لگتا ہے ورنہ مراد دو
بہت بیٹھ پر پیش نہال تمنا کی ڈالیان
بے اوسکے آئے انجمن آرائیان کہان
قاتل کے پانون پر جو گرا مین جھکا کے سر
دل کا ہجوم یاس مین کیا پوچھتے ہو رنگ
بیٹیا ہون مین رات پھر آگئے زمانہ ہوش

کمبخت تو بھی چل یہان گھر مین جل پڑا
بیٹھا جو کوئی یار مین وہ مچل پڑا
دو رشتہ وفا و محبت مین بل پڑا
مانند طفل بس دل نادان مچل پڑا
اے یار دیر سے ہون یہان کیسے بل پڑا
ایسا یکایک اونکی بھبھو کی سی بھل پڑا
جلنے کی آرزو مین جلے بس کنول پڑا
خنجر کو آفرین کہ برابر اونکل پڑا
یہ سمجھو کشت زار مین تیری کا داغ پڑا
اتنی خبر ہے منہ سے کلیجہ نکل پڑا

دلکا قلق تو کم ہوا نالوں سے رات نطق
پھر یہ قلق ہے نیند مین اونکی خلل پڑا

وہ گل شباب مین چمن آرزو ہی اب
صاحب کی بی نیازی و غفلت تو ہو نہ
بے تیرے باغ مین ہون نشانہ نسیم کا
فرقت مین جان تیا ہون تجھ بن ہی حرا ہی
تھی خواری جنون سے جو بھیلی گھر کے مول
گیسو اوسکے منہ دیکھو سنبل مراد
جکنے کا وہ مزہ کہ بہت دن رہیگا یاد

ای عندلیب دیکھ عجب ناک بو ہوا اب
کوئی نہ آرزو ہو یہی آرزو ہے اب
ناوک مرے دماغ کو بھی اونکی بو لگی ہے اب
بیلی مئے طہور تھی ہیچ آبجوی اب
پانی کا قطرہ ہاتھی تھی آبرو ہے اب
رخ اوسکا آرزو دکھو گل آرزو ہی اب
بدمست دل حریف مئے آرزو ہے اب

ہر نخرے کی کمر میں ہے خنجر لگا ہوا
اتنا کبھی نہ تھا جو ستم میں غلو ہے اب

اوسکو بھی گن لیا ہے رقیبوں میں شک نے
آئینہ ہر گھڑی جو ترے روبرو ہے اب

کھوئے گئی ہیں آپ تمہاری تلاش میں
بس جاؤ بیٹھو اپنے ہمیں جستجو ہے اب

بجلی بھی تند تھی مگر اتنی نہ آگ تھی
بجلی نئی ہو شعلے سے یہ کون خو ہے اب

یہ نطق ناتوان ہے کہ تار نگاہ ہے
کچھ کچھ تو واہمے سے مرے روبرو ہے اب

الیٹے لپیٹے سانپ ہیں لف دوتا کے سانپ
ڈس ڈسکے مار رکھتے ہیں یہ ہیں بلا کے سانپ

آیا زوال حسن گیسو قلم ہوئے
چلتے ہوئے حضور خزانہ لوٹا کے سانپ

کشتہ عدو جو اوسکی گلی میں ہوئے تو کیا
مارے سے کچھ شہید نہیں ہوں بلا کے سانپ

جو مدعی تھی سر اوسکا کچل دیا
مارے گئے حضور کے دولت سرا کے سانپ

زلفوں نے اوسکے جوڑہ کو پیچ کر دکھایا
قصے کہانیوں میں سنے تھے ہوا کے سانپ

لیتی ہیں انگلیاں ترے کیا دل میں چٹکیاں
ڈستے ہیں کیسے کیسے یہ رنگ حنا کے سانپ

لاکھوں ہی دل نگل گئی گیسو حضور کے
ایسے خدا بچائے کہ یہ ہیں بلا کے سانپ

الفت ہی جب نہیں ہے تو موتی کی نہیں
بچھو نہ خال کے ہیں نہ زلف دوتا کے سانپ

سر پر نہیں کی سیاہی ہے گنج رخ
کیونکر نہ مال رہوں لف دوتا کے سانپ

بس دور ہی سے دیکھیے زلفوں کو دور بھاگ
دنیا میں انکو جان اب خدا کے سانپ

مشاطہ چھیڑتی ہے نہیں کاٹتی اوسے
کیلے ہوئے ہیں کیا ترے زلف دوتا کے سانپ

پیر داغ دل کا زلفوں میں چلتا نہیں پتا
طاؤس کو نگل گئے یہ ہیں بلا کے سانپ

شستر پڑھے ہیں شعلے نے جب سے زبان کے
قابو میں کئے ترے ہی زلف دوتا کے سانپ

اے گنج حسن و یدکی دولت [illegible]
مشتاق ہو تو سے لاؤ سے قافلوں [illegible]
مر کے بھی قبر میں ہے حسرت تمہاری [illegible] کی

گیسو [illegible] ہیں ناگنی ہیں شانہ کی سانپ
کالے ہیں من [illegible] سے [illegible]
یا [illegible] و زلف و سیہ سے [illegible]

زلف [illegible] سے نہیں بچتے ہو لطیف کیوں
کیا کھیلتے ہو [illegible] سر قضا سے سانپ

ترے بغیر ہوئی سخت بیقراری رات
یہ لال لال ہیں آنکھیں گواہ بیداری
یہ انتظار تھا تیرا کہ مثل تاروں کے
سحر تلک نہ گنا سے زمین پر [illegible]
باین خیال کہ وہ ہونگے خواب [illegible]
جو نام آپ کا لے لے کے شب جلا ہے
سیاہ ہی شب فرقت کی وجہ ظاہر ہے
نیاز و ناز میں تھا معرکہ شب وصلت
ترے فراق میں اگر ہے مرے ہمدم
نہ ہو ہوا یہی جہاں جال تیرہ بختوں کا
قمر کو دیکھ کے پالے میں رات بھر [illegible]
کمند پھینکتی تھی بام عرش پر [illegible] گیا

دل و جگر ہی کو تنہا ہی کہتی جاری رات
کہ جاگ جاگ کے کاٹی ہے ہم نے ساری رات
کبھی [illegible] آہ [illegible] اپنی ساری رات
ہماری جان پہ افلاک [illegible] سات
کہ [illegible] آہ [illegible] سانس ساری رات
بہت حضور کی ہم نے پردہ داری رات
ہمارے غم میں سیہ پوش ہیں ہماری رات
ادھر ہنسی تھی ادھر جوش اشکباری رات
فغان و نالہ و فریاد و آہ و زاری رات
ہمارے [illegible] روشن [illegible]
ہمیں بھی گھیرے رہا شوق ہمکناری رات
سمجھ کے بام ترا موج بیقراری رات

جگر کو تھام کے بیٹھ لطیف رہ جائے
وہ آ کے دیکھے جو حالت اگر ہماری رات

وہاں رقیبوں میں تھا شغل بادہ خواری رات
لہو کے گھونٹ یہاں ہمنے گھونٹ کھائی رات

وہاں شب وصل ... ہوتی تھی ... [illegible]
یہاں تھی یاس سے عالم ... تاری رات

وہاں خوشی تھی ... [illegible]
یہاں تھی نالہ و فریاد و آہ و زاری رات

وہاں تو غیر کے پہلو میں ہمکو خوشی سے
یہاں بغل میں تھی دل کو بیقراری رات

وہاں رقیب سے لگ کے لپٹا کرے وہ
یہاں ... پلک سے ہمارے رات

وہاں تمہارے تو تھی شب کا شکوہ دشمن سے
یہاں تھی صورت بیمار مجھکو بھاری رات

وہاں رقیب کی محفل میں بے حجاب تھے وہ
یہاں تھی آہ کی تربت کی پردہ داری رات

وہاں تھی دشمن پاس عدو امید اوسے
یہاں تھی یاس عدو کی امیدواری رات

وہاں فروغ پہ اختر تھا بخت دشمن کا
یہاں تھی ... تیرہ روزگاری رات

وہاں چھپی تھی دل غیر میں وہ نوک پلک
یہاں تھی سینے میں دل کی چھری کٹاری رات

وہاں تمام ... عدو وصال ... [illegible]
یہاں تھی تیغ فراق اور زخم کاری رات

یہاں تھا یار رگ جان کو ... [illegible]
وہاں ... غیر ... [illegible]

یہاں ہی بھی تا صبح ... [illegible]
وہاں وہ زلف سیہ غیر نے سنواری رات

وہاں وصال عدو سے شب برات تھی لطف
یہاں تھی سوسن محرم کی شب گذاری رات

سوئے تھے وہ آکے میرے گھر رات
کرتا تھا خلش جو ... رات
دل پھر ... دن گا
پیشانی صبح پر یہ بل ہے

تھی شام سے رونق سحر رات
ہر نالہ تھا دلکو نشتر رات
رلوایا ہے مجھکو رات بھر رات
یا وصل سے میرے مختصر رات

کیا حال شب وصال کہیے — کچھ تھی ہی نہ قصہ مختصر رات

گیسو سے قریب عارض وز — یا ہجر کی ہے دراز تر رات

وہ چہرہ نہین ہے گیسوون مین — دن بیچ مین ہے اودہر اودہر رات

روتے ہی سے کم ہو گر مٹے ہجر — ٹہنڈی ہو بلا سے بہیگ کر رات

قسمت کو ملا تہا حیلۂ خواب — تہا جہوٹہہ بیچ اونکو درد سر رات

رخسار و نہین ہے فروغ خورشید — ہوتی ہی نہین ہے اونکے گہر رات

کیون تارون کی چاندنی پہ تہی چمک — کیا بیٹھے تھے آپ بام پر رات

آنا ہے نہ آنے سے زیادہ — ہے صدمۂ انتظار زہر رات

دیکھو نہ سحر وصال مین نطق
اللہ کرے ہو رات بہر رات

لو آسمان ہلا نہ تو ساتون زمین اولٹ — اے اضطراب پردۂ پردہ نشین اولٹ

بعد فنا نہ مجہکو کوئی دفن کیجیو — دل بیقرار ہے نہ کہین دے زمین اولٹ

جیسے اولٹ رہی ہے تو برگ گل اے نسیم — اوس نوبہار ناز کا برقع یونہین اولٹ

مرتا ہون شوق قتل مین تلوار کہینچ اوٹہہ — دامن کمر مین باندہ ذرا آستین اولٹ

اے شیخ دیکھ صنم چشم سحر ساز — ڈرتا ہون مین نہ جائے جادو کہین اولٹ

گلگشت باغ مین نہ ہٹا یک اولٹ نقاب — اے گل دم نسیم کا جائے کہین اولٹ

کیا مجہکو اس سے ذوق کچھ اوسکی نہین نقاب — چل اے صبا نہ برگ گل یاسمین اولٹ

پیش نظر کہڑی ہین جو عشاق کی صفین — پردہ اولٹ سکے تو وہین پردہ نشین اولٹ

باندہے ہین اضطراب کے مضمون یہ قلم — ڈر ہے زمین شعر نجائے کہین اولٹ

[illegible]

لہرا گئی نطق بلا مار زلف یار
ڈرتی مجھی کاٹ کی جاتی کہیں واللہ

دم اگر ہے تو دلاسا ہے عبث
جو تجھ سے جب ہی تو وعدہ ہے عبث

میرے پاس آئے کہ ہوں آزردہ دوست
پھول کی پہلو میں کانٹا ہے عبث

جاگ غافل کچھ تماشا دیکھ لے
اے مرے طالع تو سوتا ہے عبث

یوں تو کہنے و سننے میں ناکام ہم
درد سر کا تمکو جیلا ہے عبث

دل میں جب بیٹھ ہی گیا آنکھوں میں شرم
تو اٹھا بھی دو یہ پردا ہے عبث

ملے اوسے جانے نہیں تیری قسم سے
تو رقیبوں کو بٹھاتا ہے عبث

کچھ اثر ہی جب نہیں ہوتا وہاں
آہ ہے بے سود نالا ہے عبث

جبکہ عشق اوس بحر خوبی سے نہیں
پھر خروش و جوش دریا ہے عبث

خود سمجھتا ہوں مگر مجبور ہوں
جانتا ہوں اوس سے شکوا ہے عبث

ایک تو ہو تجھ سے مطلب ہے ہمیں
ہو نہو یہ ساری دنیا ہے عبث

بوسہ لب میں سے جب اونکو کلام
تیرا یہ دل اور ارادا ہے عبث

نطق سے آیا نہ وہ بت گور پر
ہم نہ کہتے تھے کہ مرنا ہے عبث

تقریب کبھی تو فلک کی پرانے رنج
وقت نشاط ہوتے ہوتے یاد رنج

دل سے خیال عیش کے پاؤں چلے گیا
جب ہم ہجوم کرکے یکایک آگئی رنج

آدم کا تن ازل میں جو بیجان پڑا
تقدیر نے اوٹھا کر اور [illegible]

اوٹھا [illegible] عیش چمن [illegible]
پاس آتے آتے میری [illegible] رنج

[illegible]

واقف نہ ہوں حشر و عذاب لحد سے تھے
ہم خوش تھے نزع میں کہ ہوئی تھی نجات رنج

اس غم کدے میں بس کے ہنسی خرم کی طرح
خندہ ہی نالہ تھا نہیں نوای رنج

مرتی رہی ہیں حسرتیں مٹتی ہیں عیش
آئی دیار دل میں ہمیشہ وبای رنج

ہو ہو گئے خصوص کے تا ہو نسی دلفریب
بن بن گئی نشاط یہ بن بن کے آئی رنج

دیوان کا ہر ورق کف افسوس بن گیا
غربت میں جاں بلب ہے یا ماجرای رنج

گل ہو چراغ جان کہیں نطق خوف ہے
چوپای چل رہی ہی جہاں میں ہوای رنج

میرے پہلو سے جدا ہوگی تو تیر نہ کھینچ
دل جدا آئیگا دیکھ ای بت بے پیر نہ کھینچ

اثر غم سے وہ خاکہ ہی ہیگا نقاش
رنگ تو پھر لیگا مری تصویر نہ کھینچ

خونبہا بوسہ بازو مجھے دینا ہوگا
یہ اگر ہو لینگے مجھسے تو شمشیر نہ کھینچ

اوسکا ہر تار ہماری رگ جاں ہی ظالم
دیکھ پیشانی تو وہ گیسوی گرہ گیر نہ کھینچ

ہے علاج خفقان جلوہ دلدار نہ کھینچ
چارہ گر میرے لیئے تو عرق شیر نہ کھینچ

نقش شیریں تو نزاکت سے ہی دلپر ہی لیغ
کوہکن سنگ پہ لیسے گے تو تصویر نہ کھینچ

جان دی اسکو بھی منجملہ نعمات و ماں
کھینچکر نالہ کبھی حسرت تاثیر نہ کھینچ

ناز کے صدقے نزاکت کی نثار ایسی قاتل
بس مجھے کام ہوا رہنے دی شمشیر نہ کھینچ

مستی شوق میں ہو دست فشاں رقص کناں
انتظار مئی گلرنگ مرا میر نہ کھینچ

نطق تاثیر کہاں تم کہیں گھبرا جاؤ
ضعف از حد ہی تو آواز گلوگیر نہ کھینچ

ذلیل ہیں نہیں ذلت ندو عدو کی طرح
عزیز ہیں تو مجھے سمجھو تم آبرو کی طرح

اصلاح کی

۴۲

[illegible]

خوش آتی ہے لب و زبان سے ہمکو تو کیطرح
پکارتا ہی سگ کوی ماہرو کی طرح

تری قسم مجھی دی بکی سنیجے مٹے تاب
بلا رہے ہین گلا گھونٹ کر لہو کی طرح

دہرا ہی روبرو آئینہ قد کو دیکھتے ہو
اوڑائے تم نے یہ سر گنا رجو کی طرح

انھین سے آبروے عشق ہے سمجھی ہی یا صح
عزیز ہین ہمین آنسو بہی آبرو کی طرح

جہان پڑی ہین ہین یادگل مین دیوانہ
چمن مین ہین تو خزان مین ہین آرزو کیطرح

خموش پھول کی منہ غنچہ رنگیا یا چار
کچہ اوس سے بہی نہ چڑہی تیری گفتگو کیطرح

وہ رند ہون کہ بغل مین ہی جسکی دل شیشہ
رگون مین دوڑتی پھرتی ہے مے لہو کی طرح

وہ رند ہون کہ ہے نشے مین جب ہوی جھگڑ
لوٹی چلے نہ مجھی مغ دوش سبو کے طرح

ذری سی بات مین ہوتا ہی کچہ سی کچہ کافر
ہمارا دل بہی ہی نازک سیتی غنچہ کی طرح

مثال تیغ تو لگ جا گلے سے او قاتل
کبھی تو جوش مین آ جا مرے لہو کی طرح

جو اپنے گوشۂ عزلت کو چھوڑ دیگا نطق
پڑا پھریگا وہ آوارہ گل کی بو کیطرح

بدلتی اب نظر آتی ہے دلربا کی طرح
کیا ہی آنکھ مین شوخی نے گھر حیا طرح

مٹونگا پر نہ اوٹھونگا تمہارے کوچے سے
زمین پکڑی ہی بندے نی نقش پا کیطرح

الہی اوسکی کمر تک کہین پہنچ جائین
رسا ہون ہاتھ مری گیسوی رسا کی طرح

کہین ہے کان مین بلبل غریب کی جہین مین
رسائی اپنی جو گل تک ہے نی صبا کیطرح

مین ونکی گھر جو گیا تو کمال غصے سے
وہ بولی خیر ہو نازل ہے بلا کی طرح

یہ وہ زمانہ ہی مہر و وفا و شرم و حیا
ہوئے جہان سے نایاب کیمیا کی طرح

چلا ہے وہ فلک حسن جب تعلی سے
تو مہر و مہ نے ہو پامال نقش پا کی طرح

سنانا دل کا

ترا اسیر ازل سی ہوں ہی سہتی قیامت
ہوا ہی طوق گلو حلق فاختا کی طرح

جو بند نظر کے اوسے دیکھی اوسکی آنکھوں میں
اوڑا اوڑے کے خاک پڑی چشم نقش پا کیطرح

بہرا تھا غیر نے پہلے سی جانے کیا کیا
برس پڑی مرے اوپر آئی ہی وہ گھٹا کی طرح

کسی سے دل نہ لگایا جہان فانی میں
ہم آئی اور گئے باغ کی ہوا کی طرح

ہوا ہی خون تمنا دل کا یہ نقشہ
کہ سب کو صاف نظر آئی کربلا کیطرح

نہونگے جوشش وحشت میں سینہ چاک نہ ہم
کبھی جہاڑ سے اولجھونگا میں صبا کی طرح

تری زبانی میں ہیں مبتلای عشق اکثر
مرض یہ پہیل پڑا شہر میں وبا کی طرح

مثال مہر رہ دل اوٹھکر عدو کی پہلو سے
تو بیٹھ پاس مری نقش مدعا کی طرح

نہو گی کچھ خبر ای سنگدل اوٹھیگا تو تمکو
تمہاری آہ چلی جائیگی ہوا کی طرح

وصف دہن میں جیسے کہ ہی بات بیطرح
گزنا پڑی ہی نفی کی اثبات بیطرح

بوسے کا نام لیتی ہی تیغ ہو گالیان
بکنے لگے ہو یار خرافات بے طرح

دل توڑتے ہو پند و نصیحت سے شیخ جی
ڈہاتی ہو کعبہ قبلۂ حاجات کی طرح

درد فراق سے تری ای یار اب مجھے دور
ہر ہر گھڑی کٹی ہی کئی رات کی طرح

پڑتا نہیں ہے منہ جو کروں بوسے کا سوال
وہ شوخ بدزبان ہی یہ بات کی طرح

ہر دم ستم ہیں اپنے گلے کو ملتے ہیں
جرم وفا کی پاتی مکافات کی طرح

ای پردہ ہوں حضور اگر دیکھو جلوہ گر
آنکھیں دکھائیں مہر کو ذرات کی طرح

ای یار نالہ کش تری فرقت میں کون تھا
ہلتی تھی رات ارض و سموات کی طرح

جبدن کہلے گا جان ذرا ایدن سے تو
چوری چہپی ہی شب کے ملاقات کی طرح

صاحب مبارک آپکو عاشق نے
بجلی گری تبسم جانان سے دفعتہ
جیسے چوٹی قدم ملاقات کی طرح
آئی ہے ہمکو مرگ مفاجات کی طرح

درد فراق میں ہے یہ احوال شوق کا
سے کرا پتا ہی وہ ذرات کی طرح

میں مر رہا ہوں گو جیسے تم خوشی کی طرح
ہنسا و پھر مجھے آجاؤ پھر ہنسی کی طرح

وہ رنج دوست ہیں آتا ہے تم خوشی کی طرح
تجھو ... ہیں ہوا ... آدمی کی طرح

گجر جو آج شب ہجر میں نہیں بجتا
بلا سے کان میں بجتے ہر دم گھڑی کی طرح

ہوا دماغ پری زاد پیار سے جو کہا
ہوا پر آ گئے اڑنے لگے پری کی طرح

ہوا ہی نغمہ نہ ہی نجھ ضرر شوق کہا
بسر فراق میں کرتا ہوں مشتی کی طرح

ہماری آنکھ یہ مجھو جہاں نسکی ہے
کھلی ہوئی ہے جو ذرات آرسی کی طرح

لگا وہی بت پردہ نشین سے لا ...
چھپا دن عشق کو بھی ... کی طرح

لگائی یار نے ... پڑ لگی چھو ...
کہ کہاں اور گئی ... بجلی کی طرح

چمن میں کسکے لب شوق چوم چوم لیا
دہان غنچہ میں پا کر ہنسی کی طرح

نہ عشق کیجئے ایسا کہ روگ ہو جائے
لگائی جو کسی دل تو دل لگی کی طرح

گلے میں یار کے چمپا کلی کا ہر دانہ
خوشی سے پھول بنا پھول کر کلی کی طرح

مرے سوا جو کوئی اون لبوں کا بوسہ لے
الٰہی وہ سکا بھی کالا ہو مسی کی طرح

مثال ٹھیک نہیں عرصہ قیامت سے
دہان یہ فتنے کہاں ... کلی کی طرح

ترے فراق میں جی کھولکر کروں نالے
اگر گلی میں ہوں ... بانسری کی طرح

صدا ہی خندہ گل دی جو تو نے حقہ
شگفتہ غنچہ ہو ہنسان کا بجلی کی طرح

شب فراق ترا دل فگار ہمدم ہوا
نگاہ ناز سے دم بھر مین ہو گئی بسمل

اندھیرا مار گیا اوسکو چاندنی کیطرح
نکلے پیراہنی مگر بھر گئے چھری کیطرح

دہان یار کو ہرگز نہ کہیو جوہر فرد
نہ نطق کہا ہو وہ ہو گما تو نطق کیطرح

مری نگاہ دہان سے ہو گیا گستاخ
ادب ادب کے صدقے مجھکو عجب حسن نے دی
معاملہ بھی مرے دل کے ساتھ یون عجب ہم کا
ہزاروں گالیان پڑنے لگین سکندر پر
نہ رعب حسن ہی جسکو نہ سطوت تمکین
جفا و جور یہ مجھپر کہ نام سے سہمون
نہ بزم یار مین ثانی مرا ادب مین ہی
چلی اور ادب ہون رگ کے مرے تک
وہ مست حسن جوانی مین مست شوق شباب
ذرا نرو گئے مستی شوق مین دل کو
کھلا اڑ تو نکالیہ لٹکا نجھے بتاتی ہین
شب وصال مین اے دل سحر ہوا کیا ہین پشیمان
ادب سے فائدہ اے دل کہین گی تجھے بھی نہی

کبھی نہ جس گل رخ پہ چلی صبا گستاخ
جو ہو چلا مین قدم عرض مدعا گستاخ
کہ آشنا سی ہو جس طرح آشنا گستاخ
جو دیکھے رخ کی طرف ہو گیا آینا گستاخ
یہان نہوگا کوئی میرے شوق سا گستاخ
یہ مہر و لطف عدو پر کہ ہو گیا گستاخ
نہ تخلیے مین کوئی مجھ سا دوسرا گستاخ
وہ بیحیا ہین کہ ہین مین ابہی ہوا گستاخ
وہ بیحیا قیامت ہی مین بلا گستاخ
یہ دیکھئے کہ یہ ہوتا ہے تا بکجا گستاخ
شراب پیکے ہوا وس شوخ سی دلا گستاخ
مری تو لوٹ لین سین لنگی بیحیا گستاخ
وہ اب بھی کہتے ہین بے بزم بیحیا گستاخ

مین سبزۂ چمن مین ہون خاک مثل نکہت خط
کلی کلی ہی دریدہ دہن صبا گستاخ

حسینون کا

ایدل وہ بت کہ جسکو ہی جور و جفا پسند
صدقے تری پسند کی اسکو کیا پسند

دل غیر کا پسند او نہین میرا ہی ناپسند
زنگار ہے پسند نہین آئنا پسند

آباد گھر کو چھوڑ کے صحرا کیا پسند
دیوانے دل کی ہای ذرا دیکھنا پسند

بیعانہ جسکا ملک حلب کا خراج ہے
وہ دل کا آئنہ مگر اونکو ہی ناپسند

اسکا تو لطف تب ہی کہ تو بھی بغل مین ہو
یون خاک آئے چاندنی ای مہ لقا پسند

عشق پیری سی زار ہون ای جو خبر ہے
کرتی ہے اوس چڑیل کو میرے بلا پسند

گاہک جسے قبول کرے مال ہے وہی
دل ہی وہی کہ جسکو کرے دلربا پسند

جب سے سنا کریم خریدار ہے وہان
جنس گنہ تو اب ہے آتی سوا پسند

تاری کو کیون کلام ہو خاکی کے حسن مین
اللہ کو ہوا ہے یہ نام خدا پسند

فرقت کی شب ہے دور ہوا ہی چاند ہو
تیرے تو منہ سے ہے نہ مجھے اوسکا تو پسند

بہاتی ہی کوی یاد کے ہان ان وہ گرم لب
چیں او جبین نہین ہی ٹھنڈی ہوا پسند

ہر شعر سے ہی رہا ہی تعلی کی نطق کیون
کیا اس غزل کو گائی کو اوسنے کیا پسند

سنا جو عیش مین اونکو دم فغان فریاد
تو نغمہ ہو گئی اکثر سر زبان فریاد

جگر فشان ہی آنکھیں ہین دل فشان فریاد
لبِ لبیسے گریہ و فریاد سے فغان فریاد

فسون ناز نے منہ جتنی ہی تیل دیا
ہزار ظلم کرے وہ فلک کہان فریاد

اذان کعبے مین ناقوس سنگدی مین بنا
سنی کسی نے نہ میری یہان وہان فریاد

سنی نہ سینت جو او نہون نے تو کیون [illegible]
زرا یگان مر گئے نہ رائیگان فریاد

دکھا چکے اثر اوس تک پہنچ چکی ای دل
اثر ہوئی ہے یہ نالہ یہ ناتوان فریاد

پڑے جو دانۂ اسپند بول جائیں گے
گھڑی گھڑی گرمئی فریاد سے زبان فریاد

فغاں ہے ترے زرد ناخنوں کا ہمیں
وگرنہ کیا نہیں منہ یا نہیں فغان فریاد

اگر ہے نالۂ دل نازک دماغ منفعت کا
تو ضعف سے ہی بیماری ہی ناتوان فریاد

یہ ہے سبب نہیں سن سکتی انیسا دل کو
نکلتے ہے نغمے سے تو امان فریاد

پڑے ہیں پھول سے بکھرے جگر کے ٹکڑے
نکل کے منہ سے بنی شاخ گل فشان فریاد

ترے ستم تو نہیں کچھ بڑا ستم ٹھہرا
نکل گئی مری منہ سے جو ناگہان فریاد

سکت جو سانس بھی لینے کی ہو جب نکلے
عصائے دم کے سہارے بھی ناتوان فریاد

قفس دل میں یہ مردہ ہے دم غنیمت ہیں
وہ زور شور کہ نالے کہاں کہاں فریاد

نہ پوچھ کہ وہ بلا جس سے ہر نفس نالہ
ترے ستم وہ غضب جس سے خونچکان فریاد

وہاں ہو نالہ بھی تاثیر عشق سے نغمہ
اثر ہے نغمے کی بھی نغمہ بھی ہان فریاد

نکل ہی جائے دہن سے جو سانس بن جائے
یہ پردہ دار محبت کی ہے نہان فریاد

یہاں تو جاوے ہے شوق جو ہیں لیلے
وہ لا کہ کان لگائیں مگر کہاں فریاد

ٹوٹے ہیں ترے جوشن جوانی سے گربند
جوش تپش دل سے بھی ٹوٹے ہیں بہم بند

الفت کی سبب ہو گئے ہیں طرفین بدظن
وہ قید میں پردے کے پڑے ہم ہیں نظر بند

ای برق تجلی ترے جلوے سے عجب کیا
ہو موند نہ دیوانے بھی آنکھ اگرچہ بند

طفلی کے سبب ہیں وہ ابھی قید حیا میں
آنکھوں میں بھی ہے نگہ شوخ نظر بند

بینائی دل وہ ہے کہ بلبل ہے بدن سب
لیکن قفس اوڑ جائے نہ یہ طائر پر بند

سونا شب غم اپنے مقدر میں کہاں ہے
ہاں عشق سے کس وقت یہ آنکھیں ہوں مگر بند

[illegible]

مین سینہ صد چاک کہاؤن اگر اپنا — سینے کو ابھی شرم سی کر لے گل تر بند
تا بع کشش دل کے حسینان جہان ہین — پریان مری افسون محبت کی ہین پابند
ایذا ہو سوا کم ہو جو آزار محبت — سوزش بڑہے ہوجای جو ناسور جگر بند
ہان گرنے نپائے کوئی ٹکڑا کہین دل کا — ای امر مژگان یہ ہماری ہین جگر بند
ارباب تصور کیلئے دیکہین نہ آنکہین — رہتا ہے یہین خانۂ آباد کا در بند

ہو کاش نقاب اُنکی مری آہ رسا کا پردہ
اور اوسکی ہون اے زلف مرے تار نظر بند

دل آہ کو اور آنکہہ گری اشک کو کیا بند — کوزی مین نہ دریا ہو نہ مٹھی مین ہوا بند
بلبل کے طرح ہم بہی گلچہری اوڑاتے — ہوجاتی نہ دل کے اگر اک بے پا بند
تب جائیگی سوزش مری ناسور جگر کے — مرہم تو ہو منہدی تری ٹی ہو حنا بند
حد ہو گئی لب ای دل بیتاب تپش کی — للہ ذرا رحم کہ دم ہونے لگا بند
گلزار مین آمد ہے بت پردہ نشین کی — نکہت سی کہو جا کی کرے راہ صبا بند
جی مین ہی ذرا پہیر ے میدان سخن مین — مدت سی ہمارا فرس طبع ہی جا بند
خیاط نقاب اوسکی ہی رنگین گل تر سے — تار رگ گل کا کوئی بازر سا لگا بند
قلقل سے بہت بحر مین سر میر اہر ایا — ہو جای خناق اسکو ہو شیشی کا گلا بند
رنگ اور رونکی یا تہو نہین تو لاتی نہین لیسا — شوخی مین کہے ای شوخ ہی منہدی ترے پابند
بے تابی دل سی یہ نہین ٹہرے گا شب بہر — سر بند سی ہوجایگا تا صبح جدا بند
اوس زلف سیہ فام کا دل مین ہی تصور — شیشے مین مرے بدلی مرے ہے بلا بند
نکہت کو اوڑا کہول کی تو زلف چمن مین — اور آہو نے کر دون مین دم باصبا بند

تخصیص نکر اسمین کوئی خار کہ گل ہو
لگ چلنے مین انکی طرح ہے مثل صبا بند

گھر سے ترے آنے کو ہمین مثل صبا بند
دیوار کو بہاند سکا جو دروازہ ملا بند

مجنون خود آرا کو یہ زیور ہو مبارک
دیوانی تمہاری تو نہین زنجیر کے پابند

بالفرض اگر آگئی ہی جسم پکڑ کر
لگائی ترے ہمراہ تو ہوا اوسکا گلا بند

ہان جائے نہ سونیکا جو تہا وصل مین تہا لطف
اب ہجر کی شب دیدہ ہی ایکہی سا کہلا بند

مہتاب نکلتا ہے ترا روپ بنا کر
آنکہہ اپنی شب ماہ مین اے یار ہو گیا بند

کیا کیا مری جان ہے اونہین فن ہوسے آئے
سونے مین قبا کا جو کہین اونکی کہلا بند

اوس شرم کی پتلی کا مجھے سینہ دکھایا
گرمی کا ہون ممنون کہ انگرکھے کا کہلا بند

وہ زلف عجب خانہ زنجیر ہے جس مین
ایک ایک گرہ مین ہی دل ایک ایک جدا بند

کس بات کی بندش ہی شب تجہ ہی یہان کون
انکہی سا ہی دروازہ کیا یا نہ کیا بند

مین بندہ بجان اوسکا ہون جاہی جو دل کو
خوشرو کا مقید نہ طرحدار کا پابند

بے مغز سر مین بہی اوٹہانے کی ہوا ہے
ہوتی ہے حبابو مین تقلید کا طوق ہوا بند

ابرو پر اوسکو تیر کو تلوار پر گھمنڈ
جو جوہری ہین ہی اونہین ہتیار پر گھمنڈ

ناز و ادا کی پشت قوی یون ہی حسن سے
جس طرح ہو سپاہ کو سردار پر گھمنڈ

غیروں نے وہ ملامری پیدا کے واسطے
اب تک تہا اپنے زعم مین جس یار پر گھمنڈ

رکہتے ہین ناز اوسین ناز و حسن پر
کرتے ہین ناز و حسن مرے یار پر گھمنڈ

کرتے اثر جو یار کے دل مین تو بات تہی
ناحق ہے مجھکو خوبی اشعار پر گھمنڈ

میرے تو اضطراب کی پوری تڑپ نہیں
گیسو ہے روی یار کو سر یہ حسن کا
معشوق کی ہی ذات ہے یگانہ وہی نیا نہ

تمکو ہی کیا بلندی دیوار پر گھمنڈ
زیبا ہے گل کو سنبل گلزار پر گھمنڈ
اے دل نہ کیجیو کرم یار پر گھمنڈ

اے نطق اونکی بات کی کیا بات ہے مگر
شاعر ہیں ہم ہمیں بھی ہے گفتار پر گھمنڈ

کیونکر مری زبان سے نہ نکلے سخن لذیذ
سنگِ نمک سے تیغ چٹا کر کیا ہے قتل
شاعر ہوں تم نہ مجھ سے تعلی کے لیجیو
دو میوے یہ مزے کے ہیں گلزارِ حسن میں
بوسے لب و ذقن کے مجھے تم عطا کرو
لذت یہ پائی نفس کشی کے جو اختیار
ہو صلح پھر شراب پئیں پھر مزی اوڑائیں
میوے کی طرح کھاتے ہیں دیوانگان عشق

چوسے ہیں میں نے تون لب شیریں ہیں لذیذ
لقمہ دہان گور کو ہے میرا تن لذیذ
ہوگا تمہاری بات سے میرا سخن لذیذ
خرمای لب لذیذ ہے سیب ذقن لذیذ
کھاتے ہیں میوے باغ کی مرغ چمن لذیذ
کھاؤں جو تلخ شے تو مرا ہو دہن لذیذ
پھر دے کباب ساقی پیمان شکن لذیذ
پتھر ہیں تیری تیغ کے اے سنگ تن لذیذ

وہ بولی ہو گئی زبان کوثر کے آب سے
واللہ نطق کا ہے نہایت سخن لذیذ

الفت جو ہو دلسے اتر اوسکا ہو کیونکر
مر کر بھی ہوئی قبر اوسی بت کی گلی میں
جب رنگ جوانی میں گل تر کا نکالے
دیوانہ کرے کیوں نہ ترا حسن جوانی

ہم ہو رہیں جسکے وہ ہمارا نہو کیونکر
اب اپنی وفا کا ہمیں شکوہ نہو کیونکر
پھر خاک کا پتلا ہی تماشا نہو کیونکر
جب فصل بہار آئی تو سودا نہو کیونکر

وصفِ دہن یار مین منظور ہے وقت
اوس رخ کو اگر حسن مین ٹہہرایٔے یوسف
کیا ترک محبت کے ستم کرکے شکایت
ہین عاشق و معشوق تو یکجان و دو قالب
منہ دیکہے کیونکر نہ پری ہے آپ کا کلمہ
انسان ہون فرشتہ نہین کیونکر نہ تمناگون
تیلی لیتی وہ وہ بت پردہ نشین ہے
جب باغ کو تو جای تو جو غنچہ ہو کہل کر
قابو مین سے آگئے ہو چلتے ہو فقرہ
اب تو لب شیرین کا مزہ چکہ کی پڑی چاٹ

ہر ایک مرا شعر معما نہو کیونکر
تو زلف شب خواب زلیخا نہو کیونکر
ای یار رقیب ایسا ہو تو ایسا نہو کیونکر
بد نام مجہے کر کے وہ رسوا نہو کیونکر
طوطی کی طرح آئینہ گویا نہو کیونکر
جی کہتا ہون خواہش مجہی اعلا نہو کیونکر
پہر ہر کوئی مشتاق تماشا نہو کیونکر
تیرے لیے آغوش تمنا نہو کیونکر
نیچے نظر آتے نہین وعدا نہو کیونکر
بوسے کی ہوس اور زیادا نہو کیونکر

مرجاؤن میں جس پر وہ پیٔے دفن نہ آئے
ای نطق لب گور سے شکوا نہو کیونکر

دلمین ہی جو ارمان برون ہے درد ہو کر
دیوانہ آسمان ہی مجہکو جو چہیڑتا ہے
مین کیا مر فرشتے واقف نہ تجشش سے تہی
آئی خزان چمن مین مٹی مین مل گئی گل
مین مرگیا تو وحشت رو رو کے رہ گئی ہے
اگر تری گلی مین کیا خاک قدر پائی
تسکین دلکو دیتے مانند رہ نعل مین

اب سے دم و نکلے دم ہای سرد ہو کر
و و نالو نمین اوڑ سے لگا بس گرد ہو کر
خود دلمین آسمایا بیدرد درد ہو کر
رنگ بہار اوڑتا پہرتا ہے گرد ہو کر
کیسا تہکا پڑا ہے صحرا نورد ہو کر
سنگ غبار او ٹہی مین بیٹہے ہے گرد ہو کر
پہلو سے اوٹہنہ ظالم تو دلکا درد ہو کر

دنیا وہ بیسوا ہی زاہد کو پہانس لے گی
چل ڈہونڈہ ساتہ میرے اوس ہجرت قمر کو
کیا جان پڑ گئی ہے قاتل جو لوٹ آیا
اوس انجمن مین میرا اغیار کے برابر
سیکہی بلا شرارت فتنے بنے قیامت

ممکن نہین نبہنا عورت سے مرد ہوکر
اے چرخ کیا ملیگا بیہودہ گرد ہوکر
بسمل تپش مین پہرین سرگرم ہوکر
دل کا سا بیٹہنا تہا اوٹہنا تہا درد ہوکر
اوس چشم سرمہ گین کے دنبالہ گرد ہوکر

ای نطق ہر طرح پر دنیا کو جہیل ڈالا
کیا نرم و سخت ہوکر کیا گرم و سرد ہوکر

ای جان جان نکلی فرقت مین درد ہوکر
اوڑ جای دہوپ تیرے جلوے سے گرد ہوکر
رنگ وفا والفت محبوبون پر جمایا
مردان حق کو جو کچہ ہونی ہوای دنیا
جاڑون مین دہوپ کہائی وہ زین جو سینکے
دلکو جلا رہا ہی کیا نور صبح وصلت
ای شیخ چہوڑ خلوت رندونکی بزم مین آ
زہرہ و سون کی رتبہ سیارونکا ہی پایا
دیکہی کوئی تماشا کیا کیا مجہے رولایا
کیا کیا کہی کیا دکہایا چاہت نی کیا دکہایا
تو عاشق خدا ہی مین عاشق صنم کا ہون
ایدل نہین ہے بازی لڑکونکی عشق بازی

آیا جو دم لبونپر تو آہ سرد ہوکر
خورشید ڈوب جای چہرے سے زرد ہوکر
آنکہون نے سرخ ہوکر چہرے نے زرد ہوکر
اکسیر اوڑتی پہرتی گلیونمین گرد ہوکر
تو دہوپ چاندنی سی ہو جای سرد ہوکر
کرتا ہی مجہکو گرمی کافور سرد ہوکر
کیون عورتونکی عادت سیکہی ہے مرد ہوکر
ای ماہ حسن تیرے دنبالہ گرد ہوکر
تحریک نبض لے گی ہے اوس رخ کی زرد ہوکر
آنکہونمین اشک ہوکر سینونمین درد ہوکر
ای شیخ یہ ملامت یون اہل درد ہوکر
خود اس جہان مین مارا جائیگا نرد ہوکر

تیرا سخن نہ سمجھے جو لعل گوا دیتے
کیا شاعری میں پایا اسی نطق فرد ہو کر

تیر و نگہ سے ہو کہا دیکھی ذرا وقت ٹال کر
آیا گرین تو آپ یہان دیکھ بھال کر

دامن نہ کھینچے تا کوئی دامن سنبھال کر
چھینٹین ذرا لہو کی بچا کر چلال کر

جو ہو سو سچ ٹل گئے وہ بات ٹال کر
مجھ سے کہو تو رکھ دون کلیجہ نکال کر

اے دل نہ شوخ چشمونکی تو دیکھ بھال کر
لے جائینگے نگاہین کلیجہ نکال کر

ساری بہار بادہ کشی تھی بہار تک
ساقی سبو و جام اوٹھا کیہ کھنگال کر

مایوس ہو کے آنے سے ہم ہوگئے سو ہے
اپنے گلے مین رشتہ تمنا کو ڈال کر

نازک بہت ہے موج کلائی مین بچا ہی
گلدستے کا پھول رکھ ناداں اچھال کر

ایسا نہو کہ آپ ہون اپنے فریفتہ
آئینہ دیکھیے نگا ذرا دیکھ بھال کر

پیاسا جو جو نکا ہے تو بسم اللہ دیر کیا
وہ تیغ یہ گلا ہے ستمگر چلال کر

دیدار ہی نصیب ہوا پا کبھی بوسہ ہی
پانون تلے مین رکھ آنکھین نکال کر

اللہ نے کیا ہے تجھے بادشاہ حسن
تو آج لی چہری جسے چاہے حلال کر

خوش چشم ہو تو اپنے لیے ہو کسیکو کیا
بندی کو گھورئے نگا ذرا دیکھ بھال کر

دل پھیر دے بتو نسے خدا کی طرف مرا
اے عشق مجھ فقیر کو صاحب کمال کر

اوس صاف صاف ساق کی خوبی بیان کی
لاکہ آپ سے شمع آئینہ سا تجھین ڈھال کر

جان میں بھی تیرے فراق مین ایک آہ کھینچ لی
ٹھنڈا ہوا بخار مین دل کا نکال کر

خورشید کا نیت جا ہی ذرا آچلال مین
مریخ سر جھکا ہی ذرا آنکھ ڈال کر

تھک تھک گئی ہین اتنی چلین تیری ہاتھ سے
تلوارین ہاتھ سے ہین نیامین نکال کر

آیا بی جواب

ای لطف آئینے سے تماشا ہے مدعا
تجھکو جو دل دیا ہی تو محو جمال کر

پتھر پڑین آہ تری اوسکے اثر پر — بجلی کی طرح کوندتی ہی میری سپر پر
دن بھر تو پھری خاک اوڑاتی ہوئی سر پر — جب رات ہوئی بیٹھکے کاٹی ترے در پر
جب پوچھی گُھڑ یالیو سے کہتے ہین کمبخت — لیلای شب غم کے ہی اب لف کمر پر
یہ جای گا شکل کف دریا جو دہر وے گے — رومال ٹھہریگا مرے دیدۂ تر پر
کہتا ہون تڑپ بیٹھا تو سنبھل کر شب غم مین — ای دل کہین کچھ صدمہ نہ آجائی جگر پر
کرتب ہین حسینونکے زمانے سے نرالے — دل مین اوترآتے ہین یہ چڑھتی ہی نظر پر
بیتاب تجھے دیکھکے اونکو بھی قلق ہے — دل پر ہے یہان ہاتھ وہان ہاتھ جگر پر
گھوئین گی شب وصل موذن کی گلی کو — پھیرین گی چھری شام ہی مرغان سحر پر
گل کر دو نقاب آج سر شام اولٹ کر — ہان شمع کا یہ قصہ نہ جائی سحر پر
دو ہاتھ تھے سو ٹوٹ گئے سینہ زنی سے — کیا وقت قلق رکھین گے دل اور جگر پر
کس بات مین کم تجھکو بنایا ہی پری سے — گیسو تجھے بخشے ہین دئیے اوسکو اگر پر

گیسو کے درازی ہی مین لطف یہ دہری
پڑ جای کوئی پیچ نہ نازک سے کمر پر

کیا تیرے جی مین آئی تھی تلوار دیکھکر — حاضر ہون فرق کچا ادہر ای یار دیکھکر
سنتے ہین گل چمن مین ڈال اوگار دیکھکر — نکہت اوڑا رہی ہی مجھے زار دیکھکر
حسن بتکی لطف اسیر ہی گیسوی یار کے — آنا ادر وہ مجھکو گرفتار دیکھکر
بوسو سے شاد کام ہون اغیار یا نصیب — چائین ہم اپنے ہونٹ لب یار دیکھکر

مجھے ہیں نحیف طعنہ زن کم تو بھی
یہ کھینچنے لگا ہیں سیان تری ای یار دیکھکر
وہ طاقت و توان خرد و ہیں جان و دل
ایک ایک کو سکے لے گئے ہر بار دیکھکر
ساقی پیالہ مجھ سے بلاکش کو ہوش ہے
تقسیم کر تو ظرف قدح خوار دیکھکر
ای رب علاج اب بھی ہے درد سر کا کر
ورنہ کچھ اور ارادہ ہے دیوار دیکھکر
کیا نام ہوگا قتل سے مجھ ناتوان کے
مارو کسی قوی کو تیار دیکھکر
بیدم پڑے ہوئے ہیں شہادت کے شوق میں
جی اوٹھے اونکے ہاتھ میں تلوار دیکھکر
ای ذوق درد مژدہ کہ ہم نے کیا ہے یہ
بیباک و بدزبان و ستمگار دیکھکر
اب نار رہ جان نثار و نکالیں آپ امتحان
میری طرف نہ دیکھیے تلوار دیکھکر

پچھتاوگے کہیں جو فقط حسن پر گئے
دل دیجیو تو خلق و وفادار دیکھکر

چمکے نہ برق آہ شرربار دیکھکر
جل جائے میری گرمی بازار دیکھکر
ٹوٹا دل اپنا لذت آزار دیکھکر
پھیلا ہے پانون وادی پرخار دیکھکر
وہ درد دوست ہیں کہ نہیں لیتے ستمگر
ہم چھیڑتے ہیں انکو کم آزار دیکھکر
بندہ تمہاری نذر کو لایا ہے جان و دل
دونون کوئی لو لطف سے دوبار دیکھکر
صیاد کا یہ حکم ہے دلکو کرون نہ شاد
چاک قفس سے جانب گلزار دیکھکر
یا اونکے گھر میں رہتی تھی یا اب گلی میں ہم
روتی ہیں دور سے در و دیوار دیکھکر
تیرے نہیں ہیں ساتھ نہیں ہم بھی ہوتے
لازم تھا تجھکو وصل کا انکار دیکھکر
عرض جمال و حسن ہے حور و پری کریں
دل دینگے ہم کسی کو طرحدار دیکھکر
ہان میرے پاس کیا ہے مرا پاس کیا او کھینچ
اب او سے ملیں گے وہ زردار دیکھکر

تمام رات

وہ اوس لئے پانوں آگے لب بام بھاگے
مطرب سنائی جا یونہیں جب تک نیند آئے
یوسف سے بڑھ کے اپنا بہائی ہیں مجنون کل

ہمکو پڑا ہوا پس دیوار دیکھکر
ساقی پلائی جا یونہیں ہشیار دیکھکر
لیتے ہیں دو ن کو وہ خریدار دیکھکر

باتیں تجھے کہ جو موزوں ہیں نہیں منطق
محجوب وہ ہے مرے اشعار دیکھکر

سر شرم ہائیں تری آگے مجبا ہو کر
موت آئی مری معشوق پہ پردہ ہو کر
گل کو در پردہ غم عشق دکھانے کے لیے
پڑ گئیں بیکنیں شدت بیتابی سے
اندوہ رفت ہی یوں غم جہاں ہیں اپنے
میں جو روتا ہوں سر بزم تو وہ کہتے ہیں
حسن جاتا جو رہا ظلم وہ باقی نہ رہا
طوطی آسا ہو جو گویا تو صفائے عارض
دیکھ پائے تری رفتار جو اک فتنۂ حشر
یاس اس مرتبہ دیدار کے جانے سے ہوئی
اے فلک ہمکو کسی نے نہ اوٹھایا حیف
مانع دید ہماری ہی سیہ بختی ہے
اپنی روداد کا جب مرثیہ ہم پڑھتے ہیں
چند قطرے مری قسمت کے جو ساقی تھے

گل سپید آئیں نظر شرم سے شبنم ہوکر
شفیع یا رب ہوں رواں خلق پہ ابر ہوکر
شبنم آئی ہمہ تن باغ میں آنسو ہوکر
رہ گئی رات قبا جسم پہ اک بو ہوکر
آئی رنگت کی روش اوڑ گئے ہم بو ہوکر
شرم بھی بہ گئی کیا آنکھ سے آنسو ہوکر
خال رخ رہ گئی بے ڈنک کے بچھو ہوکر
منہ پہ آئینہ کرے عرض دو زانو ہوکر
شور محشر کا پڑے پانوں میں گھنگرو ہوکر
اب نکلتی ہے نظر آنکھ سے آنسو ہوکر
چشم عالم سے گرے ہیں مگر آنسو ہوکر
سا منا رخ کا ہے روکی ہوئی گیسو ہوکر
درد دل ساتھ دیا کرتا ہے بازو ہوکر
گر پڑی دیدۂ ساغر سے وہ آنسو ہوکر

مل گئے وہ سر بازار تو یون ٹال دیا
در و بن بن کے رہے دل مین خیال دلدار
تحیر عطر لپیٹا ہی ترا اصل علے
میر صحرا وہ جنون خیز ہے اے حسن جہان
یہ ہی تیری ترقی اگر اے جوش قلق
حسن جانان کا مہ و مہر بلیہ ہی گران
غنچہ دیکھیگا جو تیرے دہن تنگ کو
اے جنون مژدہ تجھی اور مبارک مجھکو
کس قدر تیرہ شب ہجر ہے اے بخت سیاہ

حال دل کہیو کہین راہ ہی یکسو ہوکر
اور آنکھون مین جو آجای تو آنسو ہوکر
پیرہن جامۂ گل ہو گیا خوشبو ہوکر
نقش پا بہہ گئے ہین لوٹ کے آہو ہوکر
مار ڈالیگا مجھے میری قضا تو ہوکر
تول لین دیدۂ انصاف ترازو ہوکر
خون دل بیچے گورہ جای گا چلو ہوکر
ہو گیا دشت سے بدتر مرا گھر ہو ہوکر
اوڑ گیا نور ستارونکا ہی جگنو ہوکر

نطق ان خاک کے پتلونکو ذرا دیکھو تو
کیا بلای دل و جان ہو گئی خوشرو ہوکر

چاہت کا مرے وہم نہ کر اور کسی پر
اللہ رے ای بت ترے دیدہ کی صفائی
حاصل مجھے کیا تذکرۂ قتل عدو سے
در پے ہے ترے لوگ ہین عمر یکو لگاد
ربط او نکا بز غیر سے مان گیا ہی مزہ ہو
جب مد نظر آنکھہ لڑانا نہین مجھکو
کہتے ہین کہ آؤن جو کبھی حال پریشان
تاڑ لیگا ہین کیا کوئی محفل مین کسی نے

مرجاؤ نہین مرتا ہون اگر اور کسی پر
آنکھین مرے جانب ہین نظر اور کسی پر
باندہی ہو جو باندہی ہے کمر اور کسی پر
تہمت تو مری قتل کی دہر اور کسی پر
آجای مرا دل ہے ادہر اور کسی پر
واہین تو رہین روزن در اور کسی پر
عاشق تو مقرر ہے مگر اور کسی پر
آنکھہ اور کسی پر ہے نظر اور کسی پر

تو مجھکو ڈبو یا مری ناموس کو لیکن
کہتے ہین وہ مجھ سی مجھے بدنام نہ کر تو
تیری ہی نظارے کو یہ آنکھین ہین ہین
معشوق ہین پر رشک سے خالی نہین ہے
جاتی ہو مرے دلکو کئے تم کے حوالے
کیا جی کو دبایا ہے کہ جب ہی تو نہ بھولے
ہون خود ہی سیہ بخت پریشان ہون ہے
مجھ بحر زدہ پہ کہین رونا نہ پڑے خوان
تمہارے رشک کا تا زیست مر جان نکھیرا

چشم نہ ای دیدہ تر اور کسی پر
ایسا ہی جو مرنا ہے تو مر اور کسی پر
ڈالی ہوا گر بیٹھے نظر اور کسے پر
مر جائیے ہون جا کی اگر اور کسی پر
کیون چھوڑ چلے اپنا یہ گھر اور کسی پر
بالفرض دل آ جائے اگر اور کسی پر
ای اف صنم جائے بکھر اور کسی پر
جا ہول شفق وقت سحر اور کسی پر
ہم مر چکے اب مار کہ مر اور کسی پر

تم شفق کا ہے غم مین زانو سے اٹھاؤ
دیکھو کہین ٹیکے نہ سر اور کسے پر

لکھ رہا ہون تمنای عارض یار
مر کے بھی ہے ہوای جلوہ یار
خون سے تر ہین تیلیان گلنار
کیا ہوئی تیری غیرت ای بیمار
دست قاتل کو نا نے روکا
حیرت جلوہ کو شک آرا سے
دیکھ اے شوق دل بہت ہے ضعیف
غم کے ہاتھون ہے دل مکدر ہے

میرا خامہ ہے موج باد بہار
ذرہ ذرہ ہے میرا آئینہ دار
اضطراب اپنا ہے قفس کو بہار
جان بلب ہو رہا ہون بیمار
دیکھکر مجھکو جان سے بیزار
آئنہ بند ہین در و دیوار
گرم جوشی ہے چیرہ نہ آئی نچار
ہر نفس ہے اب یک موج غبار

۵۹

بوسہ کسکا نہیں نہیں ہیچ تجھے — واہ ری تیری خوبی تکرار

کھو دئے شرم جو رسے ظالم — یہ جو ہے ایک لذت آزار

عجز بھی میرے حال کو پہونچا — صدقے اسکی شان بے نیازی کے یار

آستانہ کے نقش قدم نہ کہوں اسکا — برق تھی تیری شوخی رفتار

ہای فرقت میں سخت جانی ہے — ہمکو مرنا بھی ہوگیا دشوار

جلوہ گر ہو کہ جل کے رہ جاے — پابندستی ہی جو یہ تنکہ طومار

ایسے گالونکو میں کہوں کیسا — جنکی حسن صفا ہے آئنہ دار

اوسکا گلچین داغ حسرت ہون — وہ جو ہے رنگ بوسے باغ بہار

لکہ چلا ایک قطعہ بند غزل
اپنا خامہ کہ ہے بدیع نگار

ہان تجھے دیکھو یا اوئی الابصار — چشم بد دور ہون تصور زار

شور سودای زلف تا سر — دیدہ تا دل تجلی رخ یار

وہی لذت ہے ہجر میں گویا — نہیں گذری شب وصال نگار

وہی بیٹھا ہے میرے پہلو میں — صورت نقش مدعا دلدار

وہی کہتا ہون اوسکی جلوے پہ — ہے تجلی طور کو تکرار

وہی پہرتا ہے میرے گہر بہر میں — جیسے صحن چمن میں باد بہار

جلوہ باقی ہے ہنوز اودہر سے — اس طرف ہے بارش انظار

وہ اوسی طرح محو آرایش — چشم حیران ہنوز آئنہ دار

ہے وہی شانہ و خم گیسو — کشمکش میں ہنوز ہے دل زار

جو ندستی ہے نظر مین بجلی سے — وہی شوخی موج رنگ عذار
ہے لگاوٹ وہی گریہ کے ساتھ — کچھ تو انکار اور کچھ اقرار
ناتوانی سے کم نگاہی کا — ہے وہی عذر نرگس بیمار
ہے ستم مین ادا کا حیلہ وہی — بی نیازی مین ناز کا اظہار
کر رہا ہے وہی بہانۂ خواب — میرے مطلب کو جانکر عیار
کہہ رہا ہے وہی نزاکت سے — میرے آغوش کو عذاب فشار
وہی پڑھتا ہے گرم جوشی مین — وقنا ربنا عذاب النار
وہی اصرار وصل دیر سے ہے — ہے اودہر وہی ہنوز انکار
وہی غش عذر ہے وہ شوخ — چڑھ گیا میرے دم پر آخرکار
بوسہ دو لکی پھر ہے داد و ستد — گرم ہے ذوق شوق کا بازار
وہی بوسے دوبارہ لینے کو — عمداً کر رہا ہون سہو شمار
لب سے لب ہے بدن بدن سے ملا — وہی اوٹھتا ہی لطف بوس و کنار

کیا تخیل ہین آنکہہ کہول کی دیکہہ
نطق اب تو کہان کہان لذار

آستینیں جو چہپین اوٹہنے لگی گہر بیابانون پر — تو گریبان تہے دیوانونکی دامانون پر
وہ ترا قہقہی آواز مین ہنسنا نوپیر — بجلیان ٹوٹ پڑین ات بہت [illegible]
ہان ذرا سوچ کی دعوای غنایت کرنا — تنگ آجاوگے ارمان ہین [illegible]
سنکی وہ ذکر میری طنز سے فرماتے ہین — حسن ظاہر ہے اسی [illegible]
دیکھہ کیا کیا تری جلوی سی ہین عاشق بیتاب — ذرہ سان ٹوٹ پڑے ہین [illegible] ہون

گو ہر گوش ترا اگست بہ کف ہی ہین
قتل اغیار سے ...
ہر دم عشق غیر کے نزدیک عشق ...
دیجیے مسلے قصاب سے کیونکر نسبت
سر ہے یاتک ہین ... خاک ہین ...
واہ کیا حسن صفا کا ہی کرہا شوخی کے بلی
آج اوس آنکھ کے گردش ہی ...
بہار کہائی کو جہیئے نہین آتا ...
آنکھین کہتی ہین پیرا ندہو ...
گوش دہو گا جہان شور کے نالون کا
سیب جنت کا ہوا ہاتھ مبارک تکو

ہاتھ رکہتی ہین جو ہر بار ہین ... کانون پر
بار اٹھنے کا ہوا ہے گران شانون پر
شمع روتی ہی کہڑی سوختہ پروانون پر
اوس گلی مین تو چہری چلتی ہی انسانون پر
ای پری خوب کہی چہا گئی دیوانون پر
... نظارہ پہلستا ہی ترے ... پر
قہقہی قلقل مینا کے ہین پیمانون پر
بس ... توچہوڑ دون کیجی ترے دربانون پر
رحم آتا ہی مجھے آپ کے حیرانون پر
ہاتھ رکہتی ہین ... افیل وہین کانون پر
دانت اپنا ہی حسینون کے زنخدانون پر

کوچۂ یار مین خاک اپنی ملا خاک مین چل
تشنگی ہی ... وال اب ہی ... بیابانون پر

ہے جوش گل ہوا کہ ہی سرخی عذار پر
... حسین لوٹ دل بیقرار پر
آیا مجہی شراب پلانے کے واسطے
شبنم پہنچ گئی ہے رخ آفتاب تک
لے جا کے اوس گلی مین ٹہکانے لگاو یار
جلدی خبر لے جلوہ دیدار الغیاث

جوبن ہی یار پر کہ چمن ہے بہار پر
ہر ترک کا ہے دانت تمہاری شکار پر
رحمت خدائے پاک کے ابر بہار پر
قطرے نہین عرق کے یہ رخسار یار پر
احسان ہی صبا کا ہمارے غبار پر
نزع ہے یاس کا دل امیدوار پر

[illegible]

وہ میرے بعد ہوئے مکدر جو مجھ سے	تہمت وہ دہرینگے میری بہشت عنبر پہ
میری طرح نہ کرے گا کوئی اوسے عزیز	روئیگی بیکسی مرے لوح مزار پہ
میخانے کی طرف جو گیا میں مر کے	کوسے لگا سے برق سے ابر بہار پہ
گردش جو اوسکی آنکھ کے یاد آئی پھر گیا	ساغر کی طرح گردش لیل و نہار پہ

ای [illegible] تحفہ [illegible] اون ہم چمن
آونہی لاکہ بار کہیں گے مزار پہ

مجنوں آتش [illegible] زندان یار پہ	پانی پہرینگا آب [illegible] ہوا پہ
صدقے کرونگا میں سر کو قدم [illegible] پہ	[illegible] گلو کو چہرہ رنگین یار پہ
[illegible]	تلوار کیا لگائی مرد شکار پہ
[illegible]	عالم ہے تجہ نور کا رخسار یار پہ
باقی ہوا اتنا غم کا اثر بعد مرگ بھی	سبزہ اوگا تو [illegible] مزار پہ
[illegible]	[illegible] جو خشت کی [illegible] پہ
[illegible]	[illegible] دار و مدار پہ
کیا لطف ہو [illegible] آئے	رقص [illegible] قطرہ شبنم [illegible] پہ

[illegible]
شاید ہوا ہے [illegible] کی [illegible] پہ

جوش وحشت کا ہو بیاباں [illegible]	[illegible] پاؤں [illegible] دیوانگی پہ
زلف سیہ [illegible] ساقی جو ابر [illegible] سے	صبح جنت کی سفیدی [illegible]
وقت پر موت تو کیا آئی شب [illegible]	لاکہ چاہیں [illegible] اس [illegible] پہ

[illegible]

چاندنی رنگ کہاتی ہے سیہ وزمین
چتر سے شوق سے جب اپنی کشش دکہلاے
دیر تک شانہ نزاکت سے کہیں عاجز ہو
دیکھ کر گیسو کے پیچ پر اوسکا قبضہ
ہاتھ لٹکاتا ہو آکر جو کہیں پڑا پہرتا ہے
بر کس تیرے پہ ہے مد نظر خوبان سے
دیکھ صندل نہ و نکو ای رشک کرا کر دیکہیں
سے تحمل گردن مینا سے ہے بھی گردن

روتے پہرتی ہے سیاہی ہی تیری غم کہانے پر
تخت پریونکی اوتارے مرے ویرانے پر
طرۂ زلف نہ لٹکایا کرو شانے پر
دانت پیاسے کیے عشاق تیری شانے پر
ای پری بہت چڑہا ہے تیرے دیوانے پر
اسکی پریونکی سے پڑی تیرے پلونے پر
کیا گہٹا چہائی ہے کیا روپ ہے میخانے پر
حوریں آنکہ تصدق مرے پیمانے پر

دوسرا مجھسا گرفتار بلا کون ہے ناطق
نام میرا ہے لکھا دام کے ہر دانے پر

حسرت دیدار ہے بیدا دمیں پائی ہیں مزا اور
بیمار ہوں مجھکو نہ اطبا کو دکہاو
کیجیے تشنی شربت دیدار سے ہو
دو چار ہی بوسوں لبی سے نہو بس بس بر
ہر شعلہ پہ صلح کی باتوں میں مزا لطف
ای بت نہ سہی تیری یا منہ ہزار دن
بس کیجیے بس اپنی کسی اور سے کہنا
اس بے بس میں دیر کوئی عاشق تمہارا
نالے بھی ہیں آہیں بھی ہیں فریاد و فغان

ہم جیسے ہیں اس سے کیا ہوں وفا اور
ہے درد محبت کا طبیب اور دوا اور
وہ ترش جو ہوتی ہیں تو ملتا ہے مزا اور
خاطر جو میری کی ہے تو ایجاد ہیں اور
لیکن ہے شکر یہ جانان میں اور
ممکن جو نہیں ہے تو نہیں ایک خدا اور
کچھ حسن جو باقی ہو تو ساقی ابھی لا اور
انجان خفیف و ذکی ہو تو ہے صدا اور
پر حیف ہے کہ شیوہ تسلیم و رضا اور

وہ رات ہی ہو ہم کہیں ان اور وہ پوچھیں
ای نطق ابھی باقی کوئی ارمان ہی کیا اور

دی بوسہ لب کا دیکھنہ غدار سی بگاڑ
ای شک مانو نتب تو ہی حسن عمل مین
قالو مین ای دل اچھی طرح کر لے یار کو
دیوانگی سے دست دگریبان مین ہی ملاپ
دونون مین با سبحہ و زنار بن کے رہ
ای دل تب فراق کے صدمے جو دیکھنے
قمری و سوسن مین گل و بلبل مین ایکدن
اونکو خود اپنے ناز و ادا سے کہان فراغ

تو ہی مسیح وقت نہ بیمار سے بگاڑ
ہوا اٹھنے سے اور رخ یار سے بگاڑ
ناداں بگیا ہی سے نہ اغیار سے بگاڑ
شوریدگی سو ہے شہر و دستار سے بگاڑ
کافر سے تو بگاڑ نہ دیندار سی بگاڑ
میرا ہے کیا بگاڑا ہی یار سے بگاڑ
ہوتا ہی آپکے قد و رخسار سے بگاڑ
مجہ سے بنا و نہ ہے نہ کچہ اغیار سے بگاڑ

غیر و نکو نطق خندۂ بیجا کا دے جواب
دو چار منہ بہے ہو وے تلوار سے بگاڑ

شہر ہوئی نہ کیون وہ بانئ ناز
میرے برق خیال کی شوخی
میری طاقت گھٹا کی ظلم ہے
حیلۂ شرم سے جہکائی وہ سر
ای خدا دی مجھے وہ حسن نیاز
تیغ اوٹھتی نہیں ہے قاتل سے
ہی تمہارا نیاز مند جہان

غمزہ کرتا ہی عہد ابائی ناز
اونکی جلوہ کی ہی تماشائی ناز
ہے اندیشہ تنہائی ناز
دیکھئے مجہ سی سر گرانئی ناز
ارنی ہو یہ لن ترانئی ناز
قتل کرتی ہے تالو انائی ناز
ہو مبارک یہ کامرانئی ناز

جان لے تو عنایت بیداد	خوش کرے دل تو مہربانی ناز

سب کہ بیٹھے تھی حسن تک ای نطق
ناز کیا ہون گیا وہ بانی ناز

کس ادا مین ہے دلستانی ناز	نازتانی مگر ہوتا ہے نے ناز
چشم و ابرو کا جوڑ توڑ ہی خوب	غمزہ انگیز یہ وہ بانی ناز
جان نے تیری باڑہ دی ہے	عاشقون پر ہے تیغرانی ناز
ستم و جور کے پیام و سلام	آنے جانے لگے زبانی ناز
کہ رہا ہے کہ دم بھر رہا ہے	یہ مرے پر ہے بدگمانی ناز
کج ادائی کے یہ ستم ابواے	داد ریغا وہ مہربانی ناز
او بطالتی سے زور کرین	نہ سنین طعنۂ گرانی ناز
ہوگئی اب شب شباب سحر	چھوڑ دین آپ قصہ خوانی ناز

نطق مجھکو نیاز مند کہا
ای مین قربان قدردانی ناز

کیون نہو زور حکمرانی ناز	ہے جوانی مین اب جوانی ناز
گلشن دیدہ و بہار نگاہ	جلوہ حسن و گل فشانی ناز
کار کنی کے اپنے تدبیرین	سن چکا ہون مین سب بانی ناز
دیدہ تا دل ہوا ایک جولانگاہ	واہ وا رنی سبک عنانی ناز
کیسے کیسے جوان دے سٹکے	نازکی پر یہ پہلو انے ناز
حسن فتنہ کی ہین بہارین یہ	چمن رہا ہون گل خزانی ناز

ناتوانونکو یار نے پوچھا
الحمد اللہ کلام کبر ختم

ای خوش از زندہ یہ گوارئی ناز
ہوش اوڑی سن کی لن ترانی

وہ پیر جو اوڑ چلا اسے نطق
ہے یہ انداز پریشانی نازہ

مری سی حسن پرست آنکھہ ہے کسی کی پاس
حیای یار کی شوخی حسن ہے
قضا الحمد سے اجازت جو دی نکلنے کے
نہیں ہے عارض پرنور کے قریب وہ زلف
بہشت نقد و امید بہشت رندونکو
اوس انجمن مین جہپی بیٹہے تہی جو مت آئے
نہیں قریب ہین سرخ سرخ رخسار کے
ہین پہلے بیٹہہ چکا اب جو آئی بیٹہے الگ
زوال حسن ہین کیا اونکو تم دکہاتی ہے

گئی ہے شکل مین شیشے کی آرسی کی پاس
کہون تو سچ ہی کہ شیطان ہے ولی کی پاس
تو تعزیت کی لئے جاؤن بیکسی کی پاس
سیاہ دیو کا یہ سایہ ہے پری کی پاس
رہا عذاب جہنم سو شیخ جی کے پاس
یہ جی مین آئی کہ چل بیٹہئے اوسکی پاس
نہال قد ہین دو پہول ہین کلی کی پاس
یہ کیا جو آئی سو بیٹہے وہ آپ ہی کی پاس
پڑے ہوئے ہین جو دو چار دل کسی کی پاس

وہ نطق خستہ ہو دیکہہ اوتغافل کیش
مرا پڑا ہے کوئی شب سے اس گلی کی پاس

جو وہ آسکے ہون چارہ فرمای غش
جو وہ زلف کرتی مداوای غش
عدو کا کرو تم مداوا ے غش
یہان اوسکے جلوے نے اوٹہین صفین

نہ ہوش آئی پائے کہ پہر آے غش
تو ہو تا دباغ اونکو سودائے غش
مجہے رشک سے کیون نہ آجائی غش
کرے کون کسکا تماشاے غش

شب غم کوئی تشکل آرام ہو
نہیں نیند آتی تو آجائے غش

صبا جب کہ اوس گل کی بو لائی لائے
ہزاروں ہی غش پر ہمیں آئے غش

سمجھ بوجھ کر گھر میں اولٹو نقاب
نہ دیوار و در کو کہیں آئے غش

ہمیں فرق ہے دیکھا کا یا انجمن
پڑے ہیں ترے حیرتی کھائے غش

تڑپتے تڑپتے تو بسمل ہو گیا
ذرا دم میں لے لوں جو آجائے غش

مرا سر ہوا اور نکلا زانو ہو پھر
میں اس غش کے قربان پھر آئے غش

تری لف سنتے اگر لخلخہ
تو ہشیار کرنے تمنائے غش

نہ جو مرگ عاشق کو غش میں گئے
بھلا او سکو کیا میری پروا ئے غش

بہر شکل محروم رکھیں نصیب
اوٹھے پردہ تو پردہ بن جائے غش

شب غم میں شامت سے تقدیر کے
جو آئی نطق نیند آئی ہو جائے غش

گھڑی گھڑی کا جو تمکو نہیں تقاضا خوش
تو بوسہ گل کا جو باقی ہے دو نہ ہو نا خوش

ہنوز گمی عارض نگین کا ہی نظارا خوش
چمن کی سیر بہشت ہے یہ تماشا خوش

خراب نشہ ہے ہم اور بخیر دونوں ہیں
جو یار ایک سے خوش ہی تو دوسرا نا خوش

برنگ شیشہ و ساغر مثال برق و سحاب
کسیکو آتا ہے رونا کسیکو ہنسا خوش

میں درد مند نہ ساغر نہ شیشہ صہبا
نہ زخم سان مرا رونا ہی خوش ہنسنا خوش

کسی طرح نہیں بہاتی ہی غیر کی شرکت
بہار وصل صنم کی ہی سیر تنہا خوش

گھٹا سے برق تو گلشن سے گل نکلتی ہیں
کسی حسین کو آتا نہیں ہے پردا خوش

یہ کس سوار سمند ادا کے آمد ہے
جو میری خاک سے رقصان اوٹھا بگولا خوش

نہ کہکشان ہی خوب وصل ہی لب خنداں | ہنسی سے دانت نکالی ہے ہر ستارا خوش
خدا کی دین میں مہمان کو سمجھتا ہون | نہ پوچھو آمد محرم سے ہوا ہون کتنا خوش
برا نہیں کوئی نیرنگ اوسکی قدرت کا | ہر ایک رنگ تماشا ہے ہر تماشا خوش

فراق میں نہیں ای نطق جی نہیں لگتا
نہ باغ خوش نہ بیابان خوش نہ دریا خوش

ای دل تجھی بیداد مبارک تو ہوا خاص | یعنی ہے کرم عام وہان مجھ پہ جفا خاص
بس ایک میں ہی رشک کا مارا نہ گیا خاص | ہو آئی وہان عید کے دن عام تماشی خاص
ای بت تجھی خالق نے حسینوں میں کیا خاص | تیرے لیے ایجاد کئی ناز و ادا خاص
جو چاہیں بلائیں مجھے نا فہم اطبا | لیکن ہے مری تربت دیدار دوا خاص
بلبل کو اوڑاتی ہے تو بیجا نہیں کرتی | اترائے کیون گل کے تو ہمدم ہے صبا خاص
نادان عدو ہی کرم عام سے خوش ہو | میں خاص ہون اس واسطے مجھ پر ہے جفا خاص
نازل ہیں عیش و خوشی کے لیے اور بلائیں | میرے لیے اور تری گیسو کی بلا خاص
اُس نخلی نرمی کا وہ جوہر نہیں تجھ میں | ہے ساتھ لطافت کی او بے مہر صفا خاص
آتی ہی نہیں وہ کہ نکالا تجھے گھر سے | مجھ کو تو شکایت نہیں مجھ سے ہے گلا خاص
گالی مجھے دیکر وہ دیا کرتے ہیں بوسہ | یہ میرے لیے بدمزگی کا ہے مزا خاص
غمزے میں یہ شوخی یہ شوخی میں کرشمہ | رکھتی ہے لگاوٹ تری آنکھوں کی حیا خاص
صدقے تجھی میں ہی اور حسینوں نے بھی پائی | پیدا ہوئی تیری ہی لیئے ناز و ادا خاص
ہان جلوہ ادھر بھی کوئی او برق تجلی | موسی ہی نہیں ہیں ترے مشتاق لقا خاص
جو طالبون پر ہو ستم وہ نہو مجھ پہ | میں خاص ہون ان میں کے لیے لازم ہے جفا خاص

زبان بند

انداز سخن نطق سے پایا ہے نرالا
ہے اوسکی لٹی شاہد معنی کی ادا خاص

فی

حسن جاہیے بجھا ہے چراغ عارض | اب یہ اندھیر ہے کہ گل ہوگئے داغ عارض
حسن فتنہ کی ہین نقش کف پا ہر داغ | خینہ تلے جو نظر آتی ہین داغ عارض
وصل کی رات ہی لو سونہی نہ فرصت ہو گئے | اب کہو دور وہ ایام فراغ عارض
ہین تو کہتا نہین بخیر و نکو دئے ہین بو سے | کہ رہے ہین تری منھ پر تری داغ عارض
ہے یہ چار و ہیم جو دو برس کی سن ہین | ہے بجا اب جو فلک پر ہو دماغ عارض
وصف رخ ہین جو غزلخوان ہین تو وہ کہتے ہین | کیا چہکتا ہے عزا بلبل باغ عارض
شرم سے رات وہ تکیے مین چھپا یا ایسا | نہ ملا مثل وہ ہمکو سراغ عارض
اللہ اللہ ہے کیا سبزہ خط کا عالم | واہ وا خوب ہی سرسبز ہے باغ عارض
وہی اتنک ہی چمکا واہ رے تیرا روغن | صبح پیری ہی ہوا گل نہ چراغ عارض
اس سیہ رو کی چمکتی ہوئی قسمت دیکھو | ہند و خال بنا چشم و چراغ عارض

عاشقانہ ترا ہی وجہ سین نطق کلام
تو کسی کا ہی مگر بلبل باغ عارض

یارب وہ دن بھی ہو کوئی لائی او و مہر خط | نزدیک ہی کمر سے تجھے دے کمر سے خط
رونا اب سنا کیا جو لامٹ گئی حروف | ست شوق مین لکھا یا تھا کیون چشم تر سے خط
صیدی بہت ہین کوئی کبوتر کو بندلی | ڈرتا ہون چین بجا ہی کہین جانور سے خط
تھا کاٹ ذو الفقار کا اعجاز حسن تک | ابتو پڑی شباب کی تیغ نظر سے خط
بھیجا ہی اوسنے باندہ کی نامہ پتنگ سی | آو ترا مجھے صحیفہ صفت عرش سے خط

تصویر اوسکی اور یہ آلات خیر ہے
رنگینیان دکھائین قضا نے شفق کی
دل جن ان میں اپنے دل سے ہین کیا کیا شوق
ٹکڑا سا چاند نکلا ہے یہ کیا تیرے ہاتھ مین
آمد ہے اوسکی آمد مضمون فرخ کی
وہ خط رخ ہے کاتب قدرت کے ہاتھ کا

بہزاد و مو قلم کا کلا لو کرے خطا
لاختم تر کا ہمین اور ہمین خون جگر سے خط
شوقیہ اونکو لکھتے ہین کس دہر سے خط
قاصد تو لا یا کیا مرے رشک قمر سے خط
لاتا ہے نامہ بر بت فرخ گہر سے خط
نکلے نہ ایسا کلک و بنان بشر سے خط

عنوان ہے کہ نام کا مضمون شعر کا
بہرسو مین نطق آج لکھا یا وہ جسکے خط

ان اداؤن مین بہار رہی کیا خاک لحاظ
کردیا مست اوسے تاثیر ہوائی لیے
اتنی کاوش سے بناتا نہ لو رکتا کیون ہے
مرتے جب ہی حسرت مین کبھی یا جو صبا
یون ہین جو باہی تو روش کی ذرا محفل سے
تجھکو بیداد مین افلاک بناتین استاد
اچھی تعلیم تجھے ناز و ادا نے دی ہے
پردہ کعبہ کا اوٹھا زاہدوں کو عید ہوئے
یار سرمست شباب اور ہمین مست ہوش
ضبط کر ضبط کا موقع ہے تڑپنا کیسا
شوق کیا دیہا ہمین گھڑی ہی نہ رلائے

بیحیا شرم ہے سرکار کی بیباکی لحاظ
باغ مین لوٹ گیا ہمسے تماشا کی لحاظ
گیسوئے یار کا ارکیا دل صد چاک لحاظ
دامن یار کا پھر خاک کرے خاک لحاظ
دوست دشمن کا ہے دیدہ نمناک لحاظ
تیرا میخ کرے اے بت سفاک لحاظ
آنکھ مین شرم نہ دل مین بت بیباک لحاظ
کیون رخ پاک سے کرتی ہی نگہ پاک لحاظ
جبکہ شعبدہ بازی [illegible] تو ان سے خاک لحاظ
دامن [illegible] کا کرا [illegible] لحاظ
دیکھیو کے کوئی کرتا ہے بیباک لحاظ

آپ انصاف کرین نطق کہ کیا اسمین گناہ
پاس خلوت مین بٹھاؤ تو کری پاس لحاظ

رخ ترا شمع اور گردن شمع
تیرا گیسو ہے ایک اندھیری رات
تیرے شانے ہین دو نون صاف کنول
تیرا ہر ایک ناخن ایک چراغ
تیرا جلوہ ہے دل کا چشم و چراغ
تیرا ہر نقش پا ہی ایک چراغ

بازو و ساق دو نون روشن شمع
تیرا چہرہ ہے ایک روشن شمع
تیری بازو ہین دو نون روشن شمع
تیری ہر اونگلی ایک روشن شمع
تیرا رخ آنکھ کو ہی روشن شمع
تیری ہر فندق ایک روشن شمع

نور کی لکھ اب ایک اور غزل
فکر تیری ہی نطق روشن شمع

تو سراپا ہی روشن ہے
خط سے جاتا رہا فروغ جمال
لاگ پروانو سے لگاؤ کی ہے
دل کی صورت جلی تو بجھ نسکے
تم ساعت دلفریب بزم مین آے
روشنی ہے یہ کسکی آنے کے
آگے کانپے کی جل رہا ہے چراغ

ایک شب میری بزم کی ان شمع
بجھ گئی آکے زیر دامن شمع
دوستی سے بنی ہے دشمن شمع
بلکہ ہیونگی صبا کا دامن شمع
کیون پتنگو نسے ہو نہ بدظن شمع
گل بنے ہین میان گلشن شمع
زلف کی پاس رخ ہے روشن شمع

صبح کو داغ تھی پتنگ سے نطق
رات سارا لٹا کی جوبن شمع

وہ بام پر آئے ہیں لگا دو آتش
ہا کیا ہجر کی شب خون مجھے سودا مرغ
ہی ہمہ تن نالہ و فغان شوق نہان میں
کمبخت نے یوں شور مچایا ہی سے
یوں چھپائیں رخ یار کو دن تاک ہاتے
جیتی شب وصل پہر رات رہے سے
بیتابی دل ہی مری یوں لب ضعیف
ای موج صبا صبح کی پہلی تو چھری ہے
ہی نوش شب وصل کو ہو لطف زیادہ
کیا مر گیا ہوں شب فرقت ہی دل کر
آئی لہو دل وصل کی اب بات ہی چھوٹی
وہ گرم ہی رہی وادی وحشت کی ہوا ہی

لی اونچی [illegible] مرغ
وہ رات کی سحر میں [illegible] مرغ
ہنگام سحر [illegible] مرغ
کیا شام شب وصل [illegible] مرغ
ہو سوکے ہیں جیسے سوتی [illegible] مرغ
تا چاشت [illegible] بال مرغ
ہو دام میں جیسے [illegible] بے اثر مرغ
گردن سی جدا [illegible] شب وصلت میں سحر مرغ
ساقی جو لگا لائی کباب جگر مرغ
اب تک نہ صدا آئی کوئی لائی خبر مرغ
یوں تیر لگا تا کہ اڑ جائے سر مرغ
جل جائیں پر و بال اگر ہو گذر مرغ

اب وصل کی ٹھہری ہی یہاں رات دن ہی [illegible]
کچھ خوف موذن ہے نہ ہمکو خطر مرغ

نا ربیع ادھر ہی [illegible] شکنجا ہی [illegible] زلف
شیشے [illegible] میں کہوں کیا تجھے رخ [illegible] زلف
پہلے عارض کو چراغ پہ بٹھا [illegible]
خم بخم ہی ہمہ تن اور شکستہ [illegible]
بال بلتی ہیں تو وہ اور بھی بل کھاتی ہی

غرض اپنی ہی سرمایہ سودا ہی وہ زلف
قبلہ کعبے وہ رخ کعبے کا پردا ہی وہ زلف
تب کہوں دود چراغ پہ بیٹھا ہی وہ زلف
مجھ سیہ بخت کا گویا کہ سراپا ہے وہ زلف
تو سمجھ وا دا سکے لیے کوڑا ہی وہ زلف

شاخ سنبل کی لٹک آتی ہی گویا نظر
ایسی ہر بال سے ہی سلسلہ جنبان جنون
بار بار آپکی بلائین جو لیا کرتی ہے
حشر میں خوش ہون سینہ [illegible]
عیش ازین قیس تھا شیفتہ لیلی [illegible]
دل مرا کوچہ گیسو سے کہاں بھاگ سکا
لاکھ نقشون میں ہی [illegible] نقشہ [illegible]
جسکا افسون [illegible] کوئی وہ [illegible]
عقدہ در عقدہ وہی ہر عقدہ [illegible] لا ینحل

یا مثل [illegible]
اپنی ہر پیچ [illegible]
ہو بہو نقش محبوب کی [illegible]
چاہتا ہون کہ میں [illegible]
جسکی مجنون ہیں [illegible]
حلقے [illegible]
لاکھ [illegible]
جسکا [illegible]
نسخہ حسن میں [illegible]

لشکر ناز و ادا کا ہے علم قامت
اوس علم کی لیئی ای نطق پھریری [illegible]

لاکھوں پردے میں گشتہ تیغ جفای معشوق
تیغ نگاہ و خنجر مژگان سے دیکھیے
ملتے نہیں ہیں عشق مفلس سے سیم تن
نالی سے شور عالم بالا میں پڑ گیا
کتنے مریض مر گئے کتنے ہیں جان بلب
کیونکہ چلا ہی جانب گرداب ناف یار
تہمت ہی بات بات میں وہ زمانہ ہی
ہمت سے جھیلتی ہیں بہت سہل سختیاں

ظالم تری نگہ [illegible]
کس کے [illegible] اوتارتا [illegible]
ہتی جو کچھ جٹی ہو تو نے کیسا [illegible]
افراشتہ ہوا علم [illegible]
جل او مسیح [illegible]
کشتی دل ڈوبی [illegible] گیا [illegible]
عاشق مثال قفل ہیں اپنا چھپا ہی عشق
تن پر ہمارے پہول ہیں سنگ جفای عشق

یہ کلیوں کہ رنگے وفا تو یہ سمجھے	میری بقا تلک آپ سمجھیے بقای عشق
نادان نہیں جو دل سے نگلگو کے شوق میں	چہکا تا ہی بلبل خوشین نوای عشق
جو فضیحت کا واویلا ہی ہوئی ہو کود	جیدا حسن جمیل آپ ہی وفای عشق

کیا جانیں سلطی عمر کوئی کہا ہی سطر
ہم تو ہیں تازہ وارد صحرای عشق

جب تجھ سے ہے برابر چاک	دل جو اندر تو سینہ باہر چاک
تب گریبان ہم بھی پھاڑینگے	ہوگا جب دامن گل تر چاک
پاس ناموس سے ثابت جیب	مثل غنچہ ہے دل سراسر چاک
دلمیں ہر ایک کی پاس ہی داغ	اور یہ دل تیغ کے برابر چاک
بے اثر ہے جو نالۂ بلبل	کیوں نہ پھر دامن گل تر چاک
دے خدا دشکو دل خرخر	اور دل کا ذرا نہو ہر چاک
ایک دن تیری پردہ در ہوگا	پردہ در کا جو ہے سب چاک
تیرا ... بغل کو پڑا ہے	نے پڑے ہے خط تمہاری کر چاک
جان کو جب ادہ فنا اٹھا	خنجر غم کا تھا جو دل پر چاک
میرا سینہ بنا ترے چلمن	بسکہ ہیں چاک کے برابر چاک
ای جنون کیا قبا کو پھاڑا ہی	ہر کلی میں ہیں ساتھ نشتر چاک
تجھکو دیوانہ یہ بھی جان گئے	عکس سے ہی ہیں قبا کے بھیر چاک
دیکھکر ربط شانہ و گیسو	رشک سے دل ہوا سراسر چاک
نامہ بر تجھ سی سنکے صاف جواب	مثل خط دل ہے سراسر چاک

تیری اشعار خوش آئی ہمین
نطق دیوان یک قلم کر چاک

آ گئے تھے جو وہ قسمت سے فنا ہونے تک
آ رہا آنکھ مین دم آنکھ کے وا ہونے تک

رونق شمع سوا ہے کہ فروغ مہتاب
بس ہے اے یار تری جلوہ نما ہونے تک

تازہ انداز سے کردیگی مرا کام تمام
مین ستمگر نہین ہنسنے کا جفا ہونے تک

خون جب تک کہ ہو دل گشتہ مین
دیکھین کیا رنگ ہوا ان مین بیٹھا ہوا آنے تک

نکہت یار صبا لائی تو ہے گلشن مین
بوی گل آتے ہی ہوا ہونے تک

وعدہ یہ وصل کا ان جھوٹھین سچ سمجھو
پر دو قائم کرے اوسکی وفا ہونے تک

تم تو کوئی دقیقہ نہ ستم مین چھوڑو
ہم بھی جھیلینگے مین فرقت مین فنا ہونے تک

غم فرقت جو ہی تقدیر مین بیحد و حساب
دیکھون کیا بار جنون کی فنا ہونے تک

مجھکو لیجاینگے کیون نار جہنم مین گناہ
کیا ندامت نہ سمجھ لیگی سزا ہونے تک

گور پر یار کہ خاطر سے برا ہی لائی تو لائے
ہم نہ ہونگے اثر آہ رسا ہونے تک

چھوڑ دی قید تعلق کہ شگفتہ دل ہو
غنچہ گل ہے تو غنچہ چاک قبا ہونے تک

رات گلشن تھا رخ یار فروغ مے سے
جلوے ہر رنگ کے تھے ہوش و حیا ہونے تک

ستم و جور و جفا نطق سہی جا تو ہم
آزمانے کو نہین سرگرم وفا ہونے تک

دیکھکر ایک شگفتہ گل کا رنگ
پھر نہ سنبھلا یہ دل جو اڑایا رنگ

دیکھ عارض ذرا اگلون کا رنگ
جلوے بیرنگ کے ہین یکتا رنگ

سمجھے بیرنگ اپنا دیکھا رنگ
باغ جا کر دکھائے صد کا رنگ

[illegible]

طرہ زلفیں تری ہیں قند شمشاد	بوی گل تن میں تن میں گل کا رنگ
غازہ رخ پر لگو یان ہو ہو نیر	سب چھپاتی ہیں اپنا اپنا رنگ
کیا عجب ہو ہیں جو اوڑ جائی	ای صبا ہی گلو نکا کچا رنگ
گل حسینوں سے تیری آن الگ	سب سے نقشہ جدا نرالا رنگ
کیا کھلا کالی کالی زلفوں میں	چاند سے مکھڑے کا گورا گورا رنگ
اونسے جلسے کی کچھ تو ہو تقریب	شیشے جو سہرے کا جما یا رنگ
غیر ممکن نظارہ شوخی سے	تیرے رخسار کا ہی پردا رنگ
نبجے دیوانے موسم گل میں	اونسے لائی ہیں ہم ہی کیا کیا رنگ
واہ ری تازگی و شادابی	ٹپکا پڑتا ہے رخ سے گویا رنگ

قطعہ

ست جلوی ہیں اوسکی قدرت کے	واہ کیا گل کھلی ہیں ہر یکا رنگ
ایک سے ایک کی نرالی بو	ایک سے ایک کا تماشا رنگ
گل کو بھی دیکھ بھال لیتا ہوں	کچھ کچھ اونسے ہے ملتا جلتا رنگ

لکھکے لایا یہ اچھی رنگیں شعر
نطق نے پھولونکا نچوڑا رنگ

یہ رونا نہیں مسکرانے کے قابل	مرا حال ہے رحم لانے کی قابل
نہیں بیکسی سے ستانی کے قابل	ترحم کرو ہوں ترس کھانی کی قابل
کبھی تھے وہاں آنے جانے کی قابل	نہیں شعر ہم یاد آنے کے قابل
دل سے ہے اوبکی جوانی کا امیا	بہار آئی ہے رنگ لانے کی قابل

[illegible]

[illegible]

[illegible]	یہ ... نہ تھے سمجھانے کے قابل
[illegible]	[illegible] اوٹھانے کے قابل
[illegible]	[illegible] کے قابل
[illegible]	[illegible] اوٹھانے کے قابل
[illegible]	غزل کہہ کی لایا ہوں گانے کے قابل
[illegible]	[illegible] کے قابل
[illegible]	کہ یہ بھی ہے ... سنانے کے قابل
[illegible]	کرو ذکر ... نہیں گنگنانے کے قابل
[illegible]	میں ہر حال میں ہوں ستانے کی قابل
[illegible]	نہیں ... کی قابل
[illegible]	نہیں ... کے قابل
[illegible]	[illegible] کے قابل
[illegible]	[illegible] کے قابل
وہاں ہی قلق ... پڑا اتنا	کہ میں بھی ہوں آنے جانے کے قابل

نہ لے ہی لیا ... بوسہ دیکھا
یہ تھا ہی نہیں ... لگانے کی قابل

الفت میں ہی تیری مضطر جان مضطر دل
یوں شیشہ کی پردے میں پردہ در دل
کیا اوسکی نزاکت ہی میں ... [illegible]

چاہی ... کوئی کیوں ... [illegible]
پردے میں کوئی جا ... [illegible]
اوسکو نہیں تاب ... [illegible]

[illegible]

بیدلی تھی تسکین نگراں شدت کو [illegible]
وہ درد جو تھا خون ہجو پی ہو یا تھا
ای حیرت [illegible] دیکھی [illegible]
پہچان تیری مینے سے پہچان گئے لوگ
[illegible] داغ نے [illegible]
[illegible]

[illegible] دل
اشک [illegible] دل
دل گیا [illegible] دل
انداز تغافل [illegible] پردہ دل
کوئی ہوا وقت پڑی [illegible] دل
[illegible]

پھر تھا ہوا ای دل [illegible] گیا تو
درد اسکو [illegible]
[illegible]
اوسکا [illegible]
بیتابی دریا کا طلسمات [illegible]
لطف ستم [illegible]

[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل
[illegible] دل

[illegible] دل

لیا انہی [illegible] نہیں ہیں ہم
[illegible] نہیں ہیں ہم

[illegible]

کوچے میں کیوں پڑے ہیں [illegible]
رونے پہ اپنی کس لیے [illegible] ہوا
پھرتے ہیں گرد شہر کے قربان [illegible]
کیوں دیکھ کر حسینوں کو [illegible]
احباب عشق میں [illegible] گئے ہیں
کہتا ہیں کس لیے دل بریان کی [illegible] کباب
لی بھی چلی جنون ہمیں صحرا کو شہر سے
اہل فنا ہیں اصل ذات خدای پاک
کہئے جو اوسسے پردہ اٹھ تو کہتی ہیں
رہ دور اپنے آہ سے مسلا بچا بے تو
چاہیں تو چھوڑ دیں یہ ابھی اختیار ہے
[illegible] کھو کے آپکو پایا نہ یار کو
بیمار بد مزاج لب جان [illegible] ہیں
کیا وجہ دم بدم جو تغیر ہے شکل کو
چھوٹیں کہیں جفا سے بھی آپ [illegible]
عاشق ہیں پر نفاق نہیں عاشقوں کی شکل
ہم تیرہ بخت داغ جگر ہو گئی قفس کے
ہمکو ہو نگی لیس میں اس بیکسی سے کیا
اوس بت کی یاد میں یہ فراموشیان ہیں

دیوانہ کا حضور کی سا یا نہیں ہیں ہم
کچھ ابر نوبہار کا چھینٹا نہیں ہیں ہم
کیا اور ہیں جو شمع کا پتلا نہیں ہیں ہم
اسے شیخ جی بشر ہیں فرشتا نہیں ہیں ہم
آلودہ [illegible] نہیں ہیں ہم
[illegible] گلشن [illegible] نہیں ہیں ہم
[illegible] کوئی لیلی [illegible] نہیں ہیں ہم
کچھ بھی نہیں ہیں جنکو تو کیا کیا نہیں ہیں ہم
کیا وجہ منہ دکھاتے تماشا نہیں ہیں ہم
ای گل نسیم صبح کا جھونکا نہیں ہیں ہم
غنچہ کی سی چڑھی ہوئی [illegible] شیدا نہیں ہیں ہم
حیران ہیں پر آئینہ اونکا نہیں ہیں ہم
مشت [illegible] مسیحا نہیں ہیں ہم
ای غم بشر ہیں کوئی ہیولا نہیں ہیں ہم
مدت کی رسم وراہ ہی شیدا نہیں ہیں ہم
ای [illegible] تیری طرح خود آرا نہیں ہیں ہم
کچھ خال دلکش رخ لیلی نہیں ہیں ہم
کیا تیری بندگی یار خدا یا نہیں ہیں ہم
یہ بھی خبر نہیں ہمیں ہیں یا نہیں ہیں ہم

کیوں ان میں کہر گیا ہی ہوا جی [illegible]
بتخانہ ہم نہیں ہیں کلیسا نہیں ہیں ہم

جیسے ہوئے ہیں جبہ سے شگفتہ [illegible]
سمجھے ہیں گویا نہیں ہیں ہم

اے نطق کیوں ہر ایک کے دلکو ہوں ناگوار
زخم جفا و داغ تمنا نہیں ہیں ہم

دی حکم شاہ حسن کو ہوں باریاب ہم
سیکھے ہیں ضبط سے تری محفل کا داب ہم

مفلس تھے کرتے دلکو کہاں تک کباب ہم
افیوں کہا کے مر گئے جب شراب ہم

پڑھو سجا کہیں سے کہیں تو رات کو
دل کو نہ روکتے جو دم اضطراب ہم

ان لوگوں میں گزر ہوا اس و نہیں مل گئے
ہر رنگ میں شریک رہے مثل آب ہم

اس دلمیں کل مطالب کونین ہیں بھرے
اپنی بغل میں کہتے ہیں طرہ کتاب ہم

کہتے ہیں ایک قفل ہے دلبستگی ہوئی
پڑھتے نہیں یا پچھوان ہی گلستاں کا باب ہم

معشوق کی قدر جانتے عاشق مزاج ہو
بلبل جو پالتی تو پلاتے گلاب ہم

[illegible] ایک [illegible] کی ہیں
کیا لکھیں [illegible] خط کا جو دیکھیں جواب ہم

نسخے کی یہ [illegible] میں سو ہے بار ہا
گردوں سے چھین لیں قدح آفتاب ہم

ہوئی ہمارے [illegible] ہم آشنا
سمجھا نہیں آئے ہیں مثل حباب ہم

[illegible] جب سے سو [illegible] کا
راتوں کو دیکھتے نہیں اس بن کا خواب ہم

نسخے میں سو جہاں [illegible] گزک
لیکر پیالہ شراب لگائیں کباب ہم

دنیا کی جستجو نے کیا نطق کیا ذلیل
اس سیوا [illegible] ہیں خراب ہم

دیکھتے ہی شعلہ [illegible] ہم
[illegible] ہیں ہم

۸۱

سحر انداز

ستدرہ بت ہیں حرم جاتے ہیں ہم
پھر وہ کس ... کہاں جاتے ہیں ہم

وصل میں تو ہجر میں تیرا خیال
... ہیں ہم

گرم جوشی اوسکی جب آتی ہے یاد
... جاتی ہیں ہم

دل وہ مشہد ہے کہ جسمین ہر گھڑی
آرزو کی ... ہیں ہم

دیکھکر اوسکے لبوں پر رنگ پان
خون لب ... پی کے رہ جاتے ہیں ہم

سوجھتا ہے کچھ تجھے اے چشم تر
تیری رونق سے بہے جاتے ہیں ہم

ملتفت پایا تھا آبیٹھے تھے پاس
نہیں تو ... اوٹھے جاتے ہیں ہم

گو نہ آیا پر ہے تسکین دل
یہ تو کہہ جاؤ ابھی آتے ہیں ہم

نزع میں ہیں قاصد اوسنے جا کہ
آئی جلدی کہ اب جاتے ہیں ہم

وہ تو خنجر دیکھنے میں محو ہے
زخم دل کے کسکو دکھلاتے ہیں ہم

ہیں یگانہ بیخودی شوق میں
سب کو بیگانے نظر آتے ہیں ہم

کاروان ریگ دشت شوق ہیں
کیا خبر ہمکو کہاں جاتے ہیں ہم

عیب ہے بوسہ طلب کرتے نہیں
... اوسکا رہ جاتے ہیں ہم

ہے شب ہجر ای دل ... ناشاد
بے قضا کے لے مرے جاتے ہیں ہم

کیا غذا ہی غم نہیں کھلتا نہیں
وہ ہی کھاتا یا اوسے کھاتے ہیں ہم

... جاتے ہیں ہم

صیاد کی سم سی سراپا ہیں ... ہم
... قفس میں بن گئی ... باغ ہم

اوس گل کی ... ہم
... چہچہے ... ہم

کرتے ہین اپنے دلکو جو ہون داغ داغ ہم
بلبل کے نالی کس سے سنے جا سکین تجھ بن
کیا بیٹھے بزم یار مین جلتے ہین شمع سو
دامان آرزو مین گل مدعا بھرے
گیسو نکو جسکی بات ہی نازک نباہ کی
تے سخت بی نصیب خرابات وہ ہین
ای ورد کیا سنا مین تجھے ماجرای غم
سب غم غلط کرینگے جوانان باغ کا
زخم جگر کو دینگے گل تر کے التیام

غنچے کے لیئے بناتے ہین یہ خانہ باغ ہم
[illegible] نہین ہین خندہ گل کا دماغ ہم
ہین شمع وصل عدو کی چراغ ہم
ای گل تری وصال مین ہین باغ باغ ہم
نازک مزاج یار ہی نازک دماغ ہم
مثل حباب لیگئے خالی ایاغ ہم
ای سوز کیا دکھائین تجھی دل کی داغ ہم
اوس گلکو لیچلی ہین پئے سیر باغ ہم
لالہ کی دلکا آج مٹائینگی داغ ہم

یہ داغ دل ہین نقش قدم تیشہ رفتہ کے
لیتے ہین لطف انہین سی اب اسکا سراغ ہم

ناز وکرشمہ وادا — حسن و جمال کیا نہین
ناز کی ادائین کین — ظلم کیئے جفائین کین
عشق مین تقف بیکسی — اس قدر ای خدا نکر
اب تو عبث ہی بدگمان — شاد ہو یا ہی جفا
سائل بوسہ ہم نہین — طالب دید ہین فقط
آنی کو آپ میری کیون — سمجھے ہین سعد سر برا
ستو درون کی نکر — دل ہی نہین ہے تجکو کیا
گر ہی اگر پسند ہے — بوسہ مجھکو نہ دیجیے

آپ مین خوبیان ہین سب — عیب ہے یہ وفا نہین
صاف مکر جاتے ہے — آپنے کیا کیا نہین
[illegible] کیا ہو نہین — اسکی مگر خدا نہین
نفس کو دیکھتا ہی کیا — مجھ مین تو کچھ رہا نہین
رنج سی غرض ہی کام کیا — اونکی دہن ہی ہا نہین
ہین کوئی بدخبر نہین — قہر نہین بلا نہین
خوب ہے ہا یہ جبل نجا ہی — اسمین ہی افرا نہین
نذر ہو جین ہی آپکی — دلکو مین بچا نہین

دور کیا نقاب بھی چھوڑ دیا حجاب بھی
کیوں نہ آئیں گو دلا ہو گئی یا مین تجھے

وصل کی شب تھے چھپا ان پردہ کوئی
جذب بھی کی اثر نہیں آہ بھی نارسا نہیں

رہتی ہی اوس سے چھیڑ چھاڑ
اسکے بغیر عشق میں نطق ذرا مزا نہیں

شکوہ ہی بس نصیب سے یار کا کچھ گلا نہیں
سیر گھر ادہر یہ قدم شان خدا ہی بس صنم
باد بھی ہی گشا بھی ہی باغ بھی ہی ہوا بھی ہی
دیکھئی آپ کا خرام ساتھ ہماری لوٹتا
جیت دلکو کیا وداع روکی گردن کہ پھینکیا
انکھوں کی نہی مہربان تو بھی جلکو ہراسان
رات تمام وصل کی ختم نہیں ہوئی ابھی
ہو نہ عبث خفا صنم کہتے ہیں یہ خدا سے ہم

زلف کی آہ بھی ہی کیا ماتھی بھی
نقش ذرا نہیں مجھے آپکی نقش ثنا نہیں
مجھی یار کے بغیر لطف نہیں ذرا نہیں
لیک پھر سے پھر
کوئی بھی مہمان کو
ایسی پڑی ہی بات ہی ان نہیں ذرا
ہوتی ہی بات صبح کہدی
شکوہ طالع و شرم آپکا کچھ گلا نہیں

نطق یہ سب گلا و ہین اُنکی ہین بس بجا و ہین
مانی یا نہ مانئے وہ مگر آپ کا نہیں

دل مضطر بھی ابھی تھا سو کر دیکھتی ہین
تجھکو بیتاب ابھی تک ہم دیکھتے ہین
ہم بغل مین تجھے ابھی تک تمکو دیکھتے ہین
ہے ترے ایک نہو نی سے پھر اگر خالی
ہائی شوق تو علا تھا وہ کبھی تکلو جہان

مر کے شاید تجھے تسکین ہو مر دیکھتے ہین
اپنی بیتابی دل کا کچھ اثر دیکھتے ہین
اپنے قسمت ہی کہاں خواب مگر دیکھتے ہین
عالم ہو نظر آتا ہی جدھر دیکھتے ہین
روز جا جاکی ادھر اہ گذر دیکھتے ہین

تیغ وہ کھینچے ہے حال کھلا جاتا ہے
کون ہیں سینہ سپر کون سپر دیکھتے ہیں

گو نہیں تو کوئی اپنا نہ پرایا یارب
ملکیسی ہی نظر آتی ہے جدہر دیکھتے ہیں

پاس بھی آ اوٹھ سکے وہ نہ بیٹھیں گے اتنے جذبہ دل
اثر اتنا تو ہوا ہی کہ ادہر دیکھتے ہیں

سر سری تھی نظر آتے ہیں یہ سمجھا
کچھ تو ہی تب تو غایت ادہر دیکھتے ہیں

تیر دو بیٹھے ہیں یا کہ نظر ڈالتے ہیں
ٹوٹ جاتی ہیں ہزاروں جدہر دیکھتے ہیں

کل کسی حور کا زانو تھا بجائے بالش
آج پھر بھی نہیں ہم نہ سپر دیکھتے ہیں

آہ یہ ذرہ سیہ اندھیری راتیں
تو دکھاتا ہے ہم ای رشک قمر دیکھتے ہیں

اگر التفات نہیں اونکو تو عداوت ہی سہی
کچھ کچھ اپنی محبت کا اثر دیکھتے ہیں

اف ری گرمی تپ ہجر کہ احباب طبیب
انگلیاں پھونکتے ہیں نبض اگر دیکھتے ہیں

گھبریاں نبض ہیں آنکھیں مجھے دکھلاتی ہیں
ہاتھی ان دیکھتے ہیں جب وہ ادہر دیکھتے ہیں

بار گوہر کے سپر سی ہیں وہ کان میں در
رات سے آہ کا کچھ تو اثر دیکھتے ہیں

ہم تو بیتو اسکے حمایل لئے آتے ہیں مگر
کیسے یہ بوجھ اوٹھاتی ہے کمر دیکھتے ہیں

التفات اونکو نہیں ہے جو بقول اعدا
نطق پھر کیوں وہ کن انکھیوں سے ادہر دیکھتے ہیں

ناز و خود بینی و نخوت کا میں بھی بانی ہوں
روبرو حسن کی آئینہ حیرانی ہوں

جسم ہے جسکے نہیں ہیں وہ بشر جانی ہوں
لاغر و زار ہوں ہر سجدہ کہ روحانی ہوں

موج غم توڑ چکے لنگر خودداری کو
ڈوبونگا جاکے کہاں کشتی طوفانی ہوں

زلف لیلی ہوں نہ کچھ ہوش و حواس مجنون
ای جنون کس لیئے پھر وقف پریشانی ہوں

بلبل مست چہکتی ہے چمن میں گویا
کوچہ یار میں محو غزلخوانی ہوں

سے نہیں وضع زمانہ ہے عجب کیا اسکا
حبشی زادہ کبھی یوسف کنعانی ہون

گلہ کیا گر کبھی کوئی کون توجہ فرمائے
درد سر کا ہون سبب قصۂ طولانی ہون

کسے نیک و بد دہر سے ہون چین بجبین
جلکہ دانا ہی رموز خط پیشانی ہون

دن بہر آئینہ دکہاتا ہون عروس غمکو
رات بہر شانہ کش زلف پریشانی ہون

پیر کنعان ہون میں صاحب جو مہ کنعان ہین
حسن میں آپ ہین عشق میں لاثانی ہون

ہی تماشا گہ خوبی جو سراپا وہ شوخ
ہمہ تن میں بھی زیارتگہ حیرانی ہون

پست طالع ہین جو ہی صدر نشینی میں مرے
زیر پا مثل گل مسند سلطانی ہون

مجھکو اول سے فنا مد نظر ہی ای لطف
ہر گھڑی میں ہمہ تن دیدۂ قربانی ہون

دم بھی آئے نہ جو دہر سے منہ اگر کرین
دنیا ہماری نالی ادہر سے ادہر کرین

واحسرتا رقیب ترے گہر میں گھر کرین
ہم بام و در کے سمت بحسرت نظر کرین

کہدے کوئی بتوں سے نہ ظلم اس قدر کرین
تجہ پر نہ رحم کہائیں خدا کا تو ڈر کرین

بتخانہ کیا مکان ہے ہم ہٹ اگر کرین
کعبہ ہی ہو تو پہر کے نہ پہر مونہہ ادہر کرین

جاتی ہین تیری کوچے سے دی مہلت اس قدر
حسرت سے ہم نگاہ بسوی بام و در کرین

یہ پاس کب اونہیں ہے عدو سے لڑائیں آنکہ
ہمکو کہان یہ تاب کہ قطع نظر کرین

باتیں بنائیں دل کی تسلی کو جہوٹ سچ
بہولے سے بہی وہ کاش ادہر کو نظر کرین

اسکے جفا سے نہ جائیں ہم اور وہ سیر کو
وہ فکر کر کہ آج ادہر سے گذر کرین

کاٹیں گلی کو تیری اگر بیٹہے ہاتہ سے
طول شب فراق کو یون مختصر کرین

نالے اگر رسا ہوں کرین بلکہ تیر کا
کوئی بہی کم نہیں ہیں جو آنسو اثر کرین

۹۶

خسرو کو دین نوید کہ فرہاد مر گیا
یہ حسن عارضی ہی جو چاہین ثبوت اب
مطلع ہی آفتاب کا سر آب و تاب کا
دستار و شملہ تاج و کلاہ ای جنون عشق
دیکہین ہو سنگساری اشجار پر بسر
عاشق ہین ہم ہی شاخ کے صدمے اوٹھائے ہین

دنیا سے عشق اوٹھا یہ ہوس کو خبر کرین
سوا اوسکے لیکر آئینہ منہ پر نظر کرین
شاخ چو ہون وہ سیر بیاض سحر کرین
ہم سر برہنہ خوب ہین کیون درد سر کرین
اولاد کی کبھی نہ تماشا ثمر کرین
بلبل کے سامنے نہ گلون پر نظر کرین

اے نطق کام پاس مین اپنا تمام ہے
جی چاہین ہم وہ چھوڑ ہی عادہ اگر کرین

تری پھبنے سی آرایش آئے زیور مین
وہ زور گردش قمر آئی ہی نئی چکر مین
پڑ رہا ہی ورد گوش زلف جانان سے
جو آج چہرے پہ قد یار کرتا ہے
وہ سوتے ہین تو دیتے سفید اور ہی ہوئے
نگاہ مست کی آنکھون مین ہو یہ کیفیت
دہان زخم جو چوسین گے تشنہ کامو کے
ترے ستم سے زمانے کو اب نجات نہین
ہوئے ہین خلق مین کیون معجزہ تبسم یار
جواب نامہ جو لایا ہی سمجھے اوڑتا ہے
تری بانکو دہن مین دیکھکر سمجھا

صفائی گوش سے دونی ہی آب گوہر مین
کہ جسکے ساتھ فلک بھی پڑا ہی چکر مین
خدا نے پایا ہے مجھکو دہان اژدر مین
لگی ہے شاخ نے کیا کوئی صنوبر مین
چھپا ہی چاند مگر چاندنی کی چادر مین
اوٹھی شراب جس طرح موج ساغر مین
تو ایک بوند نہ پانی رہیگا خنجر مین
اوٹھا ہی نوح کا طوفان آب خنجر مین
اسی سے لہر گنو ہے پیچ و تاب گوشہ مین
پری کے لگ گئے پر بازو کے کبوتر مین
کہ سرخ رنگ کی مچھلی ہے حوض کوثر مین

بین فاقہ مست ... [illegible]
ہماری ... [illegible] ... وہ ڈال
دہان ... [illegible]
ادا و ناز و کرشمہ کی کیا نمود ہین

... [illegible] ... تو نہین
... [illegible]
... [illegible]
جوان ... [illegible]

کسی سے ... [illegible] ... ظلم کی ... [illegible]
لبو سے ... [illegible]

بقول تیری اے عشق ای حسین تو نہین
گلہ ... [illegible] ... نہین
مین اتنی بات پر اب بوسہ چھوڑ دی تو ہا
کسی سے جلوہ محبت ہی یہ چوک گئے
جنون شوق مین کھینچا جاؤنگی دامن کو
کچھ اپنا حال سناتا ہون تو وہ کہتی ہین
مزا ... [illegible] ... نہین
نہین نہین ... کہتی ہین ... [illegible]
کیا تھا جل کے کل انکار اب ملو تو ملون
جو ... [illegible] ... تکلف کیا
کہین جو ہو گئی تو بدنام ہو گئی ... [illegible]
نہین جتائی حق بندگی ... محبت
بلند ہے کیا میرے فکر عالی سے

فلک ... [illegible] ... تو نہین
وہ مہمان ... [illegible] ... تو نہین
چلو لحاظ ذرا ... [illegible] ... تو نہین
... [illegible] ... تو نہین
تو بولی آپ کی ... [illegible] ... تو نہین
یہ چاہی ... [illegible] ... تو نہین
... [illegible] ... تو نہین
ادا شناس ... [illegible] ... تو نہین
... [illegible] ... تو نہین
وہ ... [illegible] ... تو نہین
رقیب ... [illegible] ... تو نہین
چلو ... [illegible] ... تو نہین
فلک سے بڑھ گئی ... [illegible] ... تو نہین

[illegible]

پھر آج لطف کا ملنا نہیں سراغ کہیں
کہاں گیا ہی ذرا دیکھنا دہن تو نہیں

میں جب جو ہوں وہ سمجھی ہیں ارمان نکلتے ہیں
ہاں یہ کہ جسم میں کچھ وسان ہی نہیں

ہی عذر دور دست نے کبھی سے
دل میں جان تو ضعف سے ارمان ہی نہیں

کافی تھا ایک بوسہ بھی مرنے سے پیشتر
اب لب لبا وہی تو کیا جان ہی نہیں

وہ بی طلب جو دی ہیں اسوقت کیا کرو
طاری ہی غشی کہ کچھ مری اوسان ہی نہیں

ہان ایک بوسے کے لیئے میں ڈھونڈھ لیا
پھر کہیئے کیا کہا تجھے ایمان ہی نہیں

ممنون بوسہ میں تو ہوں لیکن جو آپ نے
لذت اوٹھائے اوسکا کچھ احسان ہی نہیں

مرنے سے بات اور تھی مطلب کچھ ہوا
پھر جی اوٹھیں کہ یار پشیمان ہی نہیں

دم میں گھر رقیب مجھے لے گیا یہ کیا
اب سی تو اوسکی بات کوئی ہاں ہی نہیں

ای شیخ کیا وہ حور جو فرمان پذیر ہو
معشوق کی خطاب کو پہچان ہی نہیں

برق نظارہ سوز وہ رخ ہی عتاب میں
دیکھوں جو آنکھ بھر کے یہ امکان ہی نہیں

کہنے کی کچھ یہ بات کہ بالغ عزیز ہیں
ہی بات یہ کہ تجھکو مرا دھیان ہی نہیں

اوس گل کے گال ناز و نزاکت کی بھر دیئے
کیا غرض کیجیے کہ ادہر کان ہی نہیں

ضد ہو تو سو فریب سے لے آؤں راہ پہ
اسکو میں کیا کروں کہ ادہر دھیان ہی نہیں

ترک چشم نہ نطق کریگا کبھو نہ کچھ
خودرای بھی ہی حیف وہ ناکے دہان نہیں

دیکھیں گے تماشہ میان چمن آنکھیں
آنکھیں نہ نکلوائے ارباب نظر کی

ڈھونڈھیں گے تجھے پھول تو ہیں آئی گل بدن آنکھیں
در کار نہیں جلوے کے لیئے جان میں آنکھیں

٨٩

دل حاجی و زائر تھا اوسی لوٹ لیا ہے
ہین کعبۂ ابرو کی تلے راہزن آنکھین

ابرو و مژہ سے تری ثابت ہوئی یہ بات
ای ترک ہین تیر افگن و شمشیر زن آنکھین

یون محتسب شب وصل وہ شرمائی رہے ہین
دولہا سی کری جا نہ جیسے دولہن آنکھین

ابرو وہ تری شاخ مین جو شاخین نکالین
آنکھین تری ایسی کہ چرالین ہرن آنکھین

کیون ہمکو نہ دیتے نہین کیون ہوتی ہو مانع
کچھ توڑ نہ لیجائین گی سینہ فگن آنکھین

جب شوق اشارونکی تری بول اوٹھین گے
چل نکلین گے ای یار کرین گی سخن آنکھین

کیا تجھ سی شرارت ہی جب آنکھین ملین اودھر
لین لوٹ کے پلکین تو کرین پاک تن آنکھین

جب تک تری جلوی سے وہ روشن ہوئین ہین
سمجھی ہی نہین قدر رلطف جان من آنکھین

گلشن مین تجھی دیکھکے پھولے نہ سماتے
رکھتی جو گل و لالہ و سرو و سمن آنکھین

پیرویز تماشائی شیرین ہو تو دیکھے
پتھرا گئین ہوتین تری ای کوہکن آنکھین

ہی آتی ہیون بارے نہ سیلی بھی سیاہی
ہون نشۂ صہبا سے عقیق یمن آنکھین

چھلتی ہین چھلاوی کی طرح فتنۂ ... کو
لیلی کی کمان یا گئی رب ... آنکھین

آن آنکھونسے اوس شوخ کی محشر ہونگی
بنتی ہون تو ہو جائین کسی ... آنکھین

دو چار کو بسمل نکرین تیغ نظر سے
ہان بول دین ... سبکا ... آنکھین

کیا میرے خماری کی اوٹھائی کو وہ آیا
کیون میری کھلی جاتی ہین بیرکفن آنکھین

دو آنکھونسے ہم محو لقا سیر ہونگے
ہون کاش نظر بال مسا مات تن آنکھین

چل سیر گلستانکو ذرا سرمہ لگاکر
نرگس کی جھکا شرم سے ... آنکھین

ای لطف کرین صاد ستر آنکھونسے چھپ آنکھین
انصاف کی آنکھونسے یہ اہل سخن آنکھین

دلخون و سینہ چاک ہون آفت رسیدہ ہون | اس گلشن جہان مین انار رسیدہ ہون
ہون بیخبر طلسم جہان سے دست کشیدہ ہون | جاتا نہین کہین قدم آرمیدہ ہون
برباد میری ساتھ عبث ہونا ہی شمیم | مجھسی الگ الگ کہ ہوای وزیدہ ہون
اب میری بازگشت چمن مین محال ہے | ای باغبان گلونکا مین رنگ پریدہ ہون
چمکے نہ کیون برق تجلی نظر ہے کون | جلوی ہزار دیکھی ہین مین کیا ندیدہ ہون
رونی کا رنگ دیکھکے کہتا ہے دل یہی | بس ایکدمین قطرۂ خون چکیدہ ہون
آئی جو رحم بھی تو کوئی کیا بنا سکے | ایوای مین صدای گلوی بریدہ ہون
ثابت ہی میری رنگ سے تیرا کمال حسن | گویا زبان مصر کا دست بریدہ ہون
شوخی کہان وہ آنکھ مین بعد از زوال حسن | وہ چل بسی یہ کہکی غزال رسیدہ ہون
ممنون پرو و نہ منت کش بہار | کیا باغ ہون کہ نہال بریدہ ہون
گلزار کو وہ وحشت کہین بھی نہین قرار | جوش جنون کی موج نسیم وزیدہ ہون
حسرت سے تیری سی یہی جو مری میری دل مین ہے | کہتی ہی تیری جان کو تیغ کشیدہ ہون
صیاد کو تو ملے کہ بس اب ہاتھ آ چکا | طائر نہین حنا کا مین رنگ پریدہ ہون
ہون لطف بندہ بندۂ بی دام آپ کا | بیمال و زر غلام عنایت خریدہ ہون

کیا اگلی باتین یاد کرو دن تمام کہی تہا نطق
اب تو خموش ایک زبان بریدہ ہون

چھوڑ کے اوسی تو چارہ سودای دل کرون | پرہیز اگر کرے تو مداوای دل کرون
اب یاس کو حریف تمنای دل کرون | تا ان دردی دوا سے مداوای دل کرون
وہ مفت پھیر دین تو نہ پروای دل کرون | سودا نہین ہے پھر جو مین سودای دل کرون

سینے سی مین لگاؤن اگر پاؤن درد کو
آتی جو داغ ادہر تو سویدای دل کرون

وہ کونسی ادا تھی کہ جو دل ربا نہ تھی
حیران ہون مین کس سے تقاضای دل کرون

ای چشم شادی شانہ اوسی کر کو جاک جاک
اوسکی لحد مین یوسف مین بگہ جای دل کرون

گلشن نہین ہی سوختۂ درد داغ ہے
کہتے ہو کیا کہ لاؤ مین تماشای دل کرون

ہو ہو گئی ہین ہاتہ دبائی دبائی شل
ہی ہی مین کیا علاج تپشہای دل کرون

بی پردہ ہو وہ برق تجلی جو جلوہ گر
ہیر داغ تجھکو دیدۂ موسای دل کرون

دل ہی ہزار نقطہ مین اوسپر نقطہ مین
وہ کاٹ لین زبان اگر وای دل کرون

ہر ہر قدم پہ شوخئی رفتار کہتی ہے
سو سو جو دل ہو مین تو فدای دل کرون

اونکی نگاہ کی یہ ودیعت بغل مین تھی
بیتاب دل کا کیون ہون کہ جو دعوای دل کرون

کب تک غم ایک قطرۂ خون چکیدہ کا
کب تک نہ آہ ہای دل و وای دل کرون

جولانیون پہ آئی وہ گلگون ناز اگر
میدان گشت وسعت سینای دل کرون

اوس گوشۂ خیال پہ آئی ہم جسمین ہو
صدقے ہزار وسعت صحرای دل کرون

باقی یہ لطف یاس مین جی چاہتا ہی شوق
تا کاہی ابد کو تمنای دل کرون

ہمکو کاہا نہین کسنے جو بولا جائین
کوچۂ یار کو کیون چہوڑ کے صحرا جائین

اپنی دیوانگی وہ تشنہ خون ہین لیکن
قتل اگر کر نہ سکین قصد ہی کہلوا جائین

برق چمکی جو بیکا یک تو ہی خسارہ تہی
غش تو کیا جاتی ہی مشتاق تماشا جائین

شوق لایا تہا ہمہ آئی سے نہین طاقت
کہ پہر اب لوٹ کی مایوس تمنا جائین

آرزو دیکہا جب تنہا ہو شب وصل ہجوم
جا نہ انصاف ہی کیونکہ نہ وہ گہبرا جائین

آج کل سے بھی زیادہ مجھے بیتابی ہے
کچھ عجب حال نہ ہو ہم وہ اگر آجائیں

واہ محرومی دیدار مقدر دیکھو
آتی آتی وہ مری پاس ہی شرما جائیں

میری ٹھہری ہی ٹھہرتا دل بیتاب نہیں
دو گھڑی کے لیے آکر وہی ٹھہرا جائیں

میری گھر آتی ہی آیا جو نہ آنیکا جواب
بس وہیں لوٹ پڑی جی میں کہا کیا جائیں

چاہیے تھا اوسی سمجھا کے یہاں لے آتے
نہ کہ آکے سب اولٹا مجھے سمجھا جائیں

سچ ہی ہاں جھوٹ سہ تو ہی وصل کا وعدہ لیکن
کسطرح مانوں جب وہ قسم کہا جائیں

مختصر آہ کی تقریر میں ادا کر اے نطق
طول سے قصۂ غم کے وہ نہ گھبرا جائیں

ستمگر ہیں پہ سبکو بہائے ہوئے ہیں
وہ ڈرنیکے دلمیں سمائے ہوئے ہیں

مرے قتل پر زنگ لائے ہوئے ہیں
وہ مہندی ملی پان کھائے ہوئے ہیں

پہنچ ہی سکے کیا پیچ پیچ چلیں گے
کہ گیسو ہمارے بنائے ہوئے ہیں

یہ رنگت خدا داد ہاتھوں کی ہائے
کہ گویا وہ مہندی لگائے ہوئے ہیں

فلک کے رقیبوں کے دل کے بتوں کے
کہیں کیا کہ کس کے ستائے ہوئے ہیں

ترے گھر کی ہے منزلت اپنے دم سے
ہمیں اسکو کعبہ بنائے ہوئے ہیں

بلا دلفریب اونکے ناز و ادا ہیں
کہ اس ظلم پر بھی وہ بھائے ہوئے ہیں

نہیں آنے دیتی ہیں ہل خال رخ پر
ابھی تک تو کوئی بچائے ہوئے ہیں

ترے منتظر مثل نقش قدم کے
بہت لوگ آنکھیں بچھائے ہوئے ہیں

ترے عشق میں ننگ لائی ہیں زاہد
یہ خرقے نچنے پر رنگائے ہوئے ہیں

شب ہجر کا ڈر یہ غالب ہوا ہے
کہ دم صبح محشر چرائے ہوئے ہیں

کلیجے سے ہمنے منہ کو آئے ہوئے ہیں	ذرا بیقرار ورنسے کم کر تغافل

شرارت سے وہ نطق ہوتے ہی ہیں
بلا ٹھہرے ہیں کھیلے کھائے ہوئے ہیں

شب وصل کی لطف اوٹھائے ہوئے ہیں
وہی یار کی تکلیف چھائے ہوئے ہیں

لبونپر یہاں تک آئے ہوئے ہیں
تری جو سے پر خوف کھائے ہوئے ہیں

وہ نکہت سی ہے سید باغ اور ڈر سے
نسیم و صبا دم چرائے ہوئے ہیں

بلا ضیق میں غش میں ہیں تنگی دل سے
مجھے چھیڑنے بیلو بنائے ہوئے ہیں

مزہ حسرت قتل میں ہی کچھ ایسا
کہ ہم قتل سی جی چرائے ہوئے ہیں

مہ مہر بن جائیں گی چاند سورج
وہ جو گواب سر چڑھائے ہوئے ہیں

مری قتل کا کیوں تھاییں ٹھرا
کہ یاں آپکے منہ لگائے ہوئے ہیں

یہ طائر جو بیٹھے سی جلا رہے ہیں
خدا جانے کس کے ستائے ہوئے ہیں

سبھی بھر گئی ایک حسرت کی پھرنے
محبت میں لیچے پرائے ہوئے ہیں

یہ دل جو کہ ہیں نقش حسرت اثر ہیں
تری یاد معشوق کی جلائے ہوئے ہیں

ندامت نہ قاتل کو ہوسے ای نطق
ابھی منہ کفن سے چھپائے ہوئے ہیں

اوڑتا ہی نشانہ دل کوئی آن میں
ابرو ہے تیر غمزہ وہ جو ڑا کمان میں

کرتے ہین صاف دست ستم امتحان میں
پورے ہیں وہ خوب ہاں اونکی گمان میں

ہم بھی تو لاغری سے فقط رہ گئے
وہ جسم جا بجا لطافت سی جان میں

ہی اور ہی کچھ یہی ان بد گمان کو وہم
یہاں تک نہ اتنا رہا جو ان کی مکان میں

ردیف نون

سہ ۹

چھیڑیں ان کا جوش جوانی ہی شوق ہی
ہی مگر
دنیا کی
سنتا ہی چھیڑ چھیڑ کے وہ گل ہی فغان
عشق کا رگ رگ و پی مین سما گیا
صبح شب
اتنی ادہر ادہر طبیعت
نہ نقاب ہو تو نظارہ کی واسطے

گرد گرد سی اوٹھتی ہی اب اونکی آہ مین
کیا لطف ہی جو آئی نگہ درمیان مین
اتنی سکت کہان ہی ترے ناتوان مین
رس گیا جو نالہ بلبل سے کان مین
بادام کا ہی مغز ہر ایک استخوان مین
نالی کی وہ کشش نہی جو تھی اذان مین
لوٹین گی ہم ستم کے مزے امتحان مین
مہر آئی ذرہ بنکے ترے تابدان مین

نور خدا ہی نام انہین کے جمال کا
کعبے کی سمت ہین تعلق یہ ہندوستان مین

جنبش کی سینہ سپر کر کے دیکھ لین
شاید کہ ہو تسلی دل مر کے دیکھ لین
جو پوچھتی ہین کیا دل پر خون کا رنگ ہے
ہی طفل اپنی جنبش ابرو دکھا ئین
جاتی ہین آپ دیکھیے اب کب خدا ملائی
وعدہ وہ کر گئے ہین جنازے پہ پھر
بولی کہا کی چرخ کو وہ نقش پا ہین
نظارہ کر کے آپ کے روی صبح کا
اونکو جو پیاری شب کا یقین ہو

دو چار ہاتھ آپ کے خنجر کے دیکھ لین
پتھر سی لا دو چھاتی پر اب ہر کے دیکھ لین
شیشے مین وہ شراب کبھی بھر کے دیکھ لین
چھوٹے سی بیچی کی بھی ہم جر کے دیکھ لین
منہ پھیر کے ذرا نظر بھر کے دیکھ لین
جی مین ہی یہ بھی جھوٹ ذرا مر کے دیکھ لین
خورشید وار اپنی برابر کے دیکھ لین
جی مین ہی زخم دل مین نمک بھر کے دیکھ لین
وہ تار تار انگ مرے بستر کے دیکھ لین

اللہ رے شرم ذوق وہ تکلیں نقش ہیں
ہے شوق ہی نہ مرغ ہوا اپنے دیکھ لیں

ہے مثل صفحہ نقش نشان یار کا لیت
تار شعاع تار ہیں ہم چار دیکھ لیں

وہ بے خودی سے ہم اٹھیں تجھ سے
زلفوں کی بال تشنہ سی اگر سر کے دیکھ لیں

چھلکے تو نے نقاب ذرا اس سے کے لیے
کیا رنگ ہیں چمن میں گل تر کو دیکھ لیں

بیٹھا ہوں میں کچھ یار کو اثر
جو ہو سکے تو صبر بھی اب کر کے دیکھ لیں

مرتے ہیں اب تو جاتے ہیں جی سے جہاں سے
آنکھوں میں دم ہے آ کے نظر بھر کے دیکھ لیں

کٹ جائیں گی حریف سخن معرکے میں لطف
جوہر مری زبان میں ہیں کھنچ کے دیکھ لیں

تو چاہتا ہے یہ کہ مجھے آرزو نہیں
میں آس سی ہوں خوش کہ اوس سنگ کا تو نہیں

گو مہرباں ہوں وہ بت عاشق نہیں
پیارے قبیلہ دل میں جو سمجھ ہیں سو تو نہیں

ہر دم کی چھیڑ چھاڑ نہیں دل لگی حضور
آ جائیگا ملال کچھ اچھی یہ خو نہیں

یہ فخر کیا ہے ہم کہ سگ کوئے یار ہوں
ہو کر ذلیل و خوار بھی بے آبرو نہیں

بیمار بد دماغ ہیں چڑھتی ہیں نار سے
وہ چارہ گر نہیں ہیں تو ہم چارہ جو نہیں

قاتل کی ہاتھ چومتی اپنے فراغ پر
کاری ہیں ایسے زخم کہ فکر رفو نہیں

دریا ہی شوق اس سے میں گرتا ہوں مستانہ وار
میرے شراب کے لیے جام و سبو نہیں

عیار کا گریز لگاوٹ سے دیکھنا
کھٹا ہے دیکھ مجھکو خبردار جیو نہیں

ایسے جمال شوق فزا پر بھی اوس کا جور
کھلا ہی چھوڑتا ہے کہ کچھ آرزو نہیں

اس سے ہی یہ گلا ہے جو چھیڑ اوس نے چھوڑ دی
شایان ظلم و جور بھی اے لطف تو نہیں

اک غنچہ اوس دہن کی برابر کا تو نہین
تجھ مین وہ رنگ بو نہین وہ گفتگو نہین

مثل کباب گریۂ خونین کی خو نہین
مین اس طرح جلا ہون کہ خامی کی بو نہین

عاشق ہوے ہین اونکو خفا خفگی جو نہین
اوپر ہے عشق کہ خنکی گل رخ مین بو نہین

وہ پھول چستین ہین نہ مرادین
جنمین وفا کا رنگ محبت کی بو نہین

خلوت مین اختلاط نہ جلوت مین چھیڑ چھاڑ
تم کیسے آدمی ہو کہ کچھ آرزو نہین

اسیری آپ آنکھین نہ کھائین تو قہر ہے
یعنے بجز نظارہ کوئی آرزو نہین

اس شک باہمی مین نہین خیر ای حبیب
یعنی جو تو ہی ہم نہین ہم ہین تو تو نہین

یہ جام مے نہین کہ تو شکر فرو نوش جان
ہمسے بلا کشون کو تو ساغر سبو نہین

بجز حو جیب چاک نہین گل کو ہی جنون
قطرہ صبا کو بھی جو تری جستجو نہین

کوئی حسین نطق تجھ منہ لگائے گیا
سو بات کی یہ بات ہے بس منہ کا تو نہین

بہم اچھا ہے ہین سب سے الگ حابت جتاتے ہین
رقیبون سے حلف کرتے ہین قسمین کھاتے ہین

وہ اس انداز سے کرتے ہین ظلم ایسا لبھاتے ہین
کہ شکوے شکر ہو ہوکر ہمارے لب پر آتے ہین

فقط مہندی لگی کر یان ہی بن ٹھن کے آتی ہین
سبھی سے شوخ کی خاطر مین تنگ اپنا جماتے ہین

قیامت کر رہی ہین یا داوس کلگی دار ہی ہین
ترے نالے تو اہی بلبل ہمارا دل کھاتے ہین

الٰہی ہین محبت سے مگر نقش عداوت ہم
جہان اوس انجمن مین بیٹھتے ہین وہ اوٹھاتے ہین

ترے کوچہ مین تعمیر در یہ کی ہے منزلت پیدا
گرا دی جھونپڑی قصر ستان پر چھاتے ہین

جو پوچھا ایکدن جب نقاب اوس ماہ طلعت سے
تو بولا جتنے کامل ہین کمال اپنا چھپاتے ہین

لگا بیٹھے ہین اگر وہ امی فروغ انجمن تجھسے
تماشا ہی بنینگے شمع کو او لٹا جلاتے ہین

[illegible]

فدای آمد تا زا بنی جان و دل جگر کیسے
غصے کے گو کر آغوش تصور میں بھی گیرائی
گئی یہ دل لگی بھی شاعری بھی مجھ سے اب جیسے تھی
بچائی تا کہ یہ کوئی نہین پی اسکو ما ابھی
غرور حسن سے سمجھے ہین کیا تشے عکس کو اپنے
معطر جس طرح کرتی ہین گیسو لوگ سو سو کو
یہ شرح شوق کب تک بس ہم آغوشی تمنا سب سے

کیا ہمیں کرم یا سہولی سہلے آپ آتی ہین
مگر وہ شوخ ایسی ہین کہ پہرسی نکل جاتی ہین
کہ وہ میری غزل گاتی ہین تشمیں چال آتی ہین
مری تابوت کی ہمراہ وہ بھی روتی جاتی ہین
نہین معلوم آتی ہین کہ کسکا سر کٹاتی ہین
یہ نہین کہکر تری گیسو [illegible] انکو ستاتی ہین
تجھے یارت مختصر کرتی ہین اب مطلب آتی ہین

وہ حبیب نخوت سی بیٹھین ہین مگر وہم محبت سے
ہزاروں وسوسی ای نطق میرے دل مین آتے ہین

صحبت ما شبنہ کا اثر کچھ بھی نہین
جس سے کچھ فیض نہین ہی وہ بشر کچھ بھی نہین
کس طرح ہون وہ مری زور نہ زر کچھ بھی نہین
مر گئی دیکھکے دنیا کے تماشے یعنی
پشت سی بھی نظر آتی ہی شکم کی پسلی
صورت طائر تصویر نہین اوڑ سکتا
اوڑ گیا رنگ کیون منہ سی تری کیا سنکر
غیر کی تجھسے ہین رخ یعنی ادھر تو سب کچھ
شور سنتی تو قیامت کا شر رآفت سے
کچھ بھی دل کا نہ رہا دھیان ہجوم غم مین

کیا دلا خواب رہا جو وقت سحر کچھ بھی نہین
جس مین پہل پھول آئی وہ شجر کچھ بھی نہین
ایک اری بھی ستوالیس لیا اثر کچھ بھی نہین
آنکھ کی بند لیں اب مد نظر کچھ بھی نہین
وہ تن آئنہ نہین ہے کہ ادھر کچھ بھی نہین
حیرتی رخ صیاد کی پر کچھ بھی نہین
کمتے غیر دلسی جیبی چوری اگر کچھ بھی نہین
میری حصے مین دشمن لیئے ادھر کچھ بھی نہین
تجھ مین ای آہ ہے سب کچھ پر اثر کچھ بھی نہین
کب سے اخون ہمین اسکی خبر کچھ بھی نہین

[illegible]

بوسے لینے تھا جو وہ چونک پڑے ہنس کے کہا
دیکھیے اسکی حقیقت کو تو سب کچھ یہ ہے

گالیاں کہا کے جو پہر بوسہ لیا وہ بولے
ہم گلا کاٹ مرے ہی اونکے در دولت پر

با صد سینہ ناز اودھر آتا وہ جنگ
بزم آراستہ بے یار کے جبے رونق ہے

سمجھے بیجان فقط اہل دغا سے یا بدنما
تمکنت بیدادسی ہوتا ہے تغافل کا گماں

بے اثر ہیں فریاد و فغاں بے تاثیر
بے تعلق ہوں زمانے سے مثل صفت

بندشیں کیل کھینچی ہے یار ترے کی
کبھی نکلی نہ ہماری ہوس بوس و کنار

ہے جو معدوم تو مضمون ہم آغوشی کیا
بوسہ چشم و دہن ولب کے لیے عاجزوں کو

یہ طلسمات جہاں صرف نظر بندی ہے

ہوئی بدخواب تم اے رشک قمر کچھ بھی نہیں
گو کہ ہوں خاک کا پتلا ہے بشر کچھ بھی نہیں
بے حیا ہو نکو ملامت کا اثر کچھ بھی نہیں
حشر برپا ہوا پر انکو خبر کچھ بھی نہیں
عشق بیچارہ کرے کیا کہ اثر کچھ بھی نہیں
نغمہ و بادہ سبھی کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں
دوڑ تھی آ ادھر ہی کہ جدھر کچھ بھی نہیں
چین یوں بھی تو نہیں ہم کو اگر کچھ بھی نہیں
ہاں خدائی کو سبھی کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں
دیکھیں سب مجھکو مجھے مد نظر کچھ بھی نہیں
پیچ پر پیچ لگائے ہیں کمر کچھ بھی نہیں
ہیں تو کیا ہیں وہ دہن اور کمر کچھ بھی نہیں
تھا جو دینہ لہو تم وہ مگر کچھ بھی نہیں
چین حسن کی جو کہتے ہیں ثمر کچھ بھی نہیں
سامنے آنکھ کے سب کچھ ہے مگر کچھ بھی نہیں

نطق سے کچھ نہ کہے او پردہ نشین لوٹ تو ہے
پھر قسم کیوں نہیں کہتا ہے اگر کچھ بھی نہیں

ہیں بخشش خدا کی کبیر ہیں
زلف میں صد ہا اسیر ہیں

ہم خاکسار لوگ دعا کے فقیر ہیں
اوس مانگ کی لکیر کے لاکھوں فقیر ہیں

ای نطق

ہواری عشق

غمزے کرشمے آپ کے کتنے شریر ہیں
آفت کی ہیں حضور غضب کے مشیر ہیں

سمجھو ابلا نہیں شاہ کو ہم وہ فقیر ہیں
تاثیر سے بھری ہوئی نقش حصیر ہیں

جھمکٹ کی رات سر ہی جادو نگاہ ناز
ناوک ہی آنکھ جتنے اشارے ہیں تیر ہیں

تو چاند ہی اگر تو ستارے ہیں خوبرو
تو ہی جو شاہ حسن تو وہ سب وزیر ہیں

اونکی نگاہ ناز سے اللہ کی پناہ
جو بی کمان توڑ کرین پر وہ تیر ہیں

دولت لٹا رہی ہیں جو حسن شباب کی
کہہ اونسی کچھا دہر ہی کہ ہم بھی فقیر ہیں

اس درجہ ناتوان ہیں کہ اوٹھتی ہیں انگلیاں
ہیں ماہ نو نمود میں گو ہم حقیر ہیں

قید تعلقات سی نکلے ہوئے ہیں ہم
آزاد کی جبین کی گویا لکیر ہیں

پانی ہی ایک گھاٹ کا ابرو و تیغ میں
تیر نگاہ ایک ہی ترکش کی تیر ہیں

بس پھلجھڑی سی جا کے وہاں چھوڑ آئی ہیں
نالی شرر فشان مری کتنے شریر ہیں

ای گولے کی آئی ہیں شاید پیام یار
کیا کہہ رہی ہیں کون یہ منکر نکیر ہیں

دیکھو فروغ جلوہ حسن پری رخان
اجزای برق سی مگر انکے خمیر ہیں

کچھ اولٹی پلٹی کہہ کے نکالیں گی مدعا
اولٹی تری سمجھ ہے تو ہم بھی کبیر ہیں

منقار میں جھلک عجبی نہیں ہی ہیں نہ مرے
میری بغیر او داس ہی سرا ہم صفیر ہیں

السی دعا دو نطق رسائی ہو یارنگ
مین نی سنا ہی آپ بھی پہنچی فقیر ہیں

۴

خاک کی تیلی کا پردہ کھل گیا تقریر میں
بولتا ہی اور کوئی اس گلی تصویر میں

ای صنم ناحق ہوا اونکی قید کی تدبیر میں
بستہ گیسو میں خود جکڑی ہوئی زنجیر میں

تیری لکھنی کی گئی ای طفل خوش خط وہ ہوس
دی کبھی اصلاح میں نے بھی خط تقدیر میں

حالت عشق

ٹھنڈی ٹھنڈی گرمیاں ناحق جلاتی گئی
پوچھتے ہمسے نہ عالم کچھ ہجوم یاس کا
خاک ڈالو خون پر دیکھو یہ فصد اچھا بند
پردہ ہای گوش گلچینوں کی اس بت کی
سر کی گتھی ہی جو تار عمر میں کس سے کھلے
وصل کو جب کہتی تو کہتا ہے وہ بت جاکے
زندگانی کا بھروسا مجھکو پل بھر بھی نہیں
ہی وفاداری جو ثابت شدہ ونگاہ کی

ٹھہرو ہم لکھنو سے جا رہیں کشمیر میں
ہم لکھیں ہیں غنچہ زیدہ تحریر میں
تم ہی سوا ہوگی میری لاش آپکی تشہیر میں
بھول جھڑتی ہیں وہ منہ سے آپکی تقریر میں
یہ ہنر قاتل ہی تیری ناخن شمشیر میں
پہلے لکھوا لائی اللہ سے تقدیر میں
ہیں نگاہ واپسیں ہوں دیدہ تحریر میں
کچھ میں نہ گلی کی دیکھی جاگیر میں

نطق اوس بت کی ذرا پاکیزہ صورت دیکھی
ڈال دی ہے جان کیا اللہ نے تصویر میں

بغل میں ان کو سلا چکی ہیں ہم اپنی قسمت جگا چکی ہیں
گیا وصلت کی شب سے کچھ بجا ہوا ہی گرہ پا انکو سوا
کرینگی ان وصل کا مقرر وہ یا خود آتشی دوری گھر
تمام الفت میں دل لگا کر لگا دیا داو کھیلے جی بد
منگاویں مینا و جام بادہ چلو نہیں پینے کو خود پیادہ
پلک جھپکتی ہی پھر جو چونکا تو دیکھا ان عجب تماشا
کمان میں تیر میں اب وہ سن دن میں جھپٹ تیر شنا ان کے
جناب لگتی ہی بہت کسی کر سکوں میں الفت
زوال خوبی کو ہوگیا تو الگ ہوئی شگفتہ ہی جو

ہزار دل جو تھی پا چکی ہیں ہی میں جتنی اوڑھا چکی ہیں
بجا رہیں ہیں پھرت کیسا ابھی تو ظالم بجا چکی ہیں
گزرات میری بغل میں سو کر مزا جوانی کا پا چکی ہیں
اڑی ہیں ہوش ان پر یہ مقدر اڑی تو قسمت سے کہا چکی ہیں
تڑپ رہی کچھ دل میں زیادہ مگر وہ نزدیک آ چکی ہیں
بغل میں شوخی سے ہم کہیں کیا وہ ہی گھر کو بھی جا چکی ہیں
گرایا اور بھائیگی کا تھا جو من زور بہتی کنول اچکی ہیں
ابھی کل کے ہیں حضرت زیک بیٹا اوٹھا چکی ہیں
اب آئی ہیں مجھکو لوٹنی کو جب اپنی دولت لٹا چکی ہیں

۱۰۱

سلام شوق

ای قاصد ... سلام شوق
... سلام شوق
الصلاۃ ... شوق و سلام شوق
... مقام شوق

ہمائی نزدیک

ہوئی ہین مجروح خون قاتل ...
کہین تجھکو لگا کی کچھہ نہ لم ...
مری بیتابی ہی چشم دیکھو ... کیا ہی ...
ہنسی نہین ... ہی ... دلا تماشا دکہا ہی ...
جہان ون ...

نہین ...
...
...
...
اودہر ...

ہلائی زنجیری ہی وحشت کمنوا کہو کہ آئی در تک
یقین آیا ہی نطق بہشتک جو آئی ... ہین

تو بہی ہی جگہ بخت سیہ سر آنکھہ مین
تو جو جاوی باغ ادہر تو واکرین آغوش گل
دیکھنا ذوق تماشا اوسکی جب اوٹھی نقاب
میری محفل سے نہ اوٹھی کر کے عذر کشمکش
ماورای ہفت جنت آشیون ...
خون شدہ دل کب کہان سینی مین ...
آہ لب پر بھی چہپا آہ بے تاثیر سے
اوسکی بدنامی کا ڈر کچھہ ہی سوای ... کا خوف
طعن سے کہتی تہی وہ کیا گہورتا ہی ...
تیری نظرونکی کہان پائی لگاوٹ ...
آنکھہ چورونکی جہپکتی ہے تماشا دیکھنا
تابی ہی حیرت فزای جلوۂ لیلی کی

دیکھہ کر لیتا ہی ہر کس طرح گھر آنکھہ مین
اور اودہر نرگس کریگی کیا کرم کر آنکھہ مین
آ رہی ... بدن کی جان جگر آنکھہ مین
آنکہو دلمین جگہ ہی ... آنکھہ مین
پہر رہی ہین کیسے کیسے خوب پیکر آنکھہ مین
ڈھونڈہتا ہی وہ دامن مین ... آنکھہ مین
آب ... آنسو سے ... آنکھہ مین
آنسوا ولٹی پہر پلٹ جاتی ہین ... آنکھہ مین
... آنکھہ مین
... آنکھہ مین
کیا کہلا ہی ...
یون نشہ مشتاق کی ...

[illegible]

[illegible] جانان [illegible] | پھرتی ہین کوئی گرد صانع ذی تو ہر نگہ مین

ہم بھی شغل عشق مین مشتاق نگاہ ناز مین
اس طرف سے بھی نگہ [illegible] آنکھ کا گلدستہ مین

نکلا شب [illegible] ال [illegible] ساب مین | [illegible] تمہارا دل [illegible] جاتے ہین خواب مین

دیکھی جو تو نے [illegible] بجلی سحاب مین | [illegible] تبسم نقاب مین

جلتا ہی [illegible] کب تک حجاب مین | [illegible] آہ [illegible] آگ لگا دی نقاب مین

بوسہ لیا تو لطف کھلا روے یار کا | [illegible] ہی نمک کباب مین

ساقی [illegible] آنکھ کا ساقی لین ایک جام | [illegible] واسطے بزم شراب مین

الست کے وعدے ہی مری روز شب بھی | [illegible] ہین حورین خواب مین

پھر بھی کہین کچھ نہین ریا کی ساتھ سے | بالفرض [illegible] ہستی قطرہ حباب مین

جاتا ہین بعد حضرت عیسے سے پیشتر | ہوتی شراب اگر قدح آفتاب مین

کیون میر اقتل رہ گیا لوگ آ گئے | [illegible] دیر اسی سے تو کار ثواب مین

سرخی جو پہان گالونکی پھر بوسہ لیا | تقصیر ہو گئی ہے دوبارہ عتاب مین

آخر سو انہین کے تو لکھنا ہے [illegible] کچھ | پھر اتنی دیر کس لیے خط کے جواب مین

مشتاق سیکڑون ہین اگر کھولتی تو بند | کھلتا نہین کہ کیا ہی تماشا نقاب مین

اس سے جواب صاف کا مضمون کھل گیا | بھیجا جو سادہ خط ہمین خط کی جواب مین

ابھی تو نہین ہین جوانی ہین کچھ [illegible] | [illegible] بھی [illegible] تھا شباب مین

سمجھے نہ گرد راہ جسے اردلی کے لوگ
وہ لطف ناتوان تھا تمہاری رکاب مین

[illegible]

طفلی سے بڑھ کی ہوگئی قیامت شباب مین
اونکی شباب [illegible] خواب مین

جان اون لبوں سی پڑتی ہی [illegible]
تاثیر آب خضر ہی جھوٹی [illegible] آب مین

پردیکو جب کہا تو وہ بولی جواب مین
کچھ رخ مین عیب ہو تو چھپاؤ نقاب مین

قالب مین روح آئی کہ رکھا ہی پانی نے
پائی لطیف حلقہ چشم رکاب مین

روشن ہوا ہی پیالہ گرد کدورت مین نہان
خورشید آگیا ہی مین کی حجاب مین

اوس گنج حسن کی [illegible]
آئی وگرنہ ہم نہ جہان خراب مین

رخنہ گری کریگی جو سیری نگاہ شوخ
جالی ہی جالی ہوگی تمہاری نقاب مین

حیرت زبان بند جو کردی تو خوب ہے
کہتا ہون کچھ نکلتا ہی کچھ اضطراب مین

دیوانہ کون ہوگا پری اوڑ گئی حضور
وہ شی ہی اب نہیں ہی جو تھی شباب مین

فرقت کی شب ہے موت کو کیا موت آگئی
آئی کہ مر رہا ہون تمنای خواب مین

تجھ سی مجھی یقین ہی تراس چلی جو صبح
ملتی ہی [illegible] عاشق معشوق داب مین

بلبل ہی سی او جانہ کہ گل یون ہی [illegible]
گاڑ دن حسین مین عسل [illegible] گلاب مین

دیدار سی یہ بغض [illegible] جو اس قسم کا ہو شعر
کرتی ہین [illegible] نظری انتخاب مین

دیکھا بغور روی کتابی حضور کا
پایا کہین نہ لفظ وفا اس کتاب مین

ہنسنا نہیں ہی صبح دم [illegible] حضور
پڑجا یگا نمک کہین جام شراب مین

نقشے ہوا کے چاند جو ہوتی ہو مہربان
ملتی ہوا تفاق جو جا کر عتاب مین

یاد آگئین [illegible] دو رخ کو دیکھ کر
وہ گرم گرم اونکی نگاہین عتاب مین

کیون عقل کل پرا لیوی ہی اعتراض نطق
دیوانہ کس [illegible] تمہاری خطاب مین

نہ اوٹھی جب کہ تری کوچے میں ہم بیٹھے ہیں
پانو توڑے ہی صفت نقش قدم بیٹھے ہیں

صورت پیکر دیبا ترے بیمار مسیح
نہ کبھی اوٹھ کے سر بستر غم بیٹھے ہیں

صبح سے شام ہوئی شام سے پھر صبح ہوئی
پر مرا شوق کہتا ہے وہ کم بیٹھے ہیں

نہیں معلوم کہ اس بزم میں کیا ہوتا ہے
ایسے خود رفتہ ہیں گویا نہیں ہم بیٹھے ہیں

کس طرح اونکو اوٹھاؤں کہ تری محفل میں
نقش قالین کی طرح غیر تو جم بیٹھے ہیں

ہاتھوں ہاتھوں سے گئی ہے یہ جگہ اے شوخ عزیز
جس جگہ تیری گران بار الم بیٹھے ہیں

لیکر اوڑا دو گی اس سے سے اوٹھیں گے تو ہی
لیجیے آپ کے قدموں کے قسم بیٹھے ہیں

شوخی چشم صنم تیرا زمانہ دیکھا
چوکڑی بھول کے آہوی حرم بیٹھے ہیں

دیکھو دیکھو نہ رقیبوں کسی لڑا او تمہیں
کشتہ رشک ادھر ہم بھی صنم بیٹھے ہیں

حشر کا دن ہے کہاں ظل حمایت ڈھونڈھیں
بس تہ سایۂ دیوار صنم بیٹھے ہیں

جانے والے ہیں عدم کو سبب زود ادا
نفس چند یہاں لینے کو دم بیٹھے ہیں

جوش وحشت میں گریں گے تری کھا کر ٹھوکر
آج ہی آپ سے تھک کر نہیں ہم بیٹھے ہیں

زیر ابروی صنم تل نہیں سرمی کی یہ نطق
چند سندوقہ محراب حرم بیٹھے ہیں

یوں بکٹی میں لالی کی پھول ابھی پہلے ہیں
داغ ہیں جگر کلی کی تب غم سے جلے ہیں

ہو سیہ کلی میں جو کہیں ضعف سے رہ جاتی ہیں
نالی تو بڑے ہی ... روغن سینے سے چلی ہیں

چوٹی کی ذرا پیچ جو کس دو ابھی جاتی ہیں
دیوانوں کی پھانسی ہیں تو ہر قت نکلی ہیں

بگڑی ہی تو بنی اور بھی یہ حسن کی خوبی
مہتاب ... ہیں جوبن ... ہیں

گنجینہ گوہر یہ مقدر سے ملا ہے
سینے کے بھبھولی ہیں کیا خوب پہلی ہیں

یار سا کا شامل

ای گو رگرم گرفتاروں کی نہیں تاب
عشاق کو لی اور تو پڑای شوق لگاو
نالوں سی پہ ٹھہر بہوئی جان آئی لبوں تک
ای یار تری کچھ تشبیہ نسبی ضد ہے
روشن عارضی اور نکالا ہے شمع کا ہی سب کام
دیکھی بند یکو تو سپنے کی اجازت
بیجو ارکوئی عضو حسینوں کا نہیں ہے
مشکل تہاری پاس سے عمر دینکو اوٹھانا
کیونکر نہ بنا ہو بگا کہ ہیون بل ترقی ہین

دامانو نکی سا منی ہین کنار و تمھین پلی ہین
وہ ہین سر بام اور یہ کوٹھی کی تلے ہین
مجھکو بہی لی چلیئی کدہر آپ چلے ہین
دیوار و نکی اندر سی طرف سامنی ٹہلی ہین
وہ گال دکہائی ہی کو سونی کی ڈلی ہین
بہر ارقص و سما دیکہی اوسکی تلے ہین
گویا ید قدرت سی یہ سانچے کی ڈہلی ہین
تیہر یہ بڑی زور سیے ہین تو ٹلے ہین
اچہی ہین مجہی اب وہ بری یا کہ بہلی ہین

اوٹھہ جاتے ہو تو قصہ سنانی کی بہانے
ای نطق وہ اب ہم سی سونیکو چلے ہین

گو جفا و ستم و جور حسین کرتے ہین
لے تو جو چاہیں نہیں یار نہیں کرتی ہین
بہول جاتی ہین مجھی دیکھ کے اوسکی صورت
شکوہ تقصیر کبھی جو ہین وہی فوج و حشم
بوسے لینے کی مجھے خواہش ہے لیتا ہوں
اپنی تقدیر کو روتی ہین تمہارے آگے
گالیاں لاکھوں ہی دیتی ہین پہر اوسپر یہ بیت
شیخ حق حق تری کیا جلسہ ہی آوازہ ہوا

وضعداری ہی کہ ہم ترک نہین کرتی ہین
نذر ہم آپکے جان و دل و دین کرتی ہین
آشنا میری ذرا فکر نہین کرتے ہین
روز قصّے ہین نئی ایک حسین کرتی ہین
اونکو عادت ہی نہین کی وہ نہین کرتی ہین
کیون خفا ہوتی ہو تم شکوہ نہین کرتی ہین
بیدہن ہنتی ہین کچہ بات نہین کرتی ہین
وہ ہی ہو خوش جو خرابات نشین کرتی ہین

بڑہ گئی اللہ سے بھی ہند کی بت ہین مغرور
جو کلیم آتی ہین تو یہ بات نہین کرتی ہین

شرم کی آڑ سے منہ خود نہین کہلاتے ہین
ظلم در پردہ بت پردہ نشین کرتی ہین

بوسہ لب تو دئی خال کا بھی بوسہ دو
منہ کو سب کہا کی مٹھائی نمکین کرتی ہین

کوئی جانان سے کہے لگ چہرا تین مجھ سے
لوگ کیون مجھکو یہان فن نہین کرتی ہین

جوش وحشت نے بنایا ہے ہمین صبح بہ یک
شام کرتے ہین کہین صبح کہین کرتی ہین

لن ترانی کی بڑی سی صدا آتی ہے
منہ دکھانا تو کجا بات نہین کرتی ہین

نطق کی سادگی اوس شوخ کی پرکاری ہای
وہ جو دم دیتا ہے اوسکا یقین کرتی ہین

دست ستم زدہ ہین چین جبین ہین
بزم غم واندوہ کی ہم صدر نشین ہین

بیخود ہوش ہین ہم محفل خوبان مین ہمیشہ
بیٹھے ہین بہ بستان ہین یا اور کہین ہین

مغرور ہین کہتے ہین جو زانی گرہ مین
غنچے چمن دہر کے سب چین جبین ہین

او ترک تری تیغ جفا سے بچین گے
بیٹھے ہوئی بیٹھے ہین کشتی و تہین ہین

عشاق کی فریاد و فغان ات کو سنکر
جنجہلا کی وہ کہتی ہین یہ سیتے مری قہین ہین

عشاق کو تم دفن کرو کان نمک مین
تا جانین یہ سب کشتہ نمکین ہین

تب جلیے ہین جب کہیل گئی جان اپنی
کیا تہوڑی جفا ہین بت لی حمر نی کمر بین

یہ جوہر نایاب تم مین نہ عدو مین
سنلا جسے کہتے ہین فنا کا وہ ہمین ہین

بہتر ہے جنازہ جو اوٹھی پردہ شب مین
ہم کشتہ شرم صنم پردہ نشین ہین

ہنسے ہی عبث چرخ ستمگر کو کدورت
ہم تو صفت کفش قدم خاک نشین ہین

سنتے ہین جہان آئی ہے جلوہ کی چراغان
موجود پتنگی کی طرح ہم بھی وہین ہین

آتی ہین تصور مین وہ گھر بیٹھے ہین ایسے
دونون ہین برابر کے مرید ہین دونون

پھرتی ہین جو آنکھون مین کیا یہ وہ نقشین ہین
لب جتنی کہ شیرین ہین تل اتنی نمکین ہین

ہر بحر پہ اپنی نطق مرا حکم سے جاری
غزلون کی زمینین مرے سب زیر نگین ہین

جلال حسن سے اونکا بتون کا ناز نہین
ملین جو آپ تو کیا ہم نے بہت ہین حسین
فروغ بزم سخن مین ہو گا روشن ہے
رقیب کو بھی سمجھتی ہین میرا ہم رتبہ
برنگ آئینہ کہتا ہون نیک بد منہ پر
غلو ہین اونکی جگانی ہین کس طرح نکلو
کرینگی زلف کو پرستی ہی وہ کمر کوتاہ
نہ جاگے سوتی بخت تنگ سو رہا
مین ایک حضور ہون نالو نتھی سب تن گیو

جو لی نیاز نہین وہ مجھی نیاز نہین
فقط حضور کی خدمت مین کچھ نیاز نہین
برنگ شمع طبیعت اگر گداز نہین
حسین ہین وہ مگر حسن امتیاز نہین
مین صاف دل ہون طبیعت زمانہ ساز نہین
کہ خواب بخت مرا اونکا خواب ناز نہین
حرام زادیکی رسی میان دراز نہین
شب وصال تو اتنی بہت دراز نہین
نہ چھیڑی گا مجھی پھر کبھی کرسا نہین

ملکس ترا جو نکو ای نطق یہ گوارا ہو
مری مذاق مین شیرین تو شہد آز نہین

معتبر کب ہین حور کی باتین
ڈر ہی اونکو نہ بدگمان کردین
حسن پر تیم خدا کو بھول گئے
کھولی ہی شیخ نی دکان فریب

واعظو ہین یہ حور کی باتین
اس دل ناصبور کی باتین
ای بتو یہ غرور کی باتین
واعظ کیسا ہین زور کی باتین

لن ترانی کی ہمکو تاب نہین
جانین موسی سے طور کی باتین

گلفشان ہو جہین ہین ہم سنین
کان کہکر حضور کی باتین

تذکرہ صلح غیر کا کیسا
پہر نکالین فتور کی باتین

نطق اوس ماہرو کا کیا کہنا
نور کا منہ ہے نور کے باتین

کچھ وہ ہنگ التفات سے اب پائی جاتی ہین
آپ کی خواب ہا تو نکو دکھلائی جاتی ہین

نامحرمی عکس سے شرمائی جاتی ہین
آئینے کو ہٹاؤ وہ گھبرائی جاتی ہین

آلودہ نجاست عصیان ہین پاک ہون
ہم اسلیے پسینے مین نہلائی جاتی ہین

گھٹ گھٹ کی ماری شرم کی گو ہو گیا ہلال
لیکن وہ اب بھی ماہ کو چمکائی جاتی ہین

کیون مضطرب ہے دیکھ کشش کھینچی لاتی ہے
امید اور ٹھہر وہ ابھی آئی جاتی ہین

وہ بعد غسل چھوڑتے ہین منہ پر اپنی زلف
بال اونکی تاب حسن سے سلجھائی جاتی ہین

لیلی کی کتنی لڑتی ہین مجنون کی نعش پر
دو ہڈیونکی واسطے بولائی جاتی ہین

مین ہون ازل سے جیب دریدہ وحشت
چاک قبای گل کہین سلوائی جاتی ہین

کیون دل لگایا تھی قیامت ہے اونکی ادا
یہ میوی وہ نہین ہین کہ جو کہائی جاتی ہین

حیرت سے چشم و دل مین ہین آئینہ بندیان
کمری یہ کس کے واسطے سجوائی جاتی ہین

غیرونکو کس تپاک سے لیتے ہین بڑہ کے وہ
فتنے مری اوٹھانیکو بہلائی جاتی ہین

وعدے اونکی آنکے خوش سادگی سے ہون
جھوٹی جو میری سرکی قسم کہائی جاتی ہین

کل غیرونکے لیے تو نکالی گئی تھی ہم
آج اورونکی لیے وہ نکلوائی جاتی ہین

یارو نسے ہم چرائی ہین کہین جو دیکھی دل
کھوئے ہوئی کہان کی کہان پائی جاتی ہین

سامان بہر نطق

پہلے گہری بھی ہوتی پائی تھی تجھ کن
اتنا تو اب ہوا ہے کہ گھبرا جاتی ہیں

بس کیا ہوا اسیر ہو گئے
چلیے کہ ہوں شرم سے کسلائی جاتی ہیں

ادھر گفتگو ابھی سنتے نہیں
اپنی جو نغمہ سنج ہیں آگے جاتے ہیں

پریاں بھی شوخیاں ادھر اپنی
خوبی میں حیرت نکلی ہی پائی جاتی ہیں

کیا پاس تماشہ پائی ہوتی نطق باغ باغ
پھولی نہیں سمائی ہیں اترائی جاتی ہیں

یہ بھی تو کہیں گلا دہر دیکھتی ہو
سے وہ مگر دیکھتے تو ہیں

مجھکو ذرا نگاہ سے سنگا لیجیے دیکھیے
جرات آپ چھپکر دیکھتے تو ہیں

کہتا ہوں عقل سے نہیں بہر یک وہ ہم
کہتا ہوں اور منور دیکھتے تو ہیں

حال آنکھ میں وہ پھر کے آنے کے منتظر
در پر کہ رہا ہوں ادھر دیکھتے تو ہیں

دلکو تری نگاہ ہی پالاک کیا خبر
لیکن التفات ادھر دیکھتے تو ہیں

رہتی ہیں وہ بھی پردہ شوخی میں بیقرار
کچھ اضطراب دل کا اثر دیکھتے تو ہیں

آنکھیں ہی فتنہ رفتہ لڑائیں گی دیکھنا
اب گاہ گاہ پھر کی نظر دیکھتے تو ہیں

میری سی شکل ہو گئی ہی شکل اگر ہی
آئینہ آپ وہ دوپہر دیکھتے تو ہیں

طالع جو ہیں سا تو سمجھتے ہیں ان کی پاس
ہمسایہ میں کرانے گور دیکھتے تو ہیں

پہلے سی کچھ زیادہ تغافل ہی یار کو
اسکی وہ مرحبا پہ اثر دیکھتے تو ہیں

دیوانہ نطق ہے کہ نہیں کیا خبر مگر
گلیوں میں اسکو برہنہ سر دیکھتے تو ہیں

مطلب نا جانتا ہوں میں
ہرگز نا ہے آشنا ہوں میں

لب جان بخش یار کہتا ہے
درد ہون درد کی دوا ہون مین

گل سی کس آن سی وہ کہتی ہین
تو تو لالہ ہی میرزا ہون مین

پیس رہا ہون فلک کے گردش سے
سنگ پیرین آسیا ہون مین

شور آشوب میری وحشت ہی
گردش چشم سرمہ سا ہون مین

نہ ہو دیکھکر مجھے انجان
آشنا ہو تمہین آشنا ہون مین

میرا سودا سر شہان کو ہے
سایۂ شہپر ہما ہون مین

کر رہی ہین وہ مجھہ سی عدہ وصل
دلمین کہتی ہین ٹالتا ہون مین

دیکھہ لو جان کا نکلنا ہے
اور ٹھہرو کہ ہو چکا ہون مین

تیری شہرت ہی میری رسوائی
گو برا ہون مگر بہلا ہون مین

رشک ہے ہو تمہین لطف بزم آشوب
چشمک چشم آشنا ہون مین

جادو بھرا ہی سرمی نی چشم سیاہ مین
غمزے نے تیغ سونپی ہی ست نگاہ مین

عشق بتان نی آکی یہان بہی کیا ہلاک
کعبے مین آچہپا تہا خدا کی پناہ مین

وہ بت گیا جو صومعہ تو تار سبحہ سان
گن گن کی سو سو دل لئی ہی ہر نگاہ مین

ہم سوختہ دلون کی جلانے سے فائدہ
مثل سپند ہو نگے تمام ایک آہ مین

بدنام مین ہوا ہون تو رسوا ہوا ہی یار
وہ بہی شریک ہے مری حال تباہ مین

مین کہ چکا ہون قیمت دل بوسہ تم کہو
کتنے کا مال ہے یہ تمہاری نگاہ مین

زندان کو ای جنون لئی جاتی ہین کیون مجھہ
حیرت ہی بگڑی جاتی ہین ہم کس گناہ مین

کیا ایسا ننگ و نام ہی کیا ایسا پاس وضع
گہر مین بلاتی ہو نہ تو ملتے ہو راہ مین

اشعار کا صلہ تو رہا در کنار نطق
اب لوگ بخل کرنے لگے واہ واہ مین

غمگین شدہ ہون آنکھوں مین آنسو بھری ہین
ہر وقت لبوں پہ مری نالے ہی بھری ہین

بے لب شوخ تصور مین جو ملتی تو مزہ سہتا
ارمان ہی ارمان مری دل مین بھری ہین

کیون لگا و جگر یاس و الم فربہ ہوے
برسون ہی مری کشت تمنا مین چری ہین

پر کبھی ہوئی ہین تیغ جفا خوب ہمارے
گو انکا چلین کم ہو مگر سالے کھری ہین

کیا مانع دیدار ہوئی شادی دیدار
الوای ہم اس وقت تو بیوقت مرے ہین

بوسہ جو مین لی لون تو وہ کیا میر کرینگی
رہ جائین گی غصے سے بھی یکی اری ہین

امی بیخودی شوق اونہین یاد کرو کون
ہم اپنے ہی عالم مین عجب بیخبری ہین

نقاش ازل جو ملی لب تہ ہی تیرے
تصویر مین اوس شوخ کی کیا رنگ بھری ہین

کیا کیا ہین جوانان حسین نام خدا مین
تیری سے حسن مین پریوں کی پری ہین

مین اونکی لپٹ جانی کو سمجھا ہون عنایت
اور اصل مین وہ دیکھ کے خواب سے ڈری ہین

سیفی ہی اعجاز مسیحا بھی یہی ہے
اوس لب سے اگر مردی جیتی رہی زندہ ہے مرے ہین

لیت لب شیرین کی ہین کیا موی خطا ای نطق
چبتے ہین شکر منہ مین بھری ہین

سب بیک جلوہ جیسے [illegible]
ایسی ہی حسن کو ہم [illegible] کہتے ہین

ستم و جور کیہ ہم ناز و ادا کہتے ہین
اپنی خوبی ہی پر [illegible] کہتے ہین

ہم سمجھتے ہین انداز تحمل [illegible]
آپ جن فتنو شکو [illegible] کہتے ہین

عیب کو اپنے ہنر [illegible] ٹہرا لیتے ہین
بیحجابی کو وہ مستی ادا کہتے ہین

اپنے نزدیک تو غا حسن کی مختاری ہے
کچھ عداوت نہین مجھسے مگر اوس محفل ہے
آتی ہی ایک فرا ناز مین اونکی شوخی
دل سے تا خار مژہ اوسکا ہیو کھنچا معلوم
شب وصلت کی مکافات عمل ہوتی ہے
بیجا بی ہے گل ناز کا لب کہل جانا
کان تک یار کی پہنچے یہ خدا کی قدرت
لاگ سے ہی تو سہی ... اونہین ایک لگاو
آبرو پائی ہے ... سے بدولت ابھی
گالیان کہائی ہین جن لوگون اونکی ...
آنکھ لگتی نہین ... شب ...
بیوفائی سے حسینون کی ہوا ... نشین
... سے ... دیکھو ویان
اونکی شوخی کا ہون کشتہ کہ دیت خواہ ہو

اور مجھو بھی ... الفت کو ... کہتے ہین
اپنی ... کو مجھی لوگ برا کہتے ہین
حوصلہ تنگ ہے جو بنا و جفا کہتے ہین
ضعف مین اشک کو ہم آبلہ پا کہتے ہین
ہجر کی رات کو ہم روز جزا کہتے ہین
غنچہ جب تک ہے اوسے شرم و حیا کہتے ہین
نازسے آہ کو ہم زلف رسا کہتے ہین
چھیڑ جانے کو بھی ہم اونکی ادا کہتے ہین
... خوار ... کہتے ہین
بیدمین ... کہتے ہین
خواب ... کہتے ہین
جان کہتے ہین جو لوگ تمکو بجا کہتے ہین
دیکھ لو کیا ابھی ... کہتے ہین
خون میرا ہی مگر رنگ حنا کہتے ہین

نطق روتی ہین سب اپنی ہی لگا کر کہرا
مرثیہ کہتے ہین وہ شعر تو کیا کہتے ہین

شب وصل کا مزا ہے جو یہ رنگ ... ہو
یعنی وہ مست ناز و ادا ہو یہ مست شوق
بوسی بجای نقل ہون لب حرف ...

معشوق شوخ و سنگدل عاشق دلتنگ ہو
دونون کو اپنی اپنی طرح کی ترنگ ہو
آپس مین دور جام مئی لالہ رنگ ہو

بیباکیاں ادہر ہوں اودہر تیرے بیان
آکر مزے میں دونوں لپٹ جائیں ایکبار
جب بے تکلفی کی یہ نوبت پہنچ چکے

شرمندہ جس سے شمع ہو پروانہ دنگ ہو
اوسکو ہوا ایک جوش اسی ایک اومنگ ہو
پہر کیا حصول کام دلی میں جو رنگ ہو

ای ناطق اور ہو جو نہ ایسا تو صبح تک
وہ شرم سے خجل ہو ادب سے یہ تنگ ہو

ہو گئی صبح منگا تیغ تو سر کاٹنے کو
مول لی تیغ نہ عشاق کے سر کاٹنے کو
دیکھ ادا سے کہ نظر سینے کو افگار کرے
چشم بد دور جوانی میں عجب نکلا رنگ
جوش وحشت میں جو صحرا سے وطن آیا
میرے گننے کو شب ہجر میں تارے نکلے
بوسے لینے کو جو وشب وصل ہوں تو موج صبا
وای تقدیر کہ آئی تہی گلی میں او سکے
کیا بری آنکھوں سے دربان ادہر گہورتا ہے

جا ونکا دن تجہے فرقت کا کہ ہر کاٹنے کو
بس ہے اونکی لئے شمشیر نظر کاٹنے کو
یار کچہ وقت بہی نہی درکار سپر کاٹنے کو
جائی باغ کو رنگ گل تر کاٹنے کو
دور سے دیکھ کے دوڑا مجہے گہر کاٹنے کو
مشغلہ ہاتہ لگا تا بہ سحر کاٹنے کو
ہو چہری گردن مرغان سحر کاٹنے کو
دو گہڑی چین سے ہم خستہ جگر کاٹنے کو
سگ لدار چپٹتا ہے اودہر کاٹنے کو

ق

ہوں ٹہما نہیں خلقت کا سبب کہلتا ناطق
مجہکو بہیجا ہے یہاں عمر بسر کاٹنے کو

معشوق کے تپاک سے عاشق ہلاک ہو
قصہ تمام عمر کا دم بہر میں پاک ہو
سر ہے وبال دوش مرا قتل کیا گناہ

گرمی کری جو شمع تو پروانہ خاک ہو
تیغ نگاہ پہیر دو عاشق ہلاک ہو
تلوار لا مجہے دے اگر تجہکو باک ہو

اینڈا اگرین پڑا ہوی تا حشر چین سے
اوس شعلہ خو کی کسکو بہلا تاب التفات
کیا طاقت ستم کہ نہیں ہے دماغ ناز
بوسے رولاکی تجھکو رولاتا ہوں اس لیے

مستو نکا ڈھیر بعد فنا زیر تاک ہو
گرم اس قدر نگہ ہے کہ بس جلکی خاک ہو
کون ایسی نازنین سے اندیشہ ناک ہو
دھودا کی تا نگاہ تری خوب پاک ہو

ای لطف دل میں نقش [illegible] شعر ہی
کشمیر سے نہ باولی سمجھے کی نزاکت ہو

آپ سیا خستہ بنتے ہیں بگڑ کر گیسو
گھٹ گئے کوتہی بخت سے بڑھ کر گیسو
ہیں بلا تو نہیں رکتے عمل اپنے رکا
کھل گیا کھلتے ہی سوباف کی شیرازہ سا
دوش ناز کو ہیں کیوں نہ کہیں ہی تو ہو [illegible]
شمع عارض سے اوٹھا تھا دم [illegible]
رونق اسلام کی [illegible] دولت سے [illegible]
بال بیکا نہو شانی کا جاو [illegible] سوبار
بال ساقی نہ بنا تھے دم بادہ کشی
تیرے منہ لگ کے کیا [illegible] سیہ نے اندھیر
بال ہار اہی تو کیا سانپ بنے بیٹھے ہیں
دلکی چوری کی تہمت در دنیا پر تہمت
دل نہ کیوں تنگ سے ذرات پریشان رہیے

تا تہ مشاطہ کی ملواتی ہیں اکثر گیسو
دوش بار کمر کو ہوے دو بھر گیسو
اور ہیں سانپ تو رکتے نہیں منتر گیسو
نظر آنے لگے مجموعہ ابتر گیسو
خال رخسار کا بن جائیں سمٹ کر گیسو
رہ گیا معجزہ حسن سے بنکر گیسو
ایک رخسار کی زینت ہیں شہپر گیسو
تا تہ میرے ہوں قلم آپکے جھوڑ کر گیسو
کشتی ہی کے لیے ہوگئے لنگر گیسو
تیرے سہرے کے زمانے کی [illegible] سر گیسو
گنج عارض سے سرکتے نہیں دم بھر گیسو
بنکے بیٹھا ہے اوسی صورت اژدر گیسو
گھیرے رہتے ہیں رخ یار کو اکثر گیسو

راہ چلتے تو نکلا گھونگھٹ کی پہچان کیا
رنگ و بوی چمن جلد تمہاری قصد تھے

واہ کیا ہم صحبت ہیں رخ ساقی کی قریب
آج یہ شرم کو کیا کم ہے تکلف نکرو

چل بسا حسن مگر ایک محبت نہ ملے
سچ ہے ہر سر نہیں سامان جنونکی لائق

صورت اہل نہیں ہونگے فرشتے قیدی
چاندکی ایسے ہیں ہو وہ چندان لائق

خوف ہم کہانی ہیں تجھکو مگر جان کے خال
ہمدم او جس سے مرے دل کو تو بیوفا ہیں

پھانسیان ٹہنگ ہیں یا تیری گیسو
رخ کا کیا رنگ ہے کیسے ہیں مصفا گیسو

ہیں یہ مست مئی حسن سے کالے گیسو
ہیں بہت پر دیکھ کے ہوں منہ پہ گیسو

اونکے پانو تکو ابھی نہیں وہی لگے گیسو
اور سر پہ سودا ابھی نہیں ہیں گیسو

اوڑکے پہنچیں گے کمندیں جو فلک تک گیسو
رخ کو سایہ جو ہیں منتشر گیسو

سانپ سے ڈرتے ہیں ہم ایک سمجھ کر گیسو
آج سلجھائی ہیں منتشر گیسو

مشاطۂ طبع رسا کو دیکھو
شاید سلجھائی ہیں کیونکر گیسو

کیا دم فکر دکھائی ترے گیسو مجھکو
عشق ہوتی ہی وہ تیل ہوگئی بچھو مجھکو

کم ہے جتنا کہ دبائی ہی لحد تو مجھکو
بیقراری کا اثر یار کو بس ہیں لایا

ای ستمگر تری آنکھونسی ڈرا ہوں ایسا
بوی گل سے بھی زیادہ مرا نازک تھا مزاج

بادشاہی کی گدائی در میخانہ کی
جام جم کے ہے برابر مرا چلو مجھکو

کھل گئے جو سر سینہ نہ الجھو مجھکو
سانپ بن بن کی ڈرانے لگے گیسو مجھکو

ہوں وہ مجرم کہ دبائیں ہے پہلو مجھکو
نکہ اپنی ہی دلیر سے قابو مجھکو

کہ جھیلا جو نظر آتا ہے مرا تو مجھکو
ای صیاد نکہ ہست جہتی ہی تو مجھکو

سلطان سخن

۱۱۶

روو یا ... یار دم ... کشتی
کبھی ... ای فلک ...
... سی ... تھا ... ل
جان لی صبر کا ... ہوتا ہے
کیون مین لقا ... جو ... پہ جیر
ای جنون جوش وحشت سی ... تو ...
ای فلک ... کشتی ...
ہے تو ... خلقت مین ... خل
ای صدف تجھکو مبارک ہین گوہر تیرے
لی اوڑہی وحشت نے ال و چمن مین ... کر

چشم ... جو ... مجھکو
... مجھکو
... مجھکو
بار ... تو مجھکو
بیٹھے ہی ... سر و ... مجھکو
نہ ... مجھکو
... جو ... مجھکو
قد ... گشتہ ... صورت ... مجھکو
ہین محبت حق کی دل ... مجھکو
نکہت گل سے جو یاد آئی تیری ... مجھکو

کیون نہ ای النطق کرون تہنیت دو عیدین
چاند عیدین کے ہین یار کے ابرو مجھکو

چاہیئی آنکھ کو اب پھوٹ کی رونی مجھکو
ٹھنڈی آہین نہ بہر کوئی نہ رونے مجھکو
میرے رونے سے ہی اوس پردہ نشین کو ... کا
دم مرا تیری خموشی سے گھٹا جاتا ہے
چند اشکون کے یہ مستی کہ بہا دین ناموس
خال رخسار بنا ... سیہ بختی نے
سر سے پا تک ہوئین الودہ عصیان یا رب

سمہ تن داغ لگا ہونگا ہون ... مجھکو
آئینہ جاؤنگا نہ تیری مین بھگوئی مجھکو
کہین بہاتا نہ اپنی کمبخت ڈبوئے مجھکو
سنکے بولا نہ اگر جلد تو رو دے مجھکو
آب ... کا یہ طوفان کہ ڈبوئی مجھکو
ہون وہ دانہ نہ کوئی کھائی نہ بوئی مجھکو
ابر رحمت کو اشارہ ہو کہ دھوئی مجھکو

کیون نہ رحم آئی محبت کا اثر جاہی کہاں
ابرو حسن کی ہون عشق مجسم ہون مین
سر مژگان ہی ہر لخت جگر کی ہی مراد
سبزۂ باغ ہون خود ہوگی مر نشو و نما

آپ ہی قتل کری آپ ہی روئی مجھکو
ہی تمنا سب کوئی محبوب نہ کھوئی مجھکو
پھول ہو جاؤن وہ بالی مین پروئے مجھکو
نہین بوتا چمن آرا تو نہ بوئی مجھکو

پھول کی طرح ہی شبنم چراغ تربت
... جاؤن تو کوئی لطف نہ روئی مجھکو

دیکھو نزاکت صنم شوخ و شنگ کو
شیشے سی بھی لطیف بنایا ہے سنگ کو

روون جو یاد کرکے بت شوخ و شنگ کو
آنسو سلام آنکھ کا پہنچا ہین گنگ کو

شاعر مثال جعد بت سبزہ رنگ کو
جمنا سے غوطہ مار کے لائے نہنگ کو

لونڈی بنا و خست رز شوخ و شنگ کو
رندو اٹھو چلو تو جہاد فرنگ کو

پر طائر حواس کی کاٹی جو چرخ نے
وہ سب عطا کیے مری جھریکے رنگ کو

تجھسے کرین مقابلہ کیونکر بتان چین
اندھے نہین ہین دیکھتی ہین چشم تنگ کو

اے جذب دل ہنا ... اکت کا عذر کیا
لاو سکو چلنے دی نہ کسی غیر نفک کو

صد آفرین کہی تری شوخی کی زور پر
گویا کرے خدا جو زبان خدنگ کو

پر دیکھین قصب کی ... اسکی کہات
ہنستا ہی کیا چراغ جلا کر پتنگ کو

ہمنے جو لی اثر کیے نالے تو کیا ہوا
کرتے ہین لوگ یون ہی تو خالی تفنگ کو

نازک مزاج ہونے مری ڈسگیا وہ بت
شیشے سے آج توڑ دیا ہین نے سنگ کو

آئے وہ دن کہ تیغ کو گردن گلے لگائی
چوسین دہان زخم زبان خدنگ کو

کیون گور پہ کھڑا ہی عدو کوئی ...
لیتد بت شماری چھاتی سی سنگ کو

هولی پهر آئی ہاے رقیبوں مین پهلکر — وہ بت اوڑائیگا مرے چہرے کے رنگ کو
جوش جنون سے ہاته اوٹهایا ہی سوے جیب — بس آج سی سلام ہے ناموس و ننگ کو
مضمون باندهی کی رخ و قبیح کے — ملک سخن مین لاتی ہین اہل فرنگ کو
ہر بار کهول کی منقار رہ گئے — بلبل اوڑا سکی نہ کبهی میرے ونبگ کو

اوسکو سکوت ہوگا غم قتل نطق سے
خاموش شمع ہوگی جلا کے تنبگ کو

علم جو قتل کو شمشیر جو ہریار کی ہو — ہزار کی ہو نہ گنتی نہ دس ہزار کی ہو
چمن مین بحث جو رنگ رخ نگار کی ہو — اوڑی یہ شرم سے رنگت ہوا بہار کی ہو
وہ مستیان نہین کہتی ہے نرگس شہلا — جو کچه ادا ہو تو اوس آنکه کے خمار کی ہو
عجیب لطف ہی زیور سے قد نازک کا — نہ شاخ گل کو گلشن مین اس بہار کی ہو
صبا جو چهیڑ رہی ہے چمن مین سنبل کو — یہ بیم و رشک مجهی ہے نہ زلف یار کی ہو
نسیم سے ہی مکدر دماغ نازک یار — شمیم گل نہ کہین ہم اثر غبار کی ہو
کسی مین اپنی تہا ہی گا پهر سبب ٹهہراون — گلہ نہ تیر اشک کا شیشہ و زنگار سے ہو
مین تیری آنکهہ کو طفلی سے سمجهتا تها — قریب ہے کہ یہ آشوب روزگار کی ہو
صفای عارض گل و سکو آئینہ دکهلاے — صبا جو تاب دہ اوس زلف مشکبار کی ہو
ہمارے ہاته سراسر ہین بار گل خوردہ — ترے گلی مین جو ڈالین بہار یار کی ہو
وہ اور مجهسی کرین وعدہ اسمین تهی یہ سے — کہ رات پهر اسی تکلیف انتظار کی ہو

تم اوس گلی مین مجهی تو سکو لطف یہ ہے
نگاہ یاس بهری جس امیدوار کی ہو

یا صبح جو موت بھی شب غم آ گہری نہ ہو
دو رات بھی تیری شب غم کبھو نہ ہو
[illegible] تھی جیسے حیا کی گریں بیچ بیچا
کیا روئی یار کہول کی دیکھوں تخت وصال
مجھ دل جلی کی خاک کو تاں اے صبا نہ چھیڑ
[illegible] خاک ہو مجھے تصویر یار ہے
کیا شرم کی اوس آنکھ میں ہے [illegible]
ای چشم تر نہ [illegible] رو فی [illegible] دل
[illegible] باتیں رہی اذن تو [illegible]
ہم چل [illegible] ملک [illegible] جو ساتھ
منظور دید میں نہیں شرکت کبھی نہیں
کیون آئی گھر سے یاد عزیزان اگر [illegible]
[illegible] پھول [illegible] دکھنہ [illegible] کر
آزردہ دل ہیں دیکھو و دیں [illegible] ہم

جو ہر کیا جو چاہوں نہیں تیر سے نہ ہو
سو چاند ساتھ نکلیں تو مجھ روشن نہ ہو
یہ بھی نصیب اپنی او نہیں گدگدی نہ ہو
ڈر ہے کہیں سحر تہ چار رہیں نہ ہو
چنگاری کوئی راکھ میں چھپی ہوئی نہ ہو
کاغذ کے چاند سے تو کبھی روشنی نہ ہو
مجھکو بھی یہ گمان ہی ہو سنے نہ ہو
پانی سے یہ لگی کہیں اپنی بجھے نہ ہو
دو باتیں میں جو عرض کروں ایک بھی نہ ہو
تہا یہ خیال او نہیں کا کہیں تھی نہ ہو
ای شکست تو ہم ہوں یا آسی نہ ہو
غربت میں ساتھ کون ہی جو بیکسی نہ ہو
بلبل شکستہ بال کہیں کھیتی نہ ہو
مجھ اور دل لگی ہیں کہیں دل لگی نہ ہو

کرتی ہو نطق تو گونگی ہر شب حرام نیند
فریاد کا تمہاری کوئی نالشی نہ ہو

دیکھا ہوں دل لگی میں اوس مثال کو
حسن بوٹی ہی خود فروشی کی لے ڈالا کو
[illegible] سونکی طلب سے قصد یہ ہی اشغال کو

کہدو دیکھ آکے اسکندر [illegible] اقبال کو
شرم [illegible] کہ نہ دیکھی آئینہ مثال کو
کاٹ ڈالا مشغلہ باب استعمال کو

ق

یار آتا ہے خدا جانے شبِ غم کس ہو
روح جاتی ہے بدن سے کہ لئے استقبال کو

آستانِ یار پر ہو ناصیہ سائی نصیب
خاک در تاج شرف بخشی سرِ اقبال کو

تو کرتی تا جبیں کو بھی جبیں ای نقطۂ [illegible]
کر دیا زینت دہ روئے حسینان جمال کو

ہو بھی بندی کی طرح [illegible]
دیکھتی چلتے اگر [illegible] اپنے چال کو

[illegible] قناعت [illegible]
دیکھے [illegible] کر دیا [illegible] کو

[illegible]
[illegible]

شوق [illegible]
[illegible]

[illegible]
وقت [illegible] کو

[illegible] نسبت [illegible]
کیوں [illegible] آ گیا [illegible] کو

دو قدم تکلیف کی ہمکو اجازت دی ہو تو
دیکھ آؤ جا کے اپنی نظمِ خستہ حال کو

[illegible] سودا ہے [illegible] کرنیکو
دل ہی چھوٹے پیار کرنے کو

غنچہ مجھ میں وار کرنے کو
آپ ہیں مار مار کرنے کو

اس طرح کا حسین جیسے تم
کس کو ملتا ہے پیار کرنیکو

وصل کی [illegible]
دن پڑا ہے شمار کرنے کو

سوئے دسے ایدل آگ لگ جاتی
رات بھر یار یار کرنے کو

لی چلی ہمکو دل کی بیتابی
کوئی جانان میں خوار کرنیکو

بد بلا ہے شبِ سیاہ فراق
عامل آئی ہی حصار کرنے کو

جلد جانے سے اور کیا مطلب
آئی تھی بیقرار کرنے کو

وہ جو پھر وعدہ ہای خلاف
روبرو اپنے رکھ دیا کسنے
دن ہی گننے کو ہجر مین گھڑیان
ہم نہین یہ بھی پر جگر کیا ہین

ہم ہوے انتظار کرنے کو
شمع کو [illegible] کرنے کو
رات تارے شمار کرنے کو
عاشقو نہین شمار کرنے کو

نطق یار و دلی ہم نہ جو سلوک
پھر نہ جی چاہے پیار کرنے کو

ناصحو اس عقل و دانائی کے ساتھ
رخصت ای ناموس ای ننگ و ناموس
مٹ گئے بس پھر تیرا آشنا
ہے مصیبت ہر گھڑی کا سامنا
کیون حریف بادہ گو سے نکلا
لاگ ہے تیری یہی دل کی لگاو
عشق مین لاتین بہی مجھ پر بلا
ایک لشکر ہے ہجوم یاس سے
ہے بلای جان عالم ہر ادا

تک رہے ہو مجھ سے سودائی کے ساتھ
عشق کا ہی لطف رسوائی کے ساتھ
بگڑی ہی ہم تیری خود آرائی کے ساتھ
دل خدا دی تو شکیبائی کے ساتھ
بحث کیا بلبل کو غوغائی کے ساتھ
ہون جدا اب اس شوخ [illegible] کے ساتھ
قصہ بین انکھین بھی بینائی کے ساتھ
ای صنم تیرے تمنائی کے ساتھ
دم نکل جائی ہمن انگڑائی کے ساتھ

کون سی خوبی نہین اوس بت مین نطق
خوش ادائی بھی ہے رعنائی کے ساتھ

مست ہوی پیو پھر [illegible]
ساغر چشم [illegible] پڑے ہین

ہم بھی لوٹین [illegible] کے ساتھ
ہی جلوہ ہے کس [illegible] ساتھ

وبال ہون

[illegible]

عاشقانہ ہے میرا [illegible] زعفران

[illegible]

تمہیں معشوق بنا سکتی جہاں کی بلبلیں [illegible]

ای شگوفہ باغ آئی ہوا [illegible]

بعد فنا کسی سے تعلق نہیں [illegible]

پڑنا جھگڑنا اور لینے پیا [illegible] وصال

وحشت جنونکو جاتی ہیں ای عیش الوداع

مجھکو پڑھنے تو ہیچ محبت میں ہی بجا

وہ نہیں نہال حسن کا یہ نخل باغ کا

جل اٹھا کسی یہ بکھیرے [illegible]

کیونکہ لگاؤں نہ وہ لا سکیں گے اب

[illegible] کو بھی عشق چکھائے ذرا مزہ

اب وہ پری بنے ہوئی جاتی ہیں سیر کو

[illegible] کے ساتھ

[illegible] کے ساتھ

[illegible] جان [illegible] کے ساتھ

[illegible]

[illegible] کے ساتھ

[illegible] کے ساتھ

[illegible] کے ساتھ

[illegible] کفن کے ساتھ

[illegible] کے ساتھ

[illegible] کے ساتھ

ای ان چھو کر تو بھی ہو دیوانہ بن کے ساتھ

آئی بہار وحشت دل پھر سے اوڑھی
ایسے ضعف اب ہماری ہو گئی مشکل
کہتے ہیں وہ جو دوڑ کے لپٹو ہمیں راہ میں
کل کو بھی تیرے ساتھ [illegible]
[illegible] رقیب ہو تو [illegible]

ہم بھی ہوا پر آ گئے ہیں چمن کے ساتھ
گویا کبھو جہان کو تھا ربط تن کے ساتھ
عیار ہو کی باتیں ہیں [illegible] کے ساتھ
[illegible]
[illegible] کے ساتھ

صد حیف [illegible] دیوانہ [illegible]

[illegible] وہ اس چھل [illegible]
[illegible] چمن [illegible]
اور جبین پر ہوں [illegible]
بازو و پر بار بار [illegible]
دونوں [illegible]
[illegible]
لطف [illegible]
آسیا [illegible]
گل ہی ہمراہ ہو [illegible] کیا [illegible]
جب بہار آئی ہی پیدا ہوئی ہیں آخ جنون
بیٹھا چلتا ہے ظالم نے نکالی ہے وہ چال
[illegible] عاشق [illegible]

[illegible]
[illegible] سا
ہو [illegible] کو [illegible] کے ساتھ
دل [illegible] گل کے ساتھ
[illegible] کے ساتھ

قیس سے ناحق ہے تمکو بحث فن عشق میں
نطق تم بھی گفتگو کرتے ہو کس [illegible] کے ساتھ

[illegible] بریں کے ساتھ
اب بھی بات چیت [illegible] روح الامین کے ساتھ

دیدار وقت [illegible] وہ [illegible] کے لیے
[illegible] آستین کے ساتھ

[illegible]
[illegible] آہ حزین کے ساتھ

[illegible] سوال [illegible]
[illegible] نہیں نہیں کے ساتھ

کیا [illegible] قتل پہ
[illegible] آستین کے ساتھ

بجلی [illegible] گشت امید ہو
ای برق [illegible] کے ساتھ

[illegible] رخ بدری [illegible]
جلتا [illegible] حسین کے ساتھ

[illegible] جاتا
[illegible] نکالا [illegible] یقین کے ساتھ

[illegible] پردے چھوڑ کر
[illegible] دل کو [illegible] کمین کے ساتھ

[illegible]
[illegible] نگہ دلنشین کے ساتھ

[illegible]
[illegible] ہمنشین کے ساتھ

[illegible]
[illegible] نشین کے ساتھ

[illegible] شعور
[illegible] عنبرین کے ساتھ

صحبت [illegible] کب پارسا سے ہو
دنیا نہو گی جمع کسی طرح دین کے ساتھ

تمکین [illegible] گردی سے فائدہ
ای چرخ [illegible] رہ کہیں جا کر زمین کے ساتھ

یاروں سے کیا چھپائی ہوائی نطق کھل گیا
چوری چھپی کا ربط وہ پردہ نشین کے ساتھ

١٢٥

[illegible] جبین کا بوسہ دو [illegible]

پھر دن نہ ساتھ گیا میری چھتیاں ہیں ہے
نہ اس سے پہلے حسین ایسے بے مروت تھے
یہ نیت اُجلی کچھ [illegible] ور دلکو بھائی ہے
رقیب کو وہ لیے اپنے گھر میں سوتے ہیں
عجب نہیں ہے [illegible] نصیحت [illegible] ناصح
جواب چاک گریبان ہو دامن گل کا
وہ تاک جھانک کی عادت گئی [illegible]
چمن میں اُس نے [illegible] رنگین [illegible]
نہ [illegible] سے وہ بوسے لگا

عشاق میں تو [illegible] سودائیں ہے
وفا کا مجھکو فقط [illegible]
ہماری جان [illegible]
حرام نیند [illegible] انتظار میں ہے
دل [illegible] چھتیاں [illegible]
بہار جامہ ہستی کی جھوٹ بہار میں ہے
طرف بہشت کی [illegible] مزار میں ہے
[illegible] بہار میں ہے
جو کوئی یار [illegible] افراز میں ہے

یہ لحنت دل میں ہی مطلق اپنی پلکو پر
نیا ظلم ہے یعنی شگوفہ خار میں ہے

دہن سخن [illegible] اچھا ہے گفتگو کیا ہے
جو منہ [illegible] نقش قدم
نہیں جو اُسنے گل کو [illegible] خود بیٹھے
اگر [illegible] بانی میں [illegible] بد نام
[illegible] تماشا ہے
وہ ایک فصل [illegible]
حضوری کی [illegible]
نکل گئے غم و غصہ [illegible] حسرت

برائی [illegible] کیا ہے
تو کیوں [illegible] کیا ہے
تو پھر چمن میں صبا [illegible] کیا ہے
[illegible] کیا ہے
[illegible] کیا ہے
[illegible] کیا ہے
حضوری [illegible] کیا ہے
کچھ اور ذکر کرو دل کی گفتگو کیا ہے

[illegible]

لو سے جو عجیب ... آپ ... خوب لیا
نشاں صبح محشر سے ہوا گریباں پہ
ہی کو زرد کیا آہ ... لگایا داغ
شہید وہ ہے جو مر کر دکھائے رنگ وفا
مجھے بھی غم نہیں ہے مجھے جو صبر نصیب
وہی کہو جو ... گل ... مجھے
چراغ خانہ دل ... عاشق

پر اسکا تذکرہ ہندی کی رو برو کیا ہے
ہمیں جانا نہیں بخت کیا رفو کیا ہے
تمہارے سینے نجد انہیں تنگ ہو کیا ہے
جو چھوٹ جائے چھوانی ... ہو کیا ہے
کہے گا کیا مری دعا ... تو تیری خو کیا ہے
خلاف واقعہ تقریر ... کیا ہے
کہوں نہیں ہے سوا کیا وہ شعر گو کیا ہے

جنا رنگ اگر نہ چمکے ...
تو لطف شکوہ عبث ہی تیرا ہو کیا ہے

یہی صفا ہے جو رخسار مہ لقا کے لیے
جو عشق دل عالم ہو ... کے لیے
گناہ ہی کچھ ہے مری سزا کے لیے
حرم کو کب میں چلا تھا ہوا دعا کے لیے
شب وصال کا گریہ تھا بہر روز فراق
وداع میں ہوں گر رنگ ... ہیں گل ...
موو ... تھی صحرای نجد کے کانٹے
مری نجات کا باعث ہوئے ظلم ہوئے
پلائی او نہیں ... تو وہ بے تکلف ہوں
نہ ... تپ ہمیں گرمی آتش گل سے

حلب کو آئے پھر جا ہیں کی خلا کے لیے
بزور تیغ لیے ملک سب ... کے لیے
گرو شہید شہیدان کربلا کے لیے
جو ... ہیں موجود دست و پا کے لیے
ہم ابتدا ہی میں ... تھی انتہا کے لیے
وفا ہے میرے لیے میں بنا وفا کے لیے
قدم ہر ایک نے قیس برہنہ پا کے لیے
بہانہ چاہیے کچھ رحمت خدا کے لیے
حریف ... کو ... حیا کے لیے
چمن میں آئے جا یا گر ... حنا کے لیے

نو شاہ حسن ہے گھر گھر نہ پھرا ے خدا [illegible]
لطیف طبع کو ہر انجمن میں پا رہے
وہاں زخم ہی ہے یہ رعب قاتل ہے
یہ خون دل کی جو قطرے جمے ہیں مژگان پر
ستم کا قصد جو [illegible] کا [illegible]
ہمیشہ [illegible]
[illegible] ہی کی [illegible]
وہ بدنگاہ ہوئے [illegible]
ادا و ناز [illegible]
کیے ہے [illegible]
[illegible] میں وہ زار میں [illegible] جسم اپنا
برای یار لکھوں نقش [illegible] اسکی بعد

یہ کوچہ گردیاں [illegible] ہیں کہ [illegible] کے لیے
کہ روک ٹوک نہیں ہی کہیں ہوا کے لیے
زبان منہ میں نہیں عرض مدعا کے لیے
سبزے بنائے ہیں تکمے تری قبا کے لیے
کہ [illegible] کوئی چاہیے سزا کے لیے
یہ [illegible] بندش [illegible] کے لیے
حباب [illegible] کے لیے
[illegible] فقط [illegible] کے لیے
[illegible] کیا مری [illegible] کے لیے
[illegible] گھر میں کہ روزن نہیں [illegible] کے لیے
[illegible] نقش [illegible] کے لیے
[illegible] عمل اونکے اقربا کے لیے

پری [illegible] نطق نے رنگین غزل جو گلشن میں
تو لب کھلے [illegible] غنچے کے مرجھا کے لیے

تری [illegible] ہے
تری گلی میں [illegible] لالہ رخان
بہار کیا ہے [illegible] سیر کیا ہے گلشن میں
ملال [illegible] میں جانا [illegible] کی جان جاتی ہے
جو وقت معرکہ مردانگی سی [illegible] ہے

[illegible] مری دل سے دعا نکلتی ہے
[illegible] صبا نکلتے ہے
[illegible] گلوں کی قبا نکلتی ہے
خدا کا شکر ہے گھر سے بلا نکلتے ہے
او نہیں کی خاک سے مردم گیا نکلتے ہے

[illegible]

۱۲۹

فقط اسی کو ... قاتل ... چاہی
کہ تیرے بھیس میں قاتل قضا نکلتی ہے

ستمگری میں ... تھا ...
اسی ہی خاک اوڑاتی صبا نکلتی ہے

وہ ہی قضا کی جگہ مجھ فقیر کا تکیہ
پہری کوئی نہ کوئی شکوا نکلتی ہے

نگاہ ڈوبے دلمین جگہ مین تیری ہی
کہان ہے ہای کہان دم مین جا نکلتے ہے

نثار ارسال ... ہنگامہ گرم ساز وجود
مری بقا مین فنا کی ادا نکلتے ہے

یہ خم دل سی نکلنے کی راہ نکلے ہے
یہ آرزو ہے جو بنکر ہوا نکلتے ہے

وہ اور لوگ ہین ای ... بد دعا والے
ہماری منہ سے تو شکوہ دعا نکلتے ہے

نکالین تب بھی نہ اف منہ سے زبان اونکی
ستم شعار کے چیخ ہون منت آسمان اونکے

اونہون نے جور کے عادت ہی چھوڑ دی افسوس
مری جو لینی لگی غم کے ناتوان اونکے

عدو کی جور مین تجہہ او نہین ہے ایما سے
یہ سب کرتے ہین ای جان ناتوان اونکی

عدو کے جان ہین وہ در پردہ ظلم کرتے ہین
مری ستانیکو ہوتی ہین امتحان اونکے

نگاہین ہوتی ہین عاشق کی دیسے کیسے پار
بلا کی توڑتی ہین تیر بیکمان اونکے

نہ ہو لیوے غم فراغ اوسکے کتون کو
یہ میر اگوشت تمہارا ہے استخوان اونکے

ہوئی یہ شکل تری غم مین گہلنے والونکی
نہ وہم کو بھی ہی جسم ناتوان اونکے

گیا ہین شک کا مارا جدہر کو مری گیا
نشان پا نظر آتی جہان تہان اونکے

در آئین خلق ... ہین تلخیان غم کے
مجال ہی کہ ہما کھائی استخوان اونکے

ابہی تو ہماند کی دیوار مین پہنچا ہون
نصیب جاگین جو سو جائین پاسبان اونکے

کہانی اپنی ہی در پردہ ہم سنائین گے
کہین جو ہوگئی قسمت سے قصہ خوان اونکی

ایجان دیکہو

ہمسے پوچھتے کیا کیا وہ ہین رقیبونکے
جلیس ونکے شفیق اونکی مہربان اونکے

ہوا یقین ٹپکتی ہے پہول سی شبنم
ہوئی جو گال غضب مین وہ فشان اونکے

سگ حبیب کی عوض کرینگے عاشق لوگ
بچین گے نعم کے جو کہانے سے استخوان اونکے

یہ بہشت چرخ بلا کیا ہین ای ستمگر خلق
تجہے تو مان گئے ہین فرشتے خان اونکے

مجال کیا ہی گلی مین ٹہک سکین عاشق
غضب کے باؤلی کتی ہین پاسبان اونکے

مسیح کا ہے کو جھگڑا اون لبونکو کہو
تڑپ تڑپ کی مری نطق ہیجان اونکے

مطلب کا سخن لب سے نکلنے نہین دیتے
وہ دیگ تمنا کو ابلنے نہین دیتے

کرتے ہین اوسی بال کی تعلیم وفا کی
تو تلی کو بہی ہم آنکہ بدلنے نہین دیتے

ہم وصل کی شب جب کبہی آجاتی ہین ضد پہ
پہر اونکی نہین ایک بہی چلنے نہین دیتے

یہ شوق ہم آغوشی دلبر ہے شب وصل
کروٹ اوسے تا صبح بدلنے نہین دیتے

ہر وقت ہی دل مین تری صورت کا تصور
ہم آئینے سے عکس نکلنے نہین دیتے

ہر صبح پر آیندہ کو وعدہ ہی کرم کا
دم گہوٹتے ہین جان نکلنے نہین دیتے

شوخی سے نکل جاتی ہین آغوش سے باہر
ارمان مری دل کا نکلنے نہین دیتے

تاریک ہین دن رات اثر بخت سیہ سے
ہم رنگ زمانے کو بدلنے نہین دیتے

پہلو سے سرکنے نہین دیتی ہین عدو کو
پتہر مری چہاتی کا وہ ٹلنے نہین دیتے

سنتی ہین لعل تو لیتے ہین حسینو سے مقرر
پیرانی طبیعت کو بہسلنے نہین دیتے

شامت یہ نصیبون ہی کی ہی نطق ہماری
بس ہجر کے دنکو بہی ڈہلنے نہین دیتے

وحشت زدہ آشنائی کھل گئے
شیخ جی کی پارسائی کھل گئے

سرسے لیکر تا بہ سینہ کھل گیا
دست قاتل کی صفائی کھل گئے

ہائے اس الفت نی کی پردہ در
ہمنے کتنی ہی چھپائی کھل گئی

دلکی چوری جسکا مشکل تھا سراغ
آنکھ جب سے چورائی کھل گئی

کیا کدورت دلمین رکھتی ہیسی ہم
ایک بدلی تھی کہ آئی کھل گئی

زلف تک دست کان بھی اوڑتی ہیں
آہ کی اپنی رسائی کھل گئی

تونے پایا ہے صنم یہ سینہ صاف
بات جو دلمین چھپائی کھل گئی

نطق سن لوگے جو وہ گلشن گیا
بلبلونکی خوش نوائی کھل گئے

پاس ناموس تھا جب ہوش بجا رکھتی تھے
دل بیتاب کو ہاتھو نسے دبا رکھتی تھے

دم رکا سا دگئی جور جنا ن بے اپنا
یاد وہ آئے جو انداز و ادا رکھتی تھے

دل بیتاب کا اب تو نہین او تنا بھی خیال
اس سے پہلے وہ کبھی ہاتہ ذرا رکھتی تھے

اپنی بیمار سے پرہیز تھا اونکو ور نہ
خال لب مین اثر جب شفا رکھتے تھے

چاند گہنائی خط سی وہی گال ہین اب
جو کبھی ماہ دو ہفتہ کی صفا رکھتی تھے

چاند سا چہرہ حسینو نکا تھا سادہ سادہ
کیا تکلف تھا نہ جب خال و فا رکھتی تھے

بیکسی پاس سے اپنی وہ بتون کی بس مین
تھی یہ حالت کہ کبھی تو نہ خدا رکھتی تھے

تھا او نہین شوق حنا تو کہ و بیگہ کی لیئے
ناتوانی مین بھی ہم خون لگا رکھتی تھے

دل پہ داغ بجای پہ طاؤس ای نطق
یار کی زخمی شمشیر ادا رکھتے تھے

سر کا پردہ

پھر حصول زر سے کو وہ میں کد مجھے
قسمت ملی ہے کچھ گل نرگسی بد مجھے
روح القدس جو آکے کرے مستند مجھے
ایسا صفائی دل نے کیا ہی حسد مجھے
پڑھ درس عشق اور نہ کوئی سبق لیا
دارا کا تخت ہے مجھے یہ بوریائے فقیر
میں جانتا ہوں عارض رنگین کو باغ خلد

جادہ نہیں ہے ایک قمر کی ہی مجھے
جاتا ہوں جسکے پاس وہ کرتا ہی رد مجھے
ای نطق تب بھی جانیں نہ اہل حسد مجھے
یکساں ہی شکل آئینہ ہر نیک و بد مجھے
ابجد پڑھا پڑھا کی شکلے اٹے حد مجھے
تاج سکندری ہی کلاہ نمد مجھے
نقش و نگار میں یہ تمہاری خال خد مجھے

دیوانہ نطق ہوں یہ لقمن ہے یاگی کو دو
سر پھوڑنے کو چاہیے خشت لحد مجھے

جوش شباب میں ہیں یہ بہر و بھرے ہوئے
بادل اٹھے ہیں ساقی و لو بھرے ہوئے
آئی بہار آپ کے دیوانگان چشم
تعویذ اتنے باندھے ہیں جب کہ آج کل
خالی ہو دل بلا سے مجھے کوس کاٹلیں
رکھتا ہی عاشقوں نے تو کیا دل میں کاشمیں
ڈر سے تمہارے رو نہیں سکتے ہیں بزم میں
اعجاز عیسوی لب معجز نما میں ہے
جانیں ہم آپ ہمسے وفا کیجیے اگر
دو چار دل ہر ہر میں جو حلقہ دیکھئے

اور بھرے ہوئے ہیں سینے تو بازو بھرے ہوئے
لے چل خم شراب لب جو بھرے ہوئے
ہیں چشم خوش میں صورت آنسو بھرے ہوئے
اتنے زیادہ ہیں مرے بازو بھرے ہوئے
نا حق ہیں جی ہی جی میں یہ بد خو بھرے ہوئے
کانٹے ہیں سر پہ پیٹ میں گلرو بھرے ہوئے
بیٹھے ہیں جب ہم آنکھ میں آنسو بھرے ہوئے
آنکھوں میں کاٹو تلی ہیں جادو بھرے ہوئے
دفتر ہیں یوں تو قصوں سے مہرو بھرے ہوئے
ہیں آج کل حضور کے گیسو بھرے ہوئے

آہ شہر رفشان کی ذرا سیر دیکھنا — وہ جاتی ہین گھر تین ہین جگنو بہرے ہوے
غنچے کی بند رہنے سے کہلتا ہی بس یہی — اوس نو بہار ناز کی ہی بو بہرے ہوے
محفل اوداس ہے جو نہ آیا وہ مست ناز — گویا ہین چشم جام مین آنسو بہرے ہوئے

کیا ساتہ دی سکین گے مرے شہسوار کا
ای نطق ہین نسیم کے پا بو بہرے ہوئے

اب غنچہ جو پیا نیند کی سستی آئی — منہ کہلا زخم کا گویا کہ جمہائی آئی
بوی دلدار ہی لائی ہی نہ پیغام وصال — پہر صبا کیون تو یہان باد ہوائی آئی
تجہ سی ایدست دعا باب اجابت نہ کہلا — ہاتہ کب قفل در دیر کی کنجی آئے
آج اوس شوخ نے کیا بند قبا کہولے ہین — کیون تو ای باد صبا عطر مین ڈوبی آئی
آہ کی کس ہین سکت سانس ہے جب سینے مین — حلق تک آ کہ جگہ بیٹہتی اوٹہتی آئے
دل تو بیٹہے نہ پہر یگا کبہی عرفہ کی طرف — شیخ جی یہ طبیعت جدہر آئی آئے
یاد آیا ترا چہپ چہپ کے وہ آنا ایجان — غم کے ایام مین جب رات اندہیری آئے
جانے کس سے اوڑ گئی رنگ اوڑی کس کا رنگ — دیکہی سو انگ وہ کیا لائین گے ہولی آئے

دہر دیا عشق کی بیگار مین قسمت نی اوسے
کوہکن چہوٹ گیا نطق کی باری آئے

ہم اونکی پاس سے کچ بچنو نسی لڑکی اوٹہی — اونہی بگڑے کے مگر ہامی دل بگڑ کے اوٹہے
مین زہ گیا ہون اگر لگیتی ہی آ بیٹہے — تری دوکان سے پیر مغان بگڑ کے اوٹہے
لو وقت ہے ہین سر محفل — بگاڑ ہی نیگے ابہی منہ جو ہم بگڑ کے اوٹہے
بن ہی گی جو کہین بن پڑی خوشامد سے — جگہ ہین ہے پہر تو سرا ونکی جو پاؤن پڑ کے اوٹہے

۱۳۳

بنا گئے ہمین کہلا کی زلف سودائی
چلے جب آپ سے وارفتہ آہ کے پہلے
عیان ہے جنبش سر سے کہ ہم بہی مان گئے
جب اوسنی چاہا بناوٗن نشان تیر جفا
ملے ہین مستو نکلو جی سنبہالنے والے
تمہاری تیغ تغافل نے جنکو کشتہ کیا

اوٹھی جو پاس سے زنجیر مین جکڑ کر اوٹھے
وہ ناتوان بہت تہی عصا پکڑ کے اوٹھے
مرے عدو جو مرے حق مین تسبی جبڑ کر اوٹھے
ہم آڑ اپنی فناکی وہین پکڑ کے اوٹھے
اوٹھے جو نشے مین وحشت سبو پکڑ کے اوٹھی
پڑے رہے یوہین لاشے نہ اونکی نٹر کے اوٹھی

بس فنا بہی اسی خطے مین فلک سے دبا
بگولے بن مین ہی خاک سے اکڑ کے اوٹھی

ربط آپسے پڑا کے بے آبرو ہوئے
مینا گدا زبادۂ سرجوش عشق ہے
زخم جگر کو سوزن مژگان سے سی دیا
کیون جاکی پہر نہ آئی مرے پاس ہمنشین
منہ مجہ سے پہیرتا ہی یہ قاتل کو شک نہو
گہر بار چہوڑ چہاڑ کے نکلے تلاش کو
اپنا سا لیکے منہ ترے حیران رہ گئے
تہا درد سر کبہی تو کبہی نیند کا خمار
وحشت بہار مین لیئے پہرتی ہی جا بجا
رونیکا اب نچوڑ ہے قصہ تمام ہے
کیا کیا چڑہے ہوئی مری نشے اوتر گئے

پہلے تہے آپ سے تم تم سے تو ہوئے
دیکہو گے تم رہے گا نہ دل بے لہو ہوئے
تارادس نگاہ مہر کے تار رفو ہوئے
میلا وہ ہوش بن گئے یار رنگ و ہوئے
ہنگام ذبح اس نے نہ ہم قبلہ رو ہوئے
خانہ خراب تیرے لیئے کو بکو ہوئے
آئینے مہر و ماہ کے جب و برو ہوئے
کیا کیا شب وصال شوہ حیلہ جو ہوئے
ہم آدمی نہ ٹہرے کسی گل کی بو ہوئے
ناصح کو مژدہ ہو جگر و دل لہو ہوئے
جب ان اختلاط مین وہ تر شرو ہوئے

منہ دیکھو نطق کا وہ بھلا منہ دکھائیں گے
جو شرم سے نہ آئینے کے روبرو ہوئے

ہان ای رقیب خیر منا اپنی جان کے — تو ہے بجا ہمیرے بعد ترے امتحان کی
اپنونکی طعن غیر و نکی خشمک ہر آن کے — تیرے لیئے اوٹھائی ملامت جہان کے
رفعت مین کیا بیان کرون اوس مکان کی — چھت عرش کی ہے اور زمین آسمان کے
فریاد عندلیب ہٹکتی ہے باغ مین — راہ اے صبا بتادی اوسی گل کی کان کے
پست و بلند دہر سے ایسا ہون چور — پوچھو زمین کی تو کہون آسمان کے
شیشے سے بھی لطیف ہے اوس شوخ کا بدن — سرخی لگی ہے ہونٹ نکلتے ہین پان کے
آگے ہمارے آہ کے کچھ بھی نہین ہے برق — یعنی بلا مبالغہ بجلی ہے کان کے
سمجھے کے شیخ جی کو مجھے میکدے کے فکر — منظور ہر کسی کو ہے رونق دکان کے
ای ترک اوسکے پیاس سے خون سے بجھا — حالت ہے تیری تیغ مین سوکھی زبان کے
جسکو لبون تک آنے کی حسرت ہی رہ گئے — ذرا حسرتا وہ آہ ہے مجھ ناتوان کے
پھر صاعقہ کہان جو لگی گرمئی جمال — بجلی بنے گی آہ کی بجلی یہ کان کے
اوس جسم نازنین کی مین تعریف کیا کرون — دل کی گدازی اور لطافت ہی جان کے
مین ہو ہزار تو اضع کرے عدو — جھکنے کو اوسکی جان لچک ہے کمان کے
کب ہوسکے گا عہدہ بر آیہ نیاز مند — جب ناز ہر گھڑی کے ادا ہی ہر آن کے

ای نطق بن پڑے مژہ یار کے صفت
رکھلے خدا نے نوک ہماری زبان کے

دلکو شب فراق مین جب بیکلی ہوئے — تصویر یار سامنے آکر کھڑے ہوئے

مطلع ثانی

ہے تیرگی سے یہ شب غم کی ڈرے ہوئے
آتی ہے نیند وصل مین بھی چونکتے ہوئے

کس کس مزے سے لطف کے پردے مین جان لے
موج تبسم آپکی میٹھی چھرے ہوئے

جب تک لشتہ تہا عشق مین ہر طرح زور تہا
جو بات ہمنے چاہی ہتون سے وہی ہوئے

پہر گالیان سناؤ کہ پہر بوسہ لے لیا
پہر دو وہی سزا کہ خطا پہر وہی ہوئے

نکلا جو خط دل اوس یم خوبی سے پہر گیا
کشتی سنبہالی خضر نے کیا ڈوبتی ہوئے

کی شمع اس جلانی کی ہوا جر مین فرغ
پروانونکی بجھائی ہی کیسی لگی ہوئے

آگے تو ایک لعف تری تھی بلای دل
چوٹی بھی اب ہے جان کی پیچھے پڑی ہوئے

دیکھی جو شب شرارت بیجا تو میری طرح
محفل سے اونکی شمع بھی اوٹھی جلے ہوئے

آواز دردناک تو سبے دل لگی نہین
ہے عندلیب گل سے مقرر بہنسے ہوئے

ای نطق جو حریف سخن ہو بچہاڑ دون
نعمدون پیر آج کل ہی طبیعت چڑہی ہوئے

اونکو مانع ہین اونکی گہروالے
روکتی ہین ہمنے ادہر والے

دوست میرے کہین جب اونکی سے
بچا ہیئے ہون ادہر اودہر والے

ہین ہمیشہ انکی چور چور کرو
جاگ اوٹھین گے یہ فتنے گہروالی

اوڑ چلی وسمہ سی سے دیوانے
جوش وحشت سے ہوکے پروالے

اونکے دندان وہ ہین گہر یہ ہین
آئین پر کہین نہ انظروالے

کبھی غیر ونکی ہو کبھی میرے
نہین کھلتا کہ ہو کدہر والے

اونکا شکوہ کرون تو بگڑین سب
حضرت دل ہے اودہر والے

بانی عشق حضرت دل ہین
خیر سے آپ ہی ہین شہر والے

١٣٧

نیاں کی ... [illegible]

تسخیر ... [illegible] زردواسطے
مستظر ہوئے ... زردواسطے
... جو سون اثر کے واسطے
جاتی ہیں لگ ... جگر واسطے

... [illegible] بلبل کی
... سیر کو چلئے ...
... [illegible]
... جا ... گل کی

... [illegible] ... یار ... [illegible]
... وفاداروں کی
... [illegible] ... ہوشیاروں کی
... [illegible] ... مرداروں کی
... ستمگر ... وفاداروں کی
جب ... [illegible] ... گنہگاروں کی
بات ... [illegible] ... دیداروں کی
... [illegible] ... دیوار ...
... [illegible] ... بیماروں کی
... [illegible] ... خساروں کی
... [illegible]
... [illegible]
نازکی سی ... برداشت ... [illegible]

... [illegible]
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... آنکھیں
... [illegible]
... [illegible]
... [illegible] ... پیالے
چاندنی کو ... [illegible]
... [illegible] ... عاشق ... [illegible]
... بیماری ... عارض کی ...
... [illegible]
... [illegible]
سیر باز ... [illegible]

[illegible]

جانان یا جی

جا ای کیا مرے نگہ یار سے کہ پہ چلتی ہیں
ای مسیحا ترے بیماروں کی مٹی ہی خراب

آتش رخ میں تری آنچ سے انگاروں کی
تو تو کیا موت بھی پریشان نہیں بیماروں کی

تیر دل پر کیا ای شوخ ٹھہر سکتے ہیں
شیر کی گونج ہے للکار نہیں یاروں کی

اوس معرکے میں جا کے قدم اپنے گڑ گئے
قامت سے سر کٹ گئے شمشاد گڑ گئے
وہ تیغ کھینچ کر جو پئے قتل اڑ گئے
ایسے ہی اون تحقیق اشارے کہا ہیں
ای ضعف لب زرد کہا چھوڑ دی ہیں
دامان و جیب جڑہ گئی ہستی غنچوں کی جب
اونکی ہنسی کے طرز اوڑانے کی مشق میں
کچھ حال مہر حشر نہ ٹھہرے گا دیکھنا
بس بس ابر اختلاط سی جڑہ ہی ہیں آپ
رتبہ ہمارا گھٹ گیا کبر و غرور سے
شوانی لطف قید فا میں غضب ہوا
کیسا ملاپ تات وہ لڑنے کو آئی تھے
بوسے وہ ناز کی سی ضعیفوں کو دیکھکر

ہیبت سے انکی تش پاکی جہان پا نواد گڑ گئے
پھولوں کی رخ کی سامنے چہرے بگڑ گئے
پھیری گئی اون تگے نقشے بگڑ گئے
دو مہر ایک بیت کی آپس میں لڑ گئے
کہتے ہیں مجھسے ہار گئے ستم پیشہ گئے
جھنے گئی تھی عقل نے بخیے ادھیڑ گئے
غنچوں کی منہ بناتے بناتے بگڑ گئے
سکے ہمارے داغ جنون کی جو پڑ گئے
جو کل فری سی بات میں مجھ سے بگڑ گئے
خود چار شانہ چت گرے اتنے اکڑ گئے
زنجیر میں تھا اور بھی مجھکو جکڑ گئے
ہیں ورخانہ جنگ تکہ گھر جڑہ کر گئے
یا تیغ نگہ میں کانٹے کی ایک گڑ گئے

باغ جہاں میں مفت خوشی سے خبر ہے
غنچے جو دل کھلا کے ہنسے منہ بگڑ گئے

سمجھے ہے نعمت اپنی سر خوان کو واسطے	ہو ہے سے کہ ہین ہنچے لب و دندان کو واسطے
تعویذ نقش پای صنم آ گیا ہے ہاتھ	تسکین اضطراب دل و جان کے واسطے
غربت مین آ گیا جو وطن سے کسی کا خط	بھاتا ہا تھا وہ داغ عزیزان کے واسطے
اے روز حشر لے نہ درازی مین امتحان	ہین یہ تعلیان شب ہجران کے واسطے
پیدا ہوا ہون آج مین پتھر کا آدمی	آیا حریف سختی دوران کے واسطے
کیا نسبت اوسکی ہاتھ سے نگین ہو تو ہو	نرمی کہان یہ پنجہ مرجان کے واسطے
جی بھر کے خوب بخت کو سو لینے دیجیے	طول و رسائی شب ہجران کے واسطے
رفتار تیری باد بہاری ہے ای چمن	تو خود بہار گلشن امکان کے واسطے
کشتہ جو آرزو مین ہوئی ہین تو داغ دل	لائی چراغ گنج شہیدان کے واسطے
حجت معلوم ہوئی مجھے علم مین نہین	ہے بحث ایک طفل دبستان کے واسطے
اہل عدم نہ پوچھیے آنے کا کچھ سبب	آیا سراغ عمر گریزان کے واسطے
داغ جنون نے نہیں کے دنیا کا تمام جسم	تیار کی قبا تن عریان کے واسطے
اہل نظر بچھاتے ہین آنکھین نیاز سے	جاروب ہے مژہ در جانان کے واسطے
کاسے سی نکلے ہی اگر ہو تو کیون نہ ہو	نور قمر ہلال گریبان کے واسطے
آئینہ لیکے عارض نگین کو دیکھیے	گھبرای نہ سیر گلستان کے واسطے
آکر جلا کہ ہجر مین مردہ سا ہون پڑا	ای جان جان بن تن بیجان کے واسطے

چین ابرو دنیز او لگی کیون ہر گھڑی ہو وطن
بل ہین ضرور شاخ غزالان کے واسطے

کیا بے بقا ہین عیش جہان خراب کے — چلتے ہین اپنے دور مین ساغر حباب کے

انسان ہے [illegible]

اسکے یار تیرے عارض [illegible]

ہم بھی پرست حالت [illegible]

ای ترک تیری للا کہون [illegible]

بیداد کبر ناز تغافل خود جفا

خال سیاہ صفحہ رخسار [illegible]

کیا واعظون کی بات سے تلخ زندگی

پہونچا ہوا وس مسیح کی لب تک تو اور کیا

رند و پیر ایک جام مین اسرار [illegible]

درپیش ہے معاملہ قصاب کا [illegible]

پیری مین ہو ون کونسی وقت [illegible]

معشوق سے وصال پھر [illegible]

دریا وہ بحر حسن چلا ہی برای [illegible]

[illegible] باغبان کی [illegible]

[illegible] کیا ہے

[illegible]

[illegible] حباب کے

ای ناطق [illegible]

پیدا ہوا تو [illegible]

یہ تینگے وہی حیوان کے حیوان ہے

سو سمجھ بین جو دو چار [illegible]

اور ہر بات مین ہشیار جوانی مین [illegible]

بام پر سادہ کو دم ایک [illegible] مین پہونچا

اپنی رو مین نہ رہی مجھکو [illegible]

[illegible] ہو گئی [illegible] کے قربان [illegible]

[illegible] خانہ زندان تو [illegible]

[illegible] آجانیکو نادان [illegible]

[illegible] وہ ویران رہے

[illegible] خدا جانی کہان [illegible]

[illegible]

رات تھی [illegible] پوچھ کہ گھٹتی [illegible]
[illegible] بلبل گلشن [illegible]
[illegible] چاک لیا ہاتھ [illegible]
[illegible] ادا [illegible]
[illegible] شغل [illegible] صبح
[illegible] صبح کا
[illegible] دل [illegible] سے
عشق [illegible] کیا [illegible] تو ان سے دل کو
کیا [illegible] تری تصویر ہیں [illegible]
رات جاگی ہو کہاں کس کی جگا ہی [illegible]
اے عشق بلا ہو کہ مری مرگ سے وہ

[illegible] پوچھ کہ گھٹتی تری کیا جان ہے
[illegible] سے خدا جانے کدھر کان ہے
نہ تو دامن ہی ہے اپنا نہ گریبان ہے
کیا بہشت وہ مجھے جان کی انجان ہے
ہم بھی ہیں شعلہ مزاج ان کا ذرا دھیان ہے
حسن کے گنج کے دو سانپ نگہبان ہے
چاہتے ہیں کسی کا بھی نہ احسان ہے
سچ ہی جس گھر میں ہو آسیب وہ ویران ہے
آج نقاش ازل دیکھ تو حیران ہے
کیوں یہ انگڑائیاں ہیں کس کی گھر ایجان ہے
زلف ساں چند دلوں خود بھی پریشان ہے

دم میں وہ آ گئی ہیں رات ہی تنہائی ہے
نطق [illegible] آج نہ دل کا کوئی ارمان ہے

ہم [illegible] بھی ہیں مر آہ رسا سے
ہیں ایک ہی تھہ پھیری کی سر [illegible] چلے
شربت بھی پلائی وہ دم نزع نہ آئی
سمجھیں گے وہی لوگ ہیں جو کچھ کہ حقیقت
سیری نہیں ہوتی مجھے دلدار سے مجھکو
کیا شان الٰہی ہے کہ بندے سے دبا ہے

ایسے وہ لڑاکا ہیں کہ لڑتے ہیں ہوا سے
ہشیار ہیں آپ [illegible] دعا سے
پیاسی ہی گئی شربت دیدار کے پیاسی
بے پوچھے نہ کہئے یہ مرا اپنے قضا سے
نیت نہیں بھرتی ہے مزیدار غذا سے
وہ بت کہ جو ڈرتا ہے نہ تھا قہر خدا سے

[illegible]

حسن کی سیم مطلع ہے
فارسی [illegible]
طبع میری [illegible] کا مقطع ہے
قافیہ شاعر [illegible]
اور [illegible] کا [illegible]
[illegible] مطلع ہے
مصرع [illegible]

بہو کے ہین مگر بوسۂ رخسار کے بہو کے
پیاسی ہین مگر شربت دیدار کے پیاسے

بہلے وہ دم تذکرۂ رحلت عشاق
بدنام کیا مجہکو مرے اپنے قضا سے

بیمار محبت ہون مرا نام جو آجای
پرہیز اثر کو ہو دعا اور دوا سے

غصے مین وہ کچہ کہکے لبون سے مجہے ناریت
کڑوی ہون تو لین زہر کا کام آب بقا سے

میرے دل و جان کے لیے آفت ہو بلا ہو
غمزے سے اشارے سے کرشمے سے ادا سے

تم یار کی بو جذب محبت سے نہ کہینچو
کیون مانگتی ہو بہیک اے نطق صبا سے

جب سن لیا نکلی گی سواری نہ ادہر سے
ہم مثل غبار اوٹہہ کے چلے راہ گذر سے

تیغ نگہ مست نے مجروح کیا ہے
خمیازہ ہے پیدا دہن زخم جگر سے

دیوار و در و بام سے برسے گی اداسے
رونق کی طرح جاوگی جب تم مرے گہر سے

معلوم ہی یاران جیسی قدم رنجہ کیا ہی
کچہ آئی ہین صاحب کشش دل کی اثر سے

عاشق ہو نہین آئیگا مجہے رشک مقرر
کو آئینہ دیکہے نہ تہین اور نظر سے

رسوا ہوئے ہم عشق مین وفے کی بدولت
آنسو کیطرح گر گئے عالم کی نظر سے

بد طینتی سنگ دلان جا نہین سکتی
ہو زنگ کبہی دور نہ لوہی کی جگر سے

یہ رشک محبت ہی کہ ہنگام تماشا
دل آنکہہ سے اور آنکہہ بگڑتی ہی نظر سے

کچہ نام و نشان خط کا نہین وہی صنم پر
مصحف یہ معرا ہی ہی زیر و زبر سے

کچہ بہی نہ کہلا وصل کو مانا کہ نہ مانا
یون مجہکو جواب اوسنی دیا جنبش سر سے

کچہ نام سے نظاری کی او شوخ کو صد ہے
آئینہ بہی سو بار نکالا گیا گہر سے

تخفیف ہوئی شدت سوز تب غم مین
ٹہنڈک سی لگی تو کچہ پڑ گئی کانو ہی سے

اب نطق پر الشوخ غنا ہے مناسب
بیچارہ کہا تک تری دیدار کو ترسے

کوئی نہ چلی چال بت رشک قمر سے
اپنا وہ ہوا زور سے زاریسی نہ زر سے
کی دست درازی جو شب ہجر جنون نے
دامن کا ملا چاک گریبان سحر سے
پورے نہ دئیے دام غرض مند جو پایا
دل کو وہ خریدار رہوے نیم نظر سے
ہمراہ کئی عاشق تازہ بھی ہین اونکے
سوغات وہ میرے لیئے لائی یہ سفر سے
گلشن مین کرو سرو سے قمری کو کشیدہ
بلبل کو جو تم چاہو لڑا دو گل تر سے
دل سے یہ حسینان پریزاد کا غم جای
نکلے کہین آسیب الٰہی مرے گھر سے
آتی ہے جو یاد آب دم تیغ کے لذت
کیا رال ٹپکتی ہے لب زخم جگر سے
ٹپکے کے اگر ہیچ مری ہاتھو نکو آتے
لپٹے ہوئی ہوتی کسی کافر کے کمر سے

قاتل کو ہی اک نطق عبث خوف قیامت
فریاد نہ نکلی گی لب زخم جگر سے

ہوئین نالشین میری فریاد کی
ستون نے بہت داد بیداد کے
عبث در پہ اوس بت کی فریاد کی
یہان کون سنتا ہے ناشاد کے
دیا ہے جو یا رب بت سنگدل
تو چھاتی بھی دی مجھکو فولاد کے
نہین ہوش بستو نہین ای شیخ جی
کرے کون تعمیل ارشاد کے
تب غم سے ہین شمع سان جل بجھا
نہ مہلت ملی آہ فریاد کے
سنبھالا نہ شب ہجر مین صبر نے
کڑی وقت پر میری امداد کے
چھریرا بدن اوس سہی قد کا ہی
کوئی شاخ نازک سی شمشاد کے

اوٹھا جاتا ہی

وہ نخوت کی لیتے ہیں بدل سنبھل
ہوئی ابتدا آج بیداد کے

کرشمہ چشم فتان کی سی
کہاں لیجی چھاتی سے فولاد کے

میں ہنستا گیا بوسہ پڑھتا گیا
کیا ناز بعد اوسکے بیداد کے

جسے شعر کہنا نہ آتا ہو تغلق
اوسکو تیشا ہوا دلاد کے

یہانتک سینہ کوبی کی کہ ٹوٹی ہاتھ ہاتھ کے
یہ شوق دل خراشی کی کہ ناخن [illegible]

پڑے ہیں پیچ سینے میں ای بت ہم [illegible]
تری فرقت میں مارے رنج کے [illegible]

بلا سے جان بت مرغولہ مو کا ہو گیا سودا
پڑی ہے گردن میں پھانسی [illegible]

پتا اوسکا نہ مصحف میں نشان اوسکا [illegible]
دہان یار کے جویا ہیں [illegible]

مری آنسو ابھی چھپ جائیں وہ جلوہ [illegible]
جہاں خورشید چمکا قطرے [illegible] اوڑ جاتے ہیں

صبا سچ سچ بتا تجھکو قسم ہے اپنے مہرو کی
یہ بلبل رات کو روتی ہے یا قطرے [illegible]

تری زلفوں کا سودا مجھکو سارا [illegible]
پڑی ہے [illegible] گلے حلقے تری گیسوی [illegible]

شب تاریک غم میں یار کی ہو ڈھونڈتی ہی آنکھیں
قمر کا ہے یہ عالم جسطرح جگنو کو [illegible]

جلایا ہی مجھکو ای تغلق ایسا شعلہ دیو نے
مری نظروں میں گلال انکھی ہیں انگارے جنہیں کے

قسمت نے کیا کام مرا اوسکے حوالے
بس وعدہ فردا ہی میں [illegible] سے

کیا [illegible] اوس بت سے پشیمان ہوئے ہیں
جی میں ہی گئے ہیں وہ اب [illegible]

وہ دم بھی [illegible] کی نہ آتا تھا نہ آئے
مان آپکا اتنا [illegible] خوب سنبھالے

جیسا شمع [illegible] پاس [illegible]
تا حسن جوانی ہیں یہ سب چلنے والے

[illegible]

ہمکلمہ او نگہ برق جبل طور سے چمکے
صاحب بہت اچھے ہین مرا مین نہین کہتا
ہر وقت تصور ہے کسی گل کی جو قد کا
یہ بت وہ بلا ہین جو بگڑ بیٹھے کسی دن

جو لوگ ہین ای شوخ تری دیکھنے والے
پیدا کیے بندی کا خدا کام نہ ڈالے
یہ دیدۂ تر ہین مرے شمشاد کو تھالے
کر دینگے برہمن کو قصائی کے حوالے

جس نطق کسیکو بھی وفادار نہ پائے
سب گنتی گنانے کو ہین یہ چاہنے والے

مجھکو نہ کرے رشک کے لب در حوالے
ساتھ مین ہے بادۂ گلرنگ لہو ہو
صاحب ہین حسین حسن مین سب آپ کے بندے
اے بت یہ تری ناشنوائی نہین اچھی
بوسے نمکین ہین رخ کی طرح دیجئے لب سے
بت ظلم بہت کرنے لگے مجھکو یہ ڈر ہے
وحشت مین میری ساتہ کبھی چرخ بھی ہارا

اوس غیرت گل سے کہو بلبل کو نہ پالے
قسمت ہی مری تاک مین انگور ہین چھالے
حلقے ہین غلامی کی نہین کان مین بالے
جا پہنچے خدا تک کہین فریاد کے نالے
ملتے کے بھی کھلوائی دو چار نوالے
کعبے کی طرح دیر سے جائین نہ نکالے
تارے یہ نہین پڑ گئے ہین پاؤن مین چھالے

ای نطق مضامین کئے اشعار مین پیدا
کھو دین جو زمین تو بہت گنج نکالے

کیا چاشنی ہے لعل شکر بار کے لیئے
اے غیرت بہار ترے رخ کے روبرو
شکر سوال بوسہ وہ ایسے ہین مر بچو
یوسف کو نسبت اوس بت پردہ نشین کیا

بوسے مین تازہ لطف ہے ہر بار کے لیئے
جو پھول ہے وہ داغ ہی گلزار کے لیئے
ڈھونڈے ہے کوئی تو میسر نہین قرار کے لیئے
انمول جنس ہے نہین بازار کے لیئے

۱۴۵

[illegible]

وانکھو نے بند کیا ہوں ہیں شوخی تو ان
آئی بہار اٹھی ہر من نگار کے لیے

آنکھوں کو بند کرتی ہے شوخی ہی حسن
بے پردگی ہے پردہ مرے یار کے لیے

آنکھیں نہیں ہیں پیچ مشتاق بالائی ہیں
خالی دو جام شربت دیدار کے لیے

تکرار اور باتوں کی چھوڑو تعجب اول
بوسہ غرض کی چیز ہے تکرار کے لیے

خنجر کو پھر بوسہ شہ پر ہیں کیا پسند
تجویز کو نکین ہوا بیکار کے لیے

کمرے کو تیرے حیرت مشتاق سے سجا
تصویریں گئی در و دیوار کے لیے

مجھ سے ہیں ہاں ہی کیا جو تجھے تو کھائیگی
دو چار ہڈیاں ہیں سگ یار کے لیے

اللہ کی پناہ شرارت سے حسن کے
پھونکا ہے طور گرمی بازار کے لیے

اس سے اٹھا جو غم میں تو اوس نے بٹھا دیا
سر ہے ہمارا زانو و دیوار کے لیے

حضنا کہ درد سر ہو کم اوتنا ہی خوب ہے
سر ہی نہ کہیں شملہ و دستار کے لیے

اے نطق درد دل کا ہی شاہد مرا کلام
ہے آہ کا اثر مرے اشعار کے لیے

غیر کے ساتھ مرے جان یہ خلوت کیسی
یہ بھی معلوم ہے کچھ اوسکی ہے نسبت کیسی

کیا وہ بیٹھی ہی ہٹ گئے یوہیں اب غیر کے پاس
تیری تاثیر ہے اے جذب محبت کیسی

غم سے جب زرد ہوا ہیں تو وہ فرماتی ہیں
چشم بد دور ہے نکھری ہوئی رنگت کیسی

بد دماغی خفگی شرم و حیا ناز و ادا
جب یہ مجمع ہے مری جان تو خلوت کیسی

آ گیا آنکھوں میں دم یار نہ آیا دیکھو
ہم لیے جاتے ہیں دیدار کی حسرت کیسی

یہ بڑا ضعف کہ ہے سانس لینی دشوار
کیسے ہلنے کی سکت اوٹھنے کی طاقت کیسی

مجھ سے دو بات کو ہیں آپ عدیم الفرصت
غیر سے ملنے کو مل جاتی ہے فرصت کیسی

کیا کبھی مہر سے دیکھا نہیں تشنہ کا سلوک
بوسۂ خال کا کسطرح پڑا ہے لپکا

شیخ جی جذبۂ حق بس ہے ریاضت کیسے
ہوگئی ہے ہمیں پیون کی عادت کیسے

نطق جسکے میں غم ہجر سے مرے بجا
او سکو اتنا ہی پوچھا ہے نسبت کیسے

او س ترک پر جفا سے خدا کی پناہ ہے
منزل کا اشتیاق برنگ نگاہ ہے
وہ چوری چوری تکتی ہیں بزم میں جدھر
کی بحث رنگ قطرہ خون سرشک سے
ذوق جمال و نغمہ و بادہ جسے نہو
کیسا جفا میں نام نکالا ہے آپ نے
مضمون عشق کا ہے لکھا سطر زخم میں
چلیے برات دیکھیے میدان حشر میں
بوسہ لیا ہے دیکھیے کیسے حسین کا

مذہب میں جسکے قتل نکرنا گناہ ہے
اوٹھا اور ہر قدم کہ او وہ ہر قطع راہ ہے
چوری چھپی کسی سے اور ہر رسم و راہ ہے
ہو جسکے گنگچھو نکا نہیں منہ سیاہ ہے
انسان ہی نہیں ہے وہ مردم گیاہ ہے
اچھی حضور چار طرف واہ واہ ہے
خنجر سے دل جو داغ ہے مہر گواہ ہے
ہے آج لیلی مجنون کا بیاہ ہے
حسن عمل بھی طاعت ہے یہ گناہ ہے

صد حیف تلخ ہوگئی ای نطق زندگی
سمجھے تھے کوئی چیز بیار چاہ ہے

قاتل مرا وہی صنم کج کلاہ ہے
ڈہاتی ہیں قہر لطف سے لوگوں کی جان پر
نکلی جو آنکھ سے تو مژہ بن کے رہ گئے
پاتو ہیں مزہ کہ ہیں تسنیم کان کو

شاہد اوسکے غمزہ ہے عشوہ گواہ ہے
بیٹھے چھری حضور کے ملتی نگاہ ہے
کیا ناتوان آہ ہماری نگاہ ہے
وہ رخ شگفتہ یہ کہ بہشت نگاہ ہے

ملتے ہیں کیوں ہم ایسے ستمگر سے کیا بتاؤں — پاس وفا ہی بات کی پیچ ہی نباہ ہے
جب تک ہے حسن چاہنے والے ہیں بلبلو — پہولو لنے عندلیب کو دو دن کی چاہ ہے
دامن اوٹہا کے چل نہ مجہے آ تا ہی تیرا یار — کیا جانے کون کون ترا خاک راہ ہے
تو بادشاہ کشور خوبی ہے ای صنم — ناز و ادا و غمزہ و عشوہ سپاہ ہے

اسکا علاج کیا ہی کہ اونکو ہی شوق قتل
مانا یہ ہمنی نطق کہ تو بیگناہ ہے

شاکی ہی کمر زلف سے جانی مرے دل کی — ہے بار نزاکت سے گرانی مری دل کی
قصہ ہی مصیبت کا کہانی مرے دل کی — یہ بات کبھی تمنے تو جانی مری یا دل کے
تسکین بہت سہل ہے جانی مری لکی — سن لو کبھی فرصت میں کہانی مری دل کی
بس آگ میں اوس آگ لگا نا اونہیں آیا — لیکن نہ لگی آنچ بجہانی مرے دل کے
اللہ نگہبان مجہے بہول نہ جانا — تو مجہ سے لی یاد نشانی مرے دل کے
سن سن کی وہ بیدرد بہی رو دیا تبکو — تہی زور غم انداز کہانی مری دل کے
بیتی ہوئی جسکے ہے وہی خوب کہیگا — سن میری زبانی تو کہانی مری دل کے
شمعو نے کہو روئین کہڑی ہو کی سر بزم — پروانے کریں مرثیہ خوانی مری دل کی
ارمان مری جی کا کبہی ایک نہ نکلا — تو نے تو کوئی بات نہ مانی مرے دل کے
جب سے زنِ عشق میں سرگرم بیان ہو — تب دیکہی کوئی شعلہ فشانی مری دل کے
تان دیکہو کوئی قطرۂ خون جم نہ رہا ہو — پلکو نمین تہ ای غم ہو نشانی مری دل کے

عاشق سے مراد شعر اخلق میں ہی ہون
ہیں درد بہری شعر کہانی مرے دل کے

حال دل جو نہین سنتے ہین تو شکوا کیا ہے
گل خندان کا یہی شیوہ ہے شکوا کیا ہے
آنکھہ حسد نے لگی اور بت ظالم تجھہ سے
فسخ کروں اسی بت جو بلا لی گھر مین
کوئی خود رفتگی شوق سے آشنا پوچھے
عشق بازی ہی لڑکپن سے ہی اپنی بازی
دوسری مرتبہ پھر ناز وادا سے دیکھو
غیر کو بوسہ دیا اور وہ مجھہ سے بولے
آپ کا عاشق شیدا وہ تڑپتا ہی پڑا
تملو تجھ سے مین کون ہون سے کہنے والا
اونکو تمہید خوشی کی ہی ہنسی کے تقریب
سیکھ لی ہونگی ہمی یار سے باتین دو چار
مجھ سی عاشق کا گلا ریت رہا ہے ظالم
بلموس جسکے لیئے بیٹھے ہین منہ کھولے ہوئے
تنکے پیر ایک نہ مانے کو اونہون نی ڈھونڈا

ابھی کم سن ہین وہ کیا جانین گھنا کیا ہے
ناز بیجا جو وہ کرتے ہین تو بیجا کیا ہے
ہم نہین جانتے ہین آنسو کا سونا کیا ہے
اے برہمن میرا کعبے کا ارادا کیا ہے
کھوئے دیتی ہی جو مجھکو تجھے ملتا کیا ہے
اور سمجھے نہ کبھی کھیل تماشا کیا ہے
خونبہا اور شہیدان نگہ کا کیا ہے
آپ ہی کہیئے مروت کا تقاضا کیا ہے
آئی دیکھتے چلیئے کہ تماشا کیا ہے
خود ہی سن لین گی وہ من بات کا چرچا کیا ہے
یہ مرا رنج ہے کیا یہ مرا رونا کیا ہے
جسکا آوازہ ہی اتنا وہ مسیحا کیا ہے
سخت نادان ہی حیران ہون کہ کیا کیا ہے
بوسہ اس لب کا ہے یا منہ کا نوالا کیا ہے
شیخ صاحب نے سوا رشک کے چھوڑا کیا ہے

جادۂ راہ وفا ہو دم خنجر تو چلون
نطق کیا چیز ہین کانٹے مجھے کھٹکا کیا ہی

جائی وہ گل جو سیر کو گلشن مہک پڑے
دل بھر گیا جو درد سے آنسو ٹپک پڑے

بلبل جو دیکھہ لے رخ رنگین جھک پڑے
جسطرح جام ہو کی لبالب چھلک پڑے

١٤٩

یہاں نہ بہت دلو نکو یہ اوسکی سزا ملے
مجروح ہمکو تیغ تبسم تو کر چکے
رخسار یار دیکھئے جوش شباب مین
آئی ہی اونکے آگئی گلزار مین بہار
مجھے حلاوت لب شیرین اگر سنے
تاب رخ صنم سے ہوا گار آفتاب
کشتوں نمین تم نہین ہی ہی پر اشتیاق
پیوند ہو زمین کا تو خاک مین ملے
بازو نہین کہ لے کے پردہ شمع کا

گیسو پشان دست شکستہ لٹک پڑے
ہنس دیجئے کہ زخم جگر مین نمک پڑے
ہے عنقریب کہ لطافت ٹپک پڑے
غنچے چٹک پڑے چمن گل مہک پڑے
بے شبہ رال پر کے منہ سے ٹپک پڑے
میوے رسیدہ ہوکے چمن مین ٹپک پڑے
ٹھوکر لگائی یار نے تو پھر سسک پڑے
تجھپر بال خون غریبان فلک پڑے
شانے سے کاش اونکا دوپٹہ ڈھلک پڑے

لب خشک چہرہ زرد ہے جب سن ہین یہ طلق
آثار عشق سب مین کہا تک نہ شک پڑے

کیون آہ بی اثر کو تماشا کرے کوئے
کہتے ہین وہ جفا کا جو شکوا کرے کوئی
ہین جو اس رنج سے اونکو یہ شوق ہے
بوسی کا وعدہ کیا ہی وفا کی امید کیا
اپنا ہی بال تھم نہین سکتا کسی سے آپ
گو مرغ خوشنوا نہین اس کام کا تو ہون
اس ضعف مین بھی نالی کرون کم سوکم ہزار
تاثیر سوز دل ہی کہ گرمی زیادہ ہو

وہ دیکھین اور ناز سے چھوڑا کرے کوئی
میری تو خوب ہے چپا کسی کو کوئی
روٹھا کرو مین اور منایا کرے کوئے
بس اتنی بات ہی کہ تقاضا کرے کوئے
اونکا دماغ اور اوٹھایا کرے کوئے
سر پر اپنے وار کے چھوڑا کرے کوئے
لیکن اثر کا مجھ سے اجارا کرے کوئے
بند نقاب کاش یو ہین وا کرے کوئے

اچھا اگر کسیکو دماغ فغان نہین — ہمسے سنے نہ ہمکو سنایا کرے کوئے
ہم بھی بہار لیک بگڑ کر جنون مین — مین بھی بنا ہون وہ کہ تماشا کرے کوئی
کھینچین ہم انتظار وہ جائین عدو کی گھر — ہوئین کسلیے آنکھین نظارا کرے کوئے

اپنی منطق مان نہ کیون غرض اسکی اور ہی
چڑتی ہین چھیڑنے سے کہ چھیڑا کری کوئی

مانا تری خوشی ہے کہ دیا کرے کوئے — پہر دل مین جب خون ہی کیا کری کوئی
کہتے ہین وہ بگڑکے جو نالا کرے کوئے — سمجھین گے ہم بھی ان ہمین رسوا کری کوئی
ناحق ہی پہر تو فکر تغافل ہی جب ہوا — یعنی سنی گا کون جو شکوا کرے کوئے
انداز یہ جنون مین وحشت مین شکل یہ — پہر چاہتی ہین ہمکو بھی چاہا کرے کوئے
دیدار بھی ہی مغتنم اے آرزوی وصل — ہان بدگمان ہو کہ نہ پروا کرے کوئے
اونکو نہ ہے نہ ہوگی محبت سے مس کبھی — اپنی طرف سے چاہے نباہا کرے کوئے
پردہ مین شرم کے وہ بہت بیحجاب ہین — اسکا مزہ پڑا ہے کہ چھیڑا کرے کوئے
اعجاز عیسوی کو مرونگا لگاکی داغ — اچھا نہین نہی مداوا کرے کوئے
دل لگانہ وصل مین بھی گیا ہای اضطراب — اللہ کیا کرے کوئی کیسا کرے کوئے

سو بو بھی منطق لیجیے پر دل نہ دیجیے
اسمین بھی ہے مزہ جو تقاضا کری کوئے

قاتل کو رحم آیا تا یہ اوٹھہ کے دیکھ رہا ہے — مین اوسکو دیکھتا ہون وہ مجھکو دیکھتا ہے
رونا یہ ہے تو ایدل وہی دہری ہوئے ہین — طوفان بے تمیزی ہے عشق شبہ کیا ہے
وہ مجھکو گھر بلائین جاؤن تو ہون جائین — اونکا قصور کیا ہے تقدیر نارسا ہے

پروا نہیں ہے اونکو خوشامد نہیں ہی
خوش ہون نہیں جو میرا دشمن کا ہی
اچھا یہ ہین نگاہ کینہ نہ مہر سے
آشنا ہو وہ صورت کیون حسن [illegible]
کیا بات اون لبو کی شیرینی [illegible]
ہم شکوہ تغافل اونسے کیا کرین
میری جو [illegible] اوسے [illegible] اسکا

آنکھ اونکی پھر گئی ہے دل پھیر گیا ہے
کون [illegible] ادای ان شوخ بیوفا ہے
[illegible] نہیں تو کیا ہے
[illegible] تجھے [illegible] کی بیوفا ہے
بوسہ [illegible] اونکی گالی مین بھی مزا ہے
اسکا جواب کیا ہے [illegible] کہین حیا ہے
کمبخت مرتے مرتے بدنام کر گیا ہے

کیون [illegible] سے آشنا تو آپ ہی ہین
رسوائی [illegible] رسوا کسکے لئے ہوا ہے

آپ کی کج ادائیان [illegible] تا ہے
ظلم جو کچھ کیا اوسکا عجب تماشا ہے
[illegible] اور [illegible] ہین
ایسا [illegible] اوسکا تو قتل ہونا ہے
یار کی خو [illegible] رشک اگر [illegible]
کون سی [illegible] کون سی شب وہ دن وہ صبح
عشق وصال [illegible] واہ وا ادای نازنین
رنج فراق [illegible] طرفہ ہی [illegible]
واہ تلون مزاج تھا تو گمان کچھ اور ہی
ایک ادای حسن ہے جسکے یہ دو کرشمے ہین

ہم [illegible] وصل مین بھی [illegible] ہے
منہ نہ چھپاؤ شرم سے یہ بھی [illegible] ہے
تو ہی [illegible] اور [illegible] ہے
[illegible] جلال [illegible] ہان یہ [illegible] ہے
[illegible] کامیاب ہے
پھر [illegible] ہون [illegible] شباب ہے
[illegible] خواب ہے
[illegible] بہار جلوہ [illegible] ہے
[illegible] جمال [illegible]
[illegible] جو گئی تو [illegible] آفتاب ہے

ہوتی ہیں جب وہ ملتفت بوسہ تو مانگتا ہی نطق
وہ تجھے منہ لگائیں کیا تیری تو خو خرابہ ہے

شوخ چشمی سے نہ اغیار نظارا کرتے
مجھ پہ تم سلمی طاقت کی تمنا کرتے
ذکر غیر وہ بیٹھا کریں رشک سے ہیں
مجھ سے بھی آج چھپی کیوں شکست
کسکے ہم غنچہ ہیں کیوں
جیب وو امن ہی ہی سیکھیں تم ہیں
جانی باقی ہی نہیں خوبی
نے نکلتے نہ اگر سوی چمن
نہ سہی کچھ بھی نہ لیک جو طاقت ہو
دیکھتا دیدہ نہ بخت سو جو
بخت خفتہ نے شب ہجر میں لذت نہ

ہم بھی محروم سہی کاش وہ پردا کرتے
سر چھوڑا لو سہی اوسہاں ہی تو بیٹھا کرتے
مجھ سے اک کاش وہ ہر بات کا پردا کرتے
صبر آتا جو مجھ کو دوستا کرتے
ہم اگر سطوت زبان کا محابا کرتے
ورنہ یہ تو ہم سینہ ہی بیٹا کرتے
ورنہ ہم رشک رقیبان بھی گوارا کرتے
پھول کیوں تیر طرف خندہ بیجا کرتے
چھیڑتی ہی کو ہم اوس شوخ کی تنہا کرتے
بس نقش دل سے ہم آئینے کو اندھا کرتے
ورنہ تا حشر ترے چین سے سویا کرتے

آئینہ دار نہ اوسکے ہوسے ورنہ ای نطق
آئینہ دیکھتے وہ ہم اونہیں دیکھا کرتے

بے قراری سی جان جاتی ہے
تو دل آتا ہی تو دل آتا ہے
روح لیلیٰ تلاش مجنوں میں
نہیں آتے کبھی تصور میں

ضبط کرنے سے جان جاتی ہے
جان جاتی ہے جان جاتی ہے
آج تک دشت جہان جاتی ہے
اونکی سمین بھی شان جاتی ہے

١٥٣

ہے یہ اندھیر چاندنی شب غم
شامیانہ سا تان جاتی ہے

تیرے وحشی کی ساتھ سرعت فکر
تار ٹہکتی ہے مان جاتی ہے

نامرادی وصال میں بھی ہے
کوئی یہ مہربان جاتی ہے

بس لبوں ہی گرمیٔ فغاں لب لب
کام سے اب زبان جاتی ہے

نطق موت آ چکی ہی کہلا بھیج
اب وہ آئیں جہان جاتی ہے

سمت اوس گھر کے نسیم سحری آتی ہے
ہاتھ ناکام پھری ہی کہ مری آتی ہے

زخم سے لبریز یہ سینہ ہے کہ اب صورت آہ
سانس بھی آتی ہے وہ درد بھری آتی ہے

تم جو اس حسن سے کھولے ہوئے گیسو نکلو
ہو کئی یوں ہی کہیں لوگ پری آتی ہے

آہ چلتی ہے جو سینے سے تو ہیہات تک
پیشوائی کے لئے بے اثری آتی ہے

یاد مژگاں سے ہوئے زخم جگر پھر آلے
یہ وہ سوزن ہے جسے بخیہ دری آتی ہے

بوسہ تو بوسہ تجھے نیم نگہ بھی ہے دریغ
دلبری خاک نہیں مفت بری آتی ہے

کوئی جاتی کہ نہ جاتی یہ قبلا لائے گا
جذبۂ عشق کو پیغام بری آتی ہے

چونکتا ہی نہیں پھر بخت جو سو جاتا ہے
نیند آتی ہے کہ غافل کو مری آتی ہے

نخل امید میں ہی ہائی وہ مرجھائی ہوئی
ثمر اک آہ وہ بھی بیتی جو ہری آتی ہے

پر او کھڑکر کوئی اڑتا ہے قفس میں جو کبھی
کیسی حسرت مجھے بے بال و پری آتی ہے

تیرے فرقت زدہ چپ چاپ پڑے رہتے ہیں
رات کو اسکے یہاں روز مری آتی ہے

کبھی طاؤس کبھی سرو چراغاں کبھی باغ
دل پروانہ کو کیا جلوہ گری آتی ہے

ہیں جلوں صبح شب ہجر بھی تو ہو ٹھنڈی
اسکی حسرت مجھے شمع سحری آتی ہے

اگر اوس گلشن خوبی کی اوڑا لائی بو	آج اتراتی نسیم سحری آتی ہے
مجھکو بدنام نکر چھوڑ دے میرا دامن	تجھکو ای دست جنون پردہ دری آتی ہے
ہم او نہیں آپ میں آنے نہیں دیتے شب وصل	جام دیتی ہیں جہاں شرم دری آتی ہے
دل مایوس میں حسرت کا کہیں نام نہیں	نظر اب کوئی نہ جیتی نہ مری آتی ہے

نطق اس آہ کی قربان کہ جب یاد کرون
چومنی کو مری لب پے اثری آتی ہے

شریک حال بری وقت میں ہمارے ہیں	یہ بیکسی تو نہیں جانثار ہی یاری ہے
تری بغیر چمن میں ہے رنگ مقتل کا	مری نگاہ میں ہر پھول زخم کاری ہے
چھپایا پردہ وحشت میں عشق کو ہمنے	یہ اپنی جامہ دری میں بھی پردہ داری ہے
کھلے ہیں نقش قدم سے قدم قدم پہ پھول	خرام ناز ترا باد نوبہاری ہے
وہ بھیجتے ہیں شب غم جو اپنا غم پیہم	یہ طرز پرسش انداز غمگساری ہے
دیا جنازہ کو کاندھا نہ اس بہانے سے	گناہ گار محبت کی لاش بھاری ہے
سیہ لباس میں بدلی کا چاند ہے وہ جو	بنا ہوا وہ اوسکے لیے میری سوگواری ہے
جب آئی وہ تو یہ آئی وہ جای تو چلا	ہمارا ہوش مگر یار کی سواری ہے
وہاں بھی مری آشفتگی کا اوسکے سر	یہ جسنے زلف پریشاں تری سنواری ہے

خبر دماغ کی لیتا ہے دل تڑپ کر نطق
بلند تا بسر اب موج بیقراری ہے

یہ اپنا سر ہے وہی ٹھوکرین ہیں خواری ہے	پھر اوس گلی میں وہی آبرو ہماری ہے
نگہ کا حال نہ پوچھو یہ جوش زاری ہے	وہ ایک موجۂ دریای اشکباری ہے

١٥٥

مری چمن میں نکہت رنگ دہو کہا
یہ تنفس لپیٹ گل سے خون جاری ہے

وہاں وہ اور عدو اور شگفتگی تا نہ
یہاں [illegible] اور دل میں داغ داغ کاری ہے

حریف تیغ ادا مجھسا ناتوان کہان
[illegible] کرنے جرکا ہے زخم کاری ہے

مری تعلق کا ہوا ہی تر حسینوں کی
یہ شوخیاں نہیں [illegible] بیقراری ہے

فریب ہم ہے تسکین یہ دل کو دیتی ہیں
وگرنہ جیسے ہی تھا [illegible] جاری ہے

نہیں ہے جسم میں ہر چند ضعف سے جنبش
مگر جو دل ہی سے دریا کی بیقراری ہے

سب آتے ہیں اور جو آئے نیا ہی محفل میں
وہ ہم ہیں اور وہ یاد ہی صنم ہماری ہے

یہ دل لگی لی بیکاری فراق ہی شفیق
اثر سے بحث نہیں لو نہیں آہ و زاری ہے

ابھی تو [illegible] ملی ہے قضا نے مجھے
اوس کو کیا عدو کی وفا کی وفا نے مجھے

حیرت [illegible] میں کیا نقش پا مجھے
[illegible] یاد نہیں [illegible] ستا نے مجھے

گل کا سمجھ گئی ہے مگر مبتلا نے مجھے
نکہت [illegible] ہے چمن میں ہوا نے مجھے

محجوب کر رہی ہیں تری لی تجابیان
آتی ہی آئنے کی بھی منہ سے حیا نے مجھے

پردہ تو تیرا جلوہ بیباک اوٹھا گیا
مجھ سے بحث گلہ ہے کہ رسوا کیا نے مجھے

اوس طرح جور دست گو نقش مراد ہو
[illegible] سمجھ کر مٹا نے مجھے

زلف رسا [illegible] ای خدا
وہی مثل شانہ پنجۂ دست رسا نے مجھے

کچھ اونکی اونگلیوں کی لطافت سو چھیئے
آئینہ نظر وہ موجۂ رنگ حنا نے مجھے

ایسا نہیں ہوں اور جو ہوں [illegible]
تیری ہی عادت آگئی اسے بیوفا نے مجھے

ہیں اور یہ وہ گلی کہ جہاں گل ہوا ذلیل
پھر آج شوق دیدہ وہیں لی چلا نے مجھے

١٥٧

فرایش رقیب سے بیداد وقہر ہے
خود کیجی ستم کیے کچھ مزا مجھے

شکوہ نہیں رقیب نے جو کچھ کہا کہا
تیرے سکوت کا ہے مقرر گلا مجھے

کر یون نگاہ یاس نہیں حسرت کی آنکھ سے
مہلت دی تیز دستی قاتل ذرا مجھے

ظالم نہ جان قصہ ہوا العدہ شقل
دامن سے کھینچتا ترا روز جزا مجھے

بے التفاتی آپ کو تو ایک بات تھے
لا کہ آرزو کا دینا پڑا خونبہا مجھے

آخر مجھے سی تو تغافل ہے یار کو
یون ہی سہی پسند ہے یہ ہی ادا مجھے

الہدری لاغری کہ نہیں جسم کا پتا
ہمراہ پیرہن کے پڑا ڈھونڈنا مجھے

پہلے ہی میں تو ان حریف ستم تھا شفیق
لیکن نہیں تحمل ناز اب ذرا مجھے

ہے چشم تر دل میں کتنا لہو ہے
بھری جبکہ دو جام خالی سبو ہے

شراب تمنا سی سرخوش عدو ہے
بھری ساغر آرزو میں اچھی ہے

تصور لیا ہے یہ کس گل کا میں
بہت آج داغ نہیں بیوی بو ہے

مری حسرتین پھر چلائی گئی ہیں
قیامت کا ہنگامہ آرزو ہے

یہان بدبیان خنجر چلنگے
وہان ہار پھولونکا زیب گلو ہے

جلاتا ہے وہ مثل پروانہ مجھکو
کہا تھا کہیں میں نے تو شمع رو ہے

طلسم نظارہ تصور نے باندھا
تماشا کہ وہ ہر گھڑی روبرو ہے

کہیں ہے کہیں بیٹھی میں چین
یہ دل ناتو طوفانی آرزو ہے

ذرا تو تہ نا دیکھ میری دلکو
کہ تصویر اس آئینہ کی یار تو ہے

تماشا کی قابل جوانی میں نکلے
بہار دل پر اب گلشن آرزو ہے

گلو میں ڈال ڈھونڈ کوئی لطافت | کہ بلبل تماشائی رنگ و بو ہے
ستم کرکے کھینچیگا خمیازہ ظالم | نہ دل کو دکھا دیکھ اس دل میں تو ہے

کچھ اونکا بھی ہے پاس ناموس مجھکو
یہ مانا کہ بی ننگ ای نطق تو ہے

جی میں اس شوخ کی ایکبار یہی آ جائی | بوسہ دی ڈالئے جرم کا تقاضا جائے
خلش جائین اگر دل سے تمنا جائے | ہوس گل ہو تو خار کا کھٹکا جائے
سادگی ہے کہ ہمین اوس سے ہے چشم دیدار | آئنہ دیکھکے جو عکس سے شرما جائے
بدگمانی ہے بلا رشک عدو آفت ہے | اوسکے پہلو سے اوٹھا جائی نہ بیٹھا جائے
نگہ ناز کا مارا نہ بچا پر نہ بچا | یہ وہ جادو نہیں جادو سے جو بہلا جائے
بیٹھے ہیں طالب دیدار پڑا ہے پردہ | دیکھیں ان دونوں میں اب کون اوٹھایا جائے
یہی رفتار ہے تیری تو ہر اک بسمل | کیا عجب نقش قدم ساتھ تڑپتا جائی
ہمنشین دل کا کوئی معشوق خریدار تو ہو | پھر مقدر ہے گران جائی کہ سستا جائے
وصل کے گھر لیکے چلا ہوں میں تجھکو حسرت | عکس آئنہ سے خلوت میں جو گھبرا جائے
بیدار تر ہین شوق کی مضمون خطا | اوڑ کی خود مثل کبوتر مرا نامہ جائے
رہ گیا کوچۂ محبوب میں اک نقش مراد | بیٹھ جا نقش قدم بن کے جو بیٹھا جائی
بی تکلف تو ہوا ہی وہ مگر خوف یہ ہے | شرم بیجا ہے گذشتہ سے نہ شرما جائے

روشن آنکھیں شعرا کی مری نغزگوئی میں نطق
منہ سے نکلے سفا تان کو سراہا جائے

کشمکش ہے سبب دل کی سزا ہے | گیسو ترا شانے کی کشاکش میں پھنسا ہے

پھر تیرا تمنائی شمشیر جفا ہے — ہر زخم کہن مثل گل آغوش کشا ہے

ملنے سی ہوئی ہین کف افسوس کے سرخ — بیدرد سمجھتا ہی کہ یہ رنگ حنا ہے

ای مہر منور ترے جلوی کی ہوا مین — جو ذرہ ہے رقصان کی طرف بال کشا ہی

مت اوٹھی پھری نہ پھری تب سے ہمارے — پہلی تو حیا شرم تھی اب شرم حیا ہے

اوس گل کی جو بو عطر گریبان تصور — مانند نسیم اپنا نفس غالیہ سا ہے

سو چاک کئی جگر مرے دل نے گوارا — تب لف سی شانی کی طرح ربط رہا ہے

بیباکئی محبوب مین بنغایہ حجت نہین — آخر یہی [illegible] مستی ادا ہے

یہ دل وہی ہے جلتا تھا فلک جسکی تڑپ سے — مردہ سا جو اب ضعف سی پہلو مین پڑا ہے

گر قتل مجھے ہی عبث اندیشہ دیت کا — مین جا من اگر کوئی کہی یہ بھی کہ کیا ہی

ہان مانگئے بوسہ وہ اگر بوسہ بدن ہے — تو مفت ہین [illegible] کا موجود مزا ہے

جب دیکھو ای نطق وہی شکل ہے حاضر
اب میرا او آئینہ تصویر نما ہے

ہنگام خرام آپکے [illegible] یہ ادا ہے — شکرے وہین نقش کف پا کا بھرا ہے

وہ آنکھین جو کہتی ہین [illegible] دیکھ [illegible] — مین محو تماشائی [illegible] وہ سرگرم جفا ہے

سمجھی نہین جاتی کبھی اس جور و ستم پر — آخر کہین انصاف [illegible] بھی خدا ہے

جیتے تو یقینا [illegible] شک ہے مرے پر — زاہد وہ تری آنکھ کوئی طرفہ بلا ہے

کیا جان نکالیگی تڑپتی ہے پری آپ — قاتل تری جو بسمل انداز قضا ہے

کیا بات تمہاری لب شیرین کی مری جان — درد اوسکا جو دلمین ہے تو اوسمین مزا ہے

اوس بزم مین عشرت ہے ہی بجم ساز طرب کا — نالی کی [illegible] بھی تان نغمہ کشا ہے

عبادت اپنی [illegible]

سیدان تصور میں ہما جلوہ گری کا [illegible]
جو چاہے وہ [illegible] کر تا دیکھی [illegible]
کشتوں کے نگہ کے ہیں [illegible] فریاد ہے جاری
بیکار نہیں کچھ نفس [illegible] اثر اپنے

لیکن ابھی سی پھر بھی گلا گھٹنے لگا ہے
[illegible] نقش قدم وقت پڑا ہے
[illegible] کا کہ اب بول [illegible] ہے
یہ بھی [illegible] اوسکو اگر لطف ہوا ہے

خالی کوئی بات اوسکی [illegible] نہیں عشق
غیر وہیں چلا [illegible] وفا سے

قبا کی پرزے گلوں کی [illegible] ہوئے
دبا کی سر کو [illegible] بھی جھکائے ہوئے
ہوا جو گرم فغاں میں تو [illegible] کہا
ہزار [illegible] شیخ [illegible] نکلیں گے
عجب نہیں [illegible] وہ [illegible] کوئی
وہ سر کو جو چلے ہر طرف سی [illegible] پیدا
فغاں کی ساتھ جو اوڑتے ہیں [illegible]
چراغ داغ جوانی جلے ہیں پیری تک
یہ شوق [illegible] کوئی دیکھی جو وہ بغل میں [illegible]
نہ ابر [illegible] ہوا [illegible]
باین خیال کہ [illegible] باغ ہے وہ شوخ
کہاں [illegible] کا [illegible] اور لب کی بو کہاں
[illegible] اوسکی [illegible] سے مشاطہ [illegible]

بہار آئے پھرین ہم بھی [illegible] لگائی ہوئے
چلو چمن میں تو سینہ [illegible] اٹھائے ہوئے
وہ نالے آتی ہیں سر پہ فلک اوٹھائے ہوئے
نشان ہیبت حق دل میں ہیں سمائے ہوئے
جو [illegible] تغافل کے ہیں [illegible] ہیں
[illegible] ہیں [illegible] اوٹھائے ہوئے
[illegible] لاش [illegible] اٹھائے ہوئے
بجھے نہ [illegible] شام کے جلائے ہوئے
تو اوسکے داغ کو چھاتی ہی میں لگائی ہوئے
[illegible] نہیں [illegible] طفل آزمائی ہوئے
پھری گلی کی طرف نالے لب پر آئی ہوئے
وہ آئے [illegible] منہ لگائی ہوئے
کہ میرے ہاتھ سے [illegible] نہیں [illegible] ہوئے

شہید ناز ہوئے ہیں گے ہر طرف سے ہاتھ
اٹھا کے شوق کا دکھا دل تو سخت بالونسی
[illegible] فولاد کا وقت نشانہ کشی
وہ [illegible] تیغ سے نہیں معلوم
اوسکا [illegible] شوق دل وہ بت کیا
[illegible] وصل اوٹھا

چلو مزاروں میں فاتحہ پڑھا اور شہادت ہو
غریب آپ ہی قاتل ہیں جو [illegible] کہا ہو
خدا کی واسطے بیچاری کو تھا سکے ہو
میں تھوڑی میں ہوں [illegible]
خدا کی پاس [illegible] نکال بلا کی ہو
مری کنار [illegible] بدن [illegible]

کیسی ہی تیغ کریں عاشقوں پہ گیسو نطق
پہ روسیہ ہیں جو [illegible] سر چڑھا ہی ہوئے

وہ شوخ رنگ [illegible] گل کی چوٹ
[illegible]
[illegible] صنم ناز نہیں سکے ہیں
[illegible] ساقی کی تمکین سے
ہول [illegible] گھر چوآ سیا
رکھا نہیں ہوں کیا دل پہ درد و سینہ پہ لیسٹ
چوٹی کی پیچ کرکے نکالی گیا اوسکی بل
فوج خزان کی دور تماشا آنے والے ہے
صحن چمن کو محفل رنگین کا رشک ہے

[illegible] بلبل کی چوٹ ہے
[illegible] خندہ قلقل کی چوٹ ہے
[illegible] مینا کی چوٹ ہے
خورشید پہ میری شمع محفل کی چوٹ ہے
سینے پہ اوسکے میری تو کاکل کی چوٹ ہے
بلبل چمن میں کیوں گل بلبل کی چوٹ ہے
سنبل پہ آج یار کی کاکل کی چوٹ ہے
مدت سے شاہ گل کی تجمل کی چوٹ ہے
جاروب کش پہ آپ کی سنبل کی چوٹ ہے

اے نطق تو یگانہ ہے بزم سخن میں آج
اب شاعروں میں تیری طرف گل کی چوٹ ہے

نہ صلح مین بھی وہ عادت گئی لڑائی کے — جو مین نے ہاتھ لگایا تو ہاتھا پائی کے

برا ہو موت کا جس نے یہ طعنہ سنوایا — وہ گھر ہی مین سر لاش بیوفائی کے

نہ ہو سکے کبھی ہمسر مرے سہی قد کا — کہان سے سرو یہ پیچ لا ہی میرزائی کے

بندھا نہین ہے دکھاتا رہا شکن ابرو کا — یہ ایک لہر ہے دریای آشنائی کے

کرے وہ دعوی ہم پنجگی حسینون سے — جو شاخ پنجہ مرجا نہین ہو کلائی کے

الہی آئینہ تو ٹوٹے چھٹے یہ خود بینی — ہماری اوسکی کوئی شکل ہو صفائی کے

ہوا حلال ہرا جس نے دم محبت کا — لئی ہوئی ہے وہ تیوری چھری قصائی کے

وفا پہ آئی بھی آتی تھے پر نہ آنے دیا — ولائی شرم او نہین قسمت کی بیوفائی کے

دم نظارہ دیا بوسہ لب کا — زیادہ شربت دیدار پر ہوائے کے

قفس مین تھی جو اسیر محبت صیاد — حلال ہو گئے سنتے ہی ہم رہائی کے

عجیب شہر ہے شہر بتان جہان اہی ظلم
وفا تو کیا کہ نہین رسم آشنائی کے

نگاہ بیگاہ ادھر اوسکا گزر کافی ہے — اس قدر بھی کشش دل مین اثر کافی ہے

شوق زیور مین نزاکت او نہین سمجھاتی ہے — دو لون کانون مین بس ایک گہر کافی ہے

شوق اگر دل مین بستر کے ہی تو لی اوڑھنی کو — نغمہ کیا مرغ سحر کافی ہے

نہ لگا تیغ دکھا مجھکو لچک ناز سے — قتل کرنے کو یہ خالی ہی کمر کافی ہے

سر ٹپکنا ہی شب غم مین مہان کا تکیہ — سنگ خشت آج ہماری تہ سر کافی ہے

او رصدمون سے شب ہجر مین کہا بحث کرین — گھٹ کے مر جانے کو تا صبح سحر کافی ہے

نہ جلا ہمکو شب غم کہ تری آتش حسن کو — ای تو آہ کا بس ایک شرر کافی ہے

تیر تلوار مبارک ہون گران جانون کو | ہون سبک روح مجھے تیز نظر کافی ہے
فتح تکبیر سے زاہد تو شب وصل نہ کر | بس جہری پھیرنے کو مرغ سحر کافی ہے
ننگ ناموس ڈبونے کی محبت فکر سمجھے | ای فلک اسکی لیے دیدہ تر کافی ہے
دل بتیاب کے تسکین بڑی بات نہین | آپ کے ایک عنایت کی نظر کافی ہے
حسن کا اور کسی سے نہین پرکھا ناشرط | اس گہر کی لیے بس ہی نظر کافی ہے

رفع رسوائی الفت کے لیئے زہر نہ کہا
نکل اس شہر سے کچہ روز سفر کافی ہے

اندھیر ہے جو یہی تو ستم کیون ادا سہے | جور و گر تلافی و عذر جفا سہی
اچھے ہین حضور ہے بندہ برا سہے | آپس نباہ دیکھیے مین بیوفا سہے
امید مہر یون ہی تھی وہ خفا سہے | اچھا یہ عرض حال ہماری گلا سہی
عادت تو ہو او نہین کہ ہمین ہی امید ہو | خوش ہین ہم اے رقیب تجھی ہی وفا سہی
رشک عدو کی ایک قسم تو نہ نبھنے ہہم | اسکے سوا نہ کون سی تیرے جفا سہے
رکھے لی خدا ابی شرم محبت نباہ دی | بیداد جھیلی ناز اوٹھائی جفا سہی
بگڑے تو ہو جو رشک آئی تو مین کہون | ست ہمنشین تمہارے مری آشنا سہے
بوسی کی آرزو ہی لب اشتیاق کو | وہ پائی ناز نین جو نہین نقش پا سہے
کہتے ہین ہم ہی غیر کے حق مین قبول ہو | یہ کو سنا نہین بہت اچھا دعا سہے
وہ محو رنگ غیر ہین ہتے ہین رات دن | اس غل کو کیا کرے کوئی نالے رسا سہے
گو تہا تو رات غیر مگر کیون ستائین آپ | کیا کیجیی گا نالہ ہمین نے کیا سہے
نجف رسا سی بار جا و بزم انجمن مین ہو | گو رشک غیر سہ نہین سکتے سہا سہے

ہم ایسی ہاتھ سے بھی [illegible] سکتی ہیں
دست جفا حضور کا [illegible] حنا ہے

نے حکم ایک بوسہ تو نے سمجھ لے لیا
دو گالیاں [illegible] جو ہم سہی یہ سزا سے

کیوں میرے ہاتھ آئیں گی طالع ہیں نارسا
ای ہمدم اوسکی گیسوؤں خوش [illegible]

کتنا کہا تھا نطق سے جانا نہ اُن کے ہان
ہان ہان تو ہم سے کر گیا لیکن گیا سہی

بیدا آفرین ہو یو نہیں تیرے واسطے
پیدا ہو کوئی تجھسا کہیں تیرے واسطے

حیف کہ بات بھی لب نازک کو بار ہے
ای دل یہان نہیں ہو نہیں تیری واسطے

وہ [illegible] رکھو رکھے تخت پر
میں کیا کروں خوشی ہی نہیں [illegible] واسطے

[illegible] تو روز قیامت خدا سے ہم
ای بت بگڑ بنا ہیں کہیں تیرے واسطے

[illegible] کتنے دعا ہاے مستجاب
باد سحر کے ساتھ نہ کیں تیرے واسطے

تیرے گلی میں بیٹھ کے رسوا کروں تجھے
مر جاؤں تو سہی میں نہیں تیرے واسطے

جلوے تری لطیف ہیں عالم کثیف ہے
لاؤں کہاں سے خلد بریں تیرے واسطے

وہ دیکھ لے مجھے خم ابرو کو دیکھتے
بولی کہ ہے یہ خنجر کیں تیرے واسطے

چتون چڑھی ہے تیغ یہاں ہی ہاے
شرمندہ ہوں کہ سر نہیں تیرے واسطے

الفت تو ہے اب اور تو کیا چاہتا ہے نطق
بدنام ہو وہ پردہ نشین تیرے واسطے

ایدل یہ غم فزی کی نہیں تیرے واسطے
ہیں میوہ ہای خلد بریں تیرے واسطے

ایدل تو لاکھ کچھ کہے اوسے جواب ہیں
بس سیج لی ہی ایک نہیں تیرے واسطے

سو سو مزے رقیب اوڑاتے ہیں اتدن
ہیں تلخ کام ایک ہمیں تیری واسطے

ای جسم روح ساتھ ترا کیسے دے سکے
چرخ اوسکے واسطے ہے زمین تیری واسطے

غمزی کی لے رقیب سے بھی ای جفای یار
کیون چھیڑتے ہمسے کیا ہین ہمین تیرے واسطے

باز امتحان جو کیجئے گا تو دیگی جان
تھوڑا سا لین گے ہم بھی یقین تیری واسطے

لطف خرام ہے تو مشق خرام کو
درکار ہوگا عرش برین تیرے واسطے

ای دل سمجھ وہ نشے می مین بہک گئی
ورنہ عنایتین تو نہ تھین تیرے واسطے

کیا شکوہ دوستونکا گلہ دشمنون کا کیا
دل لیا ہے جب اداتین تھین تیرے واسطے

لب غنچی بند رکھ کہ دہن گو ہی پر نہین
ولیا تبسم نمکین تیرے واسطے

تو اور وہ تو دونون ہین رسوا ہیونسے خوش
جلتے ہین خلق ایک ہمین تیرے واسطے

وہ مست ادا برقع اوٹھائے ہوئے آجائے
کانونسے جو سنتے ہین و آنکھونسی کہا جائے

ایسے بھی وہ کیا ہین جو انہین رحم نہ آجائے
پر مجھسے بھی کچھ جوش قلق مین نہ کہا جائے

معلوم ہے رکجاؤن تو وہ چھیڑکے بولین
پر مجھسی تو مشکل ہے ذرا دیر رکا جائے

ظاہر دل کم حوصلہ کردی نہ خوشی کو
ایسا نہو دشنام کا بھی مفت مزا جائے

ہاتھونکی سیاہی کا لو احوال ہے ظاہر
خود حسن کی شوخی ہی اگر پردہ اوٹھا جائے

اللہ نہین مجھسی بیوجہ عداوت
پی لین وہ مرا خون تک اونسی جو پیا جائے

سچ ہی کہ وہ بدخو ہے پر ای حضرت ناصح
بتلائے کیا جب کہ چھپے ہی کو چھپا جائے

افشا نکرے کوئی مری دزدی دل کو
یہ اور مصیبت ہی جو وہ آنکھ چرا جائے

نالہ مرا کیا وقت قلق جسمین اثر ہو
ہان جان کی مجبور مگر رحم او نہین جائے

محفل مین بہت شمع سی گرمی نہین اچھی
اتنا بھی نہ چھیڑو کہ پسینے مین نہا جائے

شوخی سے ہر ایک سے پہ چھیڑ بری ہے — یہ بھی ہے کوئی بات جو آئی وہ خفا جائے
اے وای منانی ہمین مار ہی ڈالا — کیا وہم ہے یعنے وہ سر نعش پہ آجائے
نخوت کا وہ عالم ہے کہ کون سنیگا — اچھا ہے جو کچھ ضعف کی ماری نکہا جائے
آئی ہے یہی دل مین کہ اب چھیڑ دو انکو — غصہ اگر آجائے تو سب شرم و حیا جائے
لو کر کے یہ آیا تھا نہ اب آونگا لیکن — کیون جاؤن نہ مین جب وہ تصور مین منا جائے

ناصح سے کہو نطق کہ رہنے دے نصیحت
جانا تھا جو دل کو سو گیا جان نکہا جائے

نشتر وہ نیزہ جو جنبش مین کام کر جائے — نگہ وہ تیغ کہ جو دل مین صاف اوتر جائے
دلیل گریہ ہوا درد دل کی شدت پر — ضرور شیشہ چھلکتا ہے جبکہ بھر جائے
اسی قلق مین کہ جسمین ہون اسکو کیونکر ڈالون — خدا کرے کہ مری آہ سے اثر جائے
بس ایک درد مین قبلون انکو مبتلا کر دے — خوشا وہ زخم کہ جو دل سے تا جگر جائے
وہ پاس غیر کے یون بے حجاب بیٹھے ہین — کہ لوٹ آئے پشیمان اگر نظر جائے
خدا کرے نہ بھرے زخم دل کا مرہم سے — بھری تو درد سے یارب کچھ اور بھر جائے
رہے کشمکش آرزوے بیدار سے — یہی جو بخت کا سونا ہے کاش مر جائے

بغضب خدا کا کری نطق یار سے دعوی
کہین نہ غرہ مٹی کو لکو وہ ٹکر جائے

کیا زلف ہی الٹ کے دل اور جان لے گئی — بجلی کہ بھی یون کہ مری جان لے گئے
جب اعصر ہی کا کچھ نہ پتا ہند مین چلا — وحشت ہمین اوڑا کی پرستان لے گئے
تو نی مریض کی نہ سنی اے مسیح — سو بار منہ کی پاس قضا کان لے گئے

ستمگر نہ تھی وہ ادا کر لیا جان و مال سب
سمجھاؤن کیا کہ تاب تو ان کو نہ لگیا
گل کو دکھا کی عارض رنگین کے شوق مین
تو اور تیرا گھر نجھے بھولا نہ بعد مرگ
ہی ہی جنبش لب جان بخش مین دریغ

کافر تھے وہ نگاہ کہ ایمان لے گئے
کچھ ناز غمزے لے گئی کچھ آن لے گئے
فصل بہار اور بہی اوسان لے گئے
ہر چند حور خلد مین مہمان لی گئے
جان و تنکے ایک بات کا ارمان لی گئے

نکلے اگرچہ جان بڑے حسرتو ن سی نطق
کیا کچھ یہ ہی تہ دید کا احسان لے گئے

ظالم سے خود جفا کی تلافی نہو سکے
فریاد مصلحت سہی ہی کچھ ظلم سے نہین
ڈر ہے کہ اونکی ضد نہ کہین اور رنگ لائی
دربان کو یہ ہٹ کہ خوشامد مری کرے
فرمائش ایک سہل ستم کے جو ہم کرین
قابو مین آکے عذر نزاکت بہی ایک ہے
شربت کی طرح زخم مین وہ تلخابہ سرشک
باہر جگر سی ہے یہ دل کی لگی ہوے

ہو بہی تو دل وہ ہی کہ تسلی نہو سکے
مطلب یہ ہے کہ شیفتہ کوئی نہو سکے
کیا ہو جور رفتہ ستم بہی نہو سکے
میرا یہ دل دماغ کہ اونکے نہو سکے
نازک وہ اسقدر ہین کہ وہ بہی نہو سکے
لیکن یہ اوس گھڑی ہی کہ شوخی نہو سکے
ہمنے پیا کہ اور سے گلی نہو سکے
بے سوز تو پیہی سے پی نہو سکے

بوسہ ہی پہلی لب تھا پر اب منہ لگا ہی نطق
تم چاہو وصل پر بہی تو راضی نہو سکے

دل کا گرمی مین جو آتشکدہ ہمسر نکلے
جو سے خاک کے پتلے کہین بہتر نکلے

جان کے ڈر سی سمندر مین سمندر نکلی
قالب احسن تقویم مین ڈہلکر نکلے

ابیات ۱۲

۱۶۷

حسرت قامت دلدار اگر ہی لاش کے ساتھ
کیا عجب خاک سے میرے جو صنوبر نکلے

تیغ عریان کی طرح قتل کیا لاکھونکو
بی حجابی مین عجب حسن کے جوہر نکلے

وہ خود آرا اگر آئینہ سے ٹھوکر کھاے
آئینہ مین تہ بہ تہ سے سکندر نکلے

تیرے دانتونکی محبت سی ہے صدمہ جو نہیں
تب تو مسکے ہوی گرچہ ہوی گوہر نکلے

ہے غضب اب جو تمکو نہ وفادار گنے
ایسی بیٹھے ترے کوچے مین کہ مر کر نکلے

ایک ہی چاک گریبان سی ہے دامن تک
ای جنون گل کی طرح جامہ سراسر نکلے

جسطرح اوسکو لگا ہے بنا کر مغرور
آئینہ یار کے گھر سے کہین باہر نکلے

خاکساری و ریاضت سی ہو مقبول خدا
نور ہو جای اگر خاک کا جوہر نکلے

اپنی ہاتھونسی وہ سفاک مجھے ذبح کرے
حسرت دید خدایا تہ خنجر نکلے

عید کا دن ہی تکلف مین پیا اگر تکلیف
عہد جمشید کا ساقی کوئی ساغر نکلے

دم وہی آب وہی کاٹ وہی گھاٹ وہی
آنکھین آنکھ سی یا میانسی خنجر نکلے

گوکہ آنکھون ہی مین ہی طالب دیدار کا دم
پر بغیر آپ کے آئے ہوئے کیونکر نکلے

دہن یار سی خود گم نظر آئے عاشق
بڑھ کی موئی کمر یار سے لاغر نکلے

تیرے دانتونسی ملایا تو مری آنکھونمین
قطرۂ آبروئی ریختہ گوہر نکلے

تیرے جامی کی جو بو باغ مین لیجای صبا
پردۂ گل سے نہ نکہت کبھی باہر نکلے

اے فلک صبح شب وصل پہ کیسا اندھیر
چاند آنکھونسے چھپے مہر منور نکلے

غنچہ بھی اوٹھنی لگا ہی تیری دیکھا دیکھی
جان موت آئی ہے چھوٹنے کی جہان پر نکلے

اس لطافت سی چلی باغ ہوادار آپ
جسطرح نکہت گل دوش صبا پر نکلے

تیرے کوچے مین جو ڈھونڈھا تیرے پانؤنکو
صورت نقش قدم خاک برابر نکلے

نظق ہم ختم ہوئی وہ نہ مگر ختم ہوئی
نازادوسے شوخ کی انداز سے باہر نکلے

وہ شوخ نئی طرز کا جب ناز دکھائے
لے آئے جواب خط شوق کبوتر
کیا رنگ حسینوں کا مجھے آپ کے آگے
پتھر کے تو مورت سے تسلی نہیں ہوتی
غلیلے سے تو زندہ نہ ہوا آنکھ کا مارا
جھک جائے تو شاخ گل تر سو وہ چمن میں
امید رہائی تو ادھر کنج قفس میں
جو رنگ کرے کشتی عشق میں جا کر
غلیلے کی رہائی کی مری مرد کے جلائے
اے فاختہ سرو اوسکے برابر ہی کھائے
منہ کھول کے اوس نے کیا بند دم اوسکا
سنتی ہی ہزاروں نئی نکل جائیں گے جانیں

معشوق تو تکو عشاق کا انداز دکھائے
قسمت کا بنا کھیل گرہ باز دکھائے
تصویر ہو تو خامے کا انداز دکھائے
بتخانہ بت خانہ بر انداز دکھائے
اب بات سے لب یکا اعجاز دکھائے
ٹھوکر جو چلے سرو کا انداز دکھائے
اے طائر جان تیزی پرواز دکھائے
تلوار کے جوہر نگہ ناز دکھائے
حسد م لب جان بخش نئی اعجاز دکھائے
رفتار نہ گفتار نہ انداز دکھائے
کیا منہ سحر تفرقہ انداز دکھائے
خالق نہ مزاج آپ کا ناساز دکھائے

ای نظق مرا ساکیں معشوق طرحدار
دیکھا ہو جو کوئی تو نظر باز دکھائے

رات آدھی گئی آئے نہیں آنے والے
کیوں تڑپے دل میں ہی شاید وہ میں آنے والے
ستم وہ جو رہ جو کچھ نگریں تھوڑا ہے

سو رہے کیا مری قسمت کے جگانے والے
پیشوائی کے لئے ہوش میں جانے والے
تم نے عمار مصاحب میں سکھانے والے

وطن ہے

نیند مردیکی مجھی شام سے ای شاک شلا — آج وہ غیر کو ہین ساتھ سولانے والے

ایک نقشی نکے لیئے لاکھہ بگاڑی نقشے — تجھے کیا نقش دو عالم کے بنانے والے

سبز تا لین وہ دم نزع یہ رو کر بولے — روٹھی جاتی ہو کہان میری منانے والے

بزم عالم مین مگر شمع شب تیرہ ہون — شاد ہوتی ہین مجھی میرے جلانے والے

رو کتی سکے لیئے تم شوق سے کہو بان — آئین گی پھاند کے دیوار بھی آنے والے

جان بیجان بھی تھی تم سی کبھی یاد یہ تھی — اسطرف دیکہ تو آنکھہ چرانے والے

آمد آمد تری اس بزم مین آغاز ہوئی — بیٹھتی جاتی ہین فتنونکے اوٹھانے والے

نالی بجلی کو جو کرتا ہون تو وہ کہتی ہین — چونکی ہو وقت کی کمبخت جگانے والے

اپنے ہاتھون یہ ستم کرتے ہین اپنے اوپر — چوکتی ہین و نہین الفت کی جتانے والے

داد بیداد ہی غنچہ دہنون سے ناحق — قہقہو نمین ہین یہ نالونکی اوڑانے والے

کیا شب وصل ہی منظور سحر ہو جائے — پھیرین آپ یہ پچھلے سی ہین لگانے والے

کیا بتو بتکدہ سمجھی ہو خدا کے گھر کو — کون ہوتی ہو مری دل مین سمانی والے

جو رسی موڑ کے منہ طفنی سنے میری بلا — تھک کی خود بیٹھ رہین گی وہ ستانے والے

نطق اب گھر سے نکلتی کو ہی وہ نور نظر
ہین کدہر پاؤن تلی آنکھین بچھانے والے

ناز بیجا ہین وہان آفتین ڈھانے والی — جھیلتے ہین جو ہون وہ جا ستانے والے

دیکھین کیا ماری پڑی کبھی کی ڈھانے والی — اب بھی باز آئین مری دل کی ستانے والے

ہین بھی آپ کے گیسو سے گنج عارض — لوگ کہتی ہین جنہین سانپ خزانی والے

کچھ سی کچھ اونکو سکھاتی ہین وفا کی معنی — اچھی و شاد ہین غم نازہ اٹھانے والے

کوچۂ یار مین ہم سب سے الگ بیٹھے ہین
کون یہ گبر و مسلمان ہین اوٹھانے والے

نیم بوسہ کوئی نیم نگہ نیم ادا
کچھ تو اے دولت خوبی کی لٹانے والے

چھلک گئی ہم کو م ساقی دریا دل ہے
ایسے کا ہیکو کہین ہونگی پلانے والے

دور بیٹھا ہون ہٹون کیون مین ابھی دور
کہین پہلو بھی نہ زانو کی دبانے والے

آتش شوق مین وہ سوختہ جان جل نہ بجھے
ڈھیر در پر ہین ہو سو کے لگانے والے

نہ عدو اونکو سکھائین نہ رقیب اونکو پڑہائین
میری طالع ہین خود اوستاد پڑھانے والے

اس نزاکت پہ جو ہونگے تم بھی کیا خوب
کون ڈرتا ہی اگر تم ہو ستانے والے

درد عصر شام ہی سے اونسے بنایا شب وصل
میرے تیور نظر آئے جو جگانے والے

غصے سے منہ میرا تو بگڑا ہی پر آئینے مین نطق
اپنا منہ دیکھین ذرا منہ کی چڑھانے والے

بدنام مفت سارے زمانے مین کر گئے
سمجھین گے ہم ملے تو جوانے کدھر گئے

آہ اس قدر رسا کہ فلک سے گزر گئے
پھر اتنے نارسا کہ نہ اودن بام پہ گئے

دم بھر نہ ٹھہری غمزہ شب وصل کر گئے
کیا ابھی گیا گئی ادھر آئی اودھر گئے

چھپنے کو تارے رات مین وہ ڈرا بین خیال
سلک گہر کسی کی گلی کے بکھر گئے

کھیلا شکار دل نگہ بیحجاب نے
گھونگھٹ اوٹھا کہ باز کی ٹوپی اوتر گئے

تیغ جفای یار سے سسکا کرے رقیب
مین مر کے جی گیا مری اچھی گزر گئے

جمعیت حواس کا شیرازہ کھل گیا
جوڑا وہ کیا کھلا کہ طبیعت بکھر گئے

نکلے صبا سے بھی وہ ہوا کھانے پیشتر
نکہت سے بھی آگے اونکے سواری گزر گئے

دلکو جو وجد رات کو تھا ذوق درد سے
آہ شرر فشان مرے کیا کیا بکھر گئے

وصال باقی ہے

[illegible]

ذرہ حنا سے رہے نہ ہشیار مجھکو کیا / کہتے لگا ہاتھ دل کی انگوٹھی [illegible] گئے

ایسی بھی ناز کی کہیں دیکھی سنی نہیں / آنچل سنبھالنے میں کلائی اوتر گئے

تلوار وہ سنبھال چکے میرے قتل پہ / ٹپکا سے باندھنے میں جو ناخن [illegible] گئے

کیسے شراب بحر میں پانی جو پی لیا / سمجھا کہ آب تیغ گلے سے اوتر گئے

یادش بخیر یاد کیسکی شب فراق / آئے تو جان زار کے تسکین کر گئے

کب تک اوٹھائیں نطق شب ہجر کی بھول ہم / آتے نہیں وہ دل کے مگر موت مر گئے

سینے میں حسرتوں سی جگہ ایسے بھر گئے / امید [illegible] گئے

کیا قہر یاد شوخی دلدار کر گئے / شب میری خم دل میں [illegible] بھر گئے

کمبخت آہ خواب سے اونکے ڈرے ہوئے / چوروں کی طرح رات کو اوس بام پر گئے

نکلے ہیں چاند تارے یہ اپنی صورت نگار / آنکھیں تجھی کو ڈھونڈھتی ہیں کدھر گئے

کہتے تھے ہم نہ باغ میں جسکی نقاب لٹ / یہ خون کسکے سر ہوا بلبل جو مر گئے

کہنا کیا غرور ہیں او نہیں حسن شباب پہ / سنتے جب بلند ہوئی تب اور مر گئے

آنے سے تیرے میں جو بچا غیر مر گیا / بھاگی جو تیر گھر سے تو موت اوسکے گھر گئے

مر کر سبھی ملے تو ہم رنج سے نجات / ڈوبی نہیں [illegible] پار اوتر گئے

کیا دل فریب وہ نگہ شرمگیں ہے نطق / سے آنکھ میں [illegible] میں اتر گئے

وہ دود دل ابر دم سرد ہوا ساون کی / [illegible]

مجھکو گرمی میں بھی ہے جو ہوا ساون کی / [illegible]

[illegible]

173

ٹھنڈی ہی سانسین بھی وتی ہین جو بہر کے دیکھا
جیسے تن زرد جلد اوسکی ہوا پھیلی
وقت بہ وصف کے خیال خط سبز جانان
مر گیا مجھ سا جو پیکشش بہت تڑپی برق
تھوڑی تھوڑی سی یہ آگے مری چشم تر کے
یہ گرجتا ہوا بادل نہین آتا سامنے
بچھے اوس سیر پہ کیا تیر و شرف تنگ
کون بیٹھا ہوا مستا ہی نہ بجلی کیا ہے
مے کشو منہ مین پانی کی عوض ہی ہے
اوسکی بھیگی ہوئی پانو کی تھوڑی سون تشبیہ
سوج ہی جام سے بہتی ہے لب بیکش تک
فصل کی جوش سی نہی لغزش مستانہ تو
روکی پاسنبھلے کرتا ہے جہین اسکا کیا دکھ
فوج اندوہ سی پا گرد اوسی فوج کی ہے
تیرے فرقت زدونکو گھور کے اندھیاری ہا

دم چرائی ہوئی پھرتے ہی ہوا ساون کے
اس طرح اوٹھتی ہی فرقت مین گھٹا ساونکے
ہمکو گھر بیٹھے دکھاتا ہے فضا ساونکی
کھول کر بال بہت روئی گھٹا ساون کی
گھٹ کی بیتلی کی برابر ہو گھٹا ساون کی
رعد میخوار ونکو دیتا ہی صلا ساون کے
رہ گئی دم سے طرح گھٹ کی ہوا ساون کی
پردہ کس شوخ کا یارب ہے گھٹا ساونکی
ہون جو بھٹی کی بخارات گھٹا ساون کے
لاوت جوتی سی بہار ونکی گھٹا ساونکی
لے اوڑی بادۂ گلگون کو ہوا ساونکی
لڑکھڑاتی نہین بیوجہ ہوا ساون کی
ہمنشین اب مجھی یاد دلا ساون کے
ہجر مین اسکی سوا کیا ہی گھٹا ساون کے
چاندنی نکھری ہوئی ماہ لقا ساون کے

سبزہ ہی روپ ہے بیچ مردہ ہی جی جی جو اوداس
نطق کیا ہجر مین خوش آئی فضا ساون کے

وہ اوسکو مری پاس سے کیا گئے
صنوبر تری قد سے بیتا گئے

زخود رفتگی مجھکو سکھلا گئے
چمن مین ہے غل چھا گئی چھا گئے

تضمین ان کی لئی

وہ لاشے پر آئے خجل میں ہوا	پسینے میں مردیکو نہلا گئے
کفن سرخ شاہانہ جوڑا بنا	شہید جفا انکے دولہا گئے
وفا کر چکے بس جفا ہو چکے	ہم اپنے کیئے کی سزا پا گئے
فلک گو بہت فتنہ پرداز تھے	اون آنکھونکی گردش سے چکرا گئے
نہ لائی مری گرم جوشی کی تاب	نزاکت سے دم بھر میں مرجھا گئے
شب غم میں آنسو گئے تا ثریٰ	شرر آہ کے تا ثریا گئے
گلو میں ہو جو ستی ہو دہوپ	پڑی چاندنی تو وہ کمہلا گئے
ترا ظل دیوار ممدود ہو	کہ ہم بھی یہان پانون پھیلا گئے
مگر تیرے رخ کے بوسے لیئے	کہ مصحف تھا ہم اوسکو دہرا گئے
نہ خط سے ہی منہ دکھانیکی شکل	کہ آئینہ رخ میں بال آ گئے
نہ کچھ ہمسے چرخ دنی کے چلے	جو لائی ہے سب پی گئی کہا گئے
نہ چونکی جو سوئی تری یہان بخت	سرافیل سو بار چلا گئے
سراغ عدم رفتگان کیا ہوا	کدہر اونکے نقش کف پا گئے
ہمیں عیش سے آنا تہا کیا ہوش میں	گئے وہ جو ہم آپ میں آ گئے

ابھی نطق تو مرنے والے نہ تھی
مگر لوگ کہتے ہیں کچھ کہا گئے

جفا کر چکو بس فنا ہو چکے	اب ایسا نہو گا خطا ہو چکی
نہیں ہو چکی اب تو کیا ہو چکے	شب وصل ہے دلربا ہو چکے
زمین آسمان ایک دل نے کیا	تڑپنے کی بھی انتہا ہو چکے

یہ آزار دل جانے والا نہ تھا | ہمیں ہو چکے بس دوا ہو چکے

عدو سے بھی آخر بگڑ ہی گئے | نہ کہتے تھے تمسی وفا ہو چکے

جو دل اوس سے پرہیز کرتا نہیں | تو ہمسے بھی اسکے دوا ہو چکے

بلندی اوسکی بوٹی سی قد کی ہوا | صنوبر کے نشو و نما ہو چکے

مہ چاردہ چار دن میں ہوئے | ترقی کے بھی انتہا ہو چکے

پتنگا سی جو ایک ہے جان زار | وہ اوس شمع رو پر فدا ہو چکے

مری نالی سن سنکی بولا وہ بت | شکایت مرے تا خدا ہو چکے

تمہیں ہے مری جان کچھ ہو تو ہو | مسیحا سے میرے دوا ہو چکے

کریں کیا بھروسا تھا ایک آہ پر | وہ کمبخت بھی نارسا ہو چکے

اوبھاریگا امی نطق جوش شباب
لب ان دنوں سے شرم و حیا ہو چکے

لو موت شب ہجر نہ آنے پر اڑی ہے | مجھکو تھا یہ دھوکا کہ سرہانے ہی کھڑی ہے

ٹلتا نہیں میدان سی گو دھوپ کڑی ہے | انسان ہی کہ دیوانہ ترا دھوپ کھڑی ہے

اسی وجہ نکل نرگس مستانہ کے غم میں | جام مے کوثر لئے وہ حور کھڑی ہے

پردہ میں بھی ہے حسن تماشا طلب اوسکا | دیوار میں روزن کی جگہ آنکھ جڑی ہے

بوسوں کی ہری جاتی ہی اوس شوخ سے بازی | یہ نرد کا اڑنا نہیں قسمت کی اڑی ہے

پردہ جو اوٹھایا تو لگا ہوگا ہی جھمکٹ | رخسار پر اوس شوخ کی کیا بھیڑ پڑی ہے

بجلی کی طرح ہنس ہی رونے سے نہ ظالم | بہا دو نگی نہ جہالی ہیں نہ ساون کی جھڑی ہے

روتی ہیں ہیں لخت جگر و دل کی بہاریں | جو تار ہے اشکوں کا وہ پھولوں کی چھڑی ہے

مخزون نکات

یہ میری سیہ خانی کے ہی چاندنی ابرو
ہیں بجے جو کہا تو نکلا بزور آ کے تو یہ
رات آپ نے کاٹی ہی کہاں منہ تو دیکھو
جڑنی تھی نگینے کی جگہ آنکھ ہمارے
گھبرا کے وہ اوٹھ جائیں نہ جی اے جوش تمنا

جو صحن میں لیٹی ہوئی کھلی سی پڑی ہے
کہنے لگی کیا بات ہے یہاں لوٹ پڑی ہے
یا تو نکلا ہے نہ ہنسی کی دھڑی ہے
یہ تیری انگوٹھی کسی سادے نے جڑی ہے
کیوں فوج کی فوج آ کی ہیلا ٹوٹ پڑی ہے

بے وجہ نہیں ہے یہ پریشان نظری نظق
کیا مجھ سے چھپاتے ہو کہیں آنکھ لڑی ہے

تب سے مجھے چڑھ آئی بدن پر جو پڑی ہے
لاغر ہوں میں ایسا کہ دکھائی نہیں دیتا
بیتاب ہیں وہ بھی مری بیتابی دل سے
شوخی نہ شرارت نہ کرشمہ نہ اشارت
ممکن نہیں تعریف کسی اہل سخن سے
آغاز شب غم کی حقیقت تو بیان کر
دم بھر میں تڑپ لیتی جان رہوا آپ
اے روح یہاں جسم نے سی بلائی ہے جنت
سنتا نہیں کوئی شب غم کسکو پکاروں

کچھ وہ ہو پہنے ہی چاندنی فرقت کی گھڑی ہے
آئی تو ہی حیران سی پر صورت کھڑی ہے
کیا میرے خبر لیں گے اونہیں اپنی پڑی ہے
آنکھوں کی فقط دیکھنی میں آنکھ لڑی ہے
چھوٹی سی تیرے منہ کی صنم بات بڑی ہے
اے خضر سنا ہے کہ تری عمر بڑی ہے
اے موج عبث بیچ میں تو پہاڑ پڑی ہے
اوس حجرے کو بیچ میں تیرے لاش گڑی ہے
یہ کیسی تری سادی خدائی میں پڑی ہے

طوفان طبیعت ہی روانی میں تری نظق
ہر بحر غزل جا کی سمندر سے لڑی ہے

جب بیچ شام کو وہ آئینہ لیکر بیٹھے
سیر گلشن بیچ گلزار سے کی گھر بیٹھے

پھوٹ پھوٹ اس قدر رویا ہون تیرا ہوا
جا بیٹھا تھا نہ تری بزم سے دل جانیکو
اسکے پاس آج تو ملکی سکی یہان ہی بیٹھا
اوسکی خاطر کو گران غیر کے دلکو بھاری
اثر نالہ ہے وابستہ درد الفت ہے
ایلچی راچہ نوال اوس سے نہ کچھ خوف کری
پھر اوس کل ہی کہ بلبل کو ملی کنج قفس
کچھ نہ وحشت مین غزالون ہی کی شرکت دیا
تجھ سے بہتر جہان گزران جب دیکھا
یہ خط سبز نہین اوسکی لبون کے نزدیک
اتنی طاقت ترے آنی سی بدن مین آئی
دلکو ہی حسرت ہی لطف کی جس خلقی مین
اس نگاہ غلط انداز سی کیا تسکین ہو
غیر کے پاس اکیلا نہ اوسی چھوڑ سکے
گھر سے نکلے شب وعدہ کبھی ہوکر بیتاب
ضبط گریہ سے ہی کھٹکا مجھے دل کا ہر دم

دیکھا ہی بیدہ گریان جو کہین گھر بیٹھے
رات کو ہم کوئی سو مرتبہ اوٹھکر بیٹھے
بیسوادہ ہی کسیکے نہ کبھی گھر بیٹھے
خاک ہم بیٹھے وہان نیکے جو پتھر بیٹھے
دلسی نکلی اگر ای جان تو دل پر بیٹھے
نامہ دی ہاتھ پر اوس بت کی کبوتر بیٹھے
شبنم آغوش مین ہو خار برابر بیٹھے
سامنی میرے بگولے ہی تو چکر بیٹھے
ایک ہی ناؤ مین ہی خضر و سکندر بیٹھے
حضرت خضر ہین گویا لب کوثر بیٹھے
آج مدت مین ہم اوٹھکر سر بستر بیٹھے
خوب ہی بیٹھتی ہی نرد جو گھر بیٹھے
تیر ایسا تو لگا جو مری لب پر بیٹھے
رشک کے صدمی اوٹھاتی رہی شب بھر بیٹھے
ہوکے مایوس کبھی جا کی پھر اندر بیٹھے
اسمین کچھ شک نہین پانی جو مرے گھر بیٹھے

نطق کہل جاتی ہماری رگ جان کی قسمت
اگر اوس سیر مژہ یار کا نشتر بیٹھے

زخم دل گویا نہین پیرشا کئے بیدا ہی | دیکھ منہ کھولی ہوئی لب تشنہ فریاد ہی

کسلئے منت گزار اپنا دل ناشاد ہے
بیستون اوس کشتۂ بیداد کی روداد ہی
اور تو کھلتی نہین کوئی کھلی ہی یہ وجہ
وصل کا وعدہ وفا ہوئی کبھی دیکھا نہین
آرزوی وصل سی گلشن مین مرا ہی یہ رنگ
اشک کا قطرہ ہی جب ٹہرا کرون کسکا گلہ
جو نہ یاد آئی کبھی تمکو وہ ہی بیدیکا نام
جو نہین منت کش ایفا وہ وعدہ ہے ترا
تم سنگین دل کہ جو بیداد کو ہی سمجھو ناز
ایڑیون تک نار سے پہنچی ہین گیسو ہی رسا
شہد مین آ آ کی بت گرتے نگہ مغرور
گوشۂ چشم ستمگر ہے کمین گاہ نظر
مشت خاک اپنی کدورت ہی سے یہ بیابان مین
سایہ یان ہر دم ہی ساتہ اوس وحشی بیابانکار
لونگیے کا نشتر ہر دم مین ہر لو توڑ دو
دہیان مین عشاق کی آزردگی لاتی نہین
پیارے میری گلی مین ایک با ہین وطن الہی
پہر ہلال عید قربان کی طرح نکلی وہ تیغ
شاد تو دل ہائی چشم گریان شاد یا ناشاد تہا

تمکو شاید کاوش مژگان جانان یاد ہے
اس قدر رنگ سے ہوا گویا دل فرہاد ہے
چشم قربانی جگر مجہو رخ جلاد ہے
نازرخ کیجئے کو نہین یہ خوب بیداد ہے
روی گل پر منہ ہی ورنہ آغوش مین شمشاد ہے
آنکہ سی گرنا دلا القدر یہ کے افتاد ہے
جو کبہی ہوئی نہ تجہکو وہ تمہارے یاد ہے
جو نہین ممنون اثر کی وہ مری فریاد ہے
ہم یہ ناز کردل کہ تمکو نا رہی بیداد ہی
خوب چہاجاتی جو کبھی اس کی یہ ارشاد ہے
کعبے کی زندی ہوتی ہین انکو بنیاد ہے
ہیچ دل ہشیار رہنا گھات مین صیاد ہے
اپنی آہون کا تمکو لا چرخ بے بنیاد ہے
ایسی ہم دیوانی ہین جسکے پری ہمزاد ہے
وہ نئی ایجاد یہ ایجاد میرا ایجاد ہے
جانتی ہین وہ کہ تعریفون کو انکا [illegible] یاد ہے
رات کی بہی کچہ کہانی جج ادائی یاد ہے
پہر لیا جم جگر تجہکو مبارک باد ہے
شاد اب باقی نہ [illegible] ناشاد ہے

سرفرازی اور تقدیم اسے ہی ابجد میں نطق
ایک نقطے کا نہیں پابند الف آزاد ہے

نے قتل مجھی کرتے جی میں اگر آئے
یہ آہ غضب ہے جو کہیں بات پہ بر آئے
پتھر کے بھی دل ہیں اوٹھا صدمۂ دوری
او سادہ نہا پہ جو کانہ شب وصل سحر تک
گھبرائی ہی پھرا ہی طبیعت کئی دن سے
یار آتا ہے یار آتا ہے رٹ لگ گئی دلکو
سینے میں پری خوب تصور نے اوتار
بستا ہوا شاید کہ وہ گل سوکے اوٹھا ہی
وہ زلف بہت بڑھ نکلی خیر نہیں ہے
وہ بھی جو مجھے کرنے لگیں پیار عجب کیا
جب غیر کو بھر بھر کے دئے جام عنایت
سو ناز سے رکھیں گے قدم جب وہ اوٹھا کر
اللہ ری روانی تری شمشیر نگہ کے
فریاد سے اپنے وہ نہیں آنے دہ جو پایا
کمبخت ہمیں نے نہیں آکے سنائے
منہ سے ہی نیا پر نہ چھپا راز محبت
باری جلش تم سے کھلا ہے ابھی باقی

اچھا ہی ہوا گیا جو طبیعت ادہر آئے
دیکھی لگا کے ڈر نکلے ترے دلمیں در آئے
منہ تیرا بھرا آئینے کے آنکھ بھر آئے
ایک آہ رو دیا جام او نہیں کچھ شرم اگر آئے
بس آج ہی گل سنیو کسی شوخ پہ آئے
سچا ہی یہ طائر مجھے سچے خبر آئے
دیکھیں مری تصویر پہ پروا و تر آئے
دامن میں بھر پھول جو باد سحر آئے
جب وہ کسی پیچ میں نازک کمر آئے
اب تم کے بدولت مری رنگت نکھر آئے
حسرت نکلے مرے دلکی طرح ابتمنہ بھر آئے
تو آپ ہی یہاں اونسی اجل بیشتر آئے
سر پر ہی تیس ہستے ہیں کہ سو جوں گے بہرائے
آگے نہ بڑہی آہ فلک سے او تر آئے
بس شکل جیسے ہو گئے سن جو وہ خبر آئے
ہمارا نہ جھوٹی ہی ہوئی مشہور کر آئے
آنکھوں نسے بہا خون تو دلکی خبر آئے

ظاہر ہے وقت رخصت جانان جو قلق تھا
بے سود ہین لب آ کی [illegible]
اوس تک نہوئی آہ کی افسوس رسائی
دیکھو تو کہین لاش نہو لخت جگر کے

با این ہمہ ضبط آنکھ مری پھر بھی بھر آتے
ناصح یہ طبیعت ہی بس آئی جدہر آئے
ٹکرا کے لب بام سے ناکام اوتر آئے
یہ آنکھ کے دریا مین ہی کیا چیز اوبھر آئے

خالی تہ پھری وہ نگہ ناز کبھی نطق
کچھ طاقت دل لی ہی گئی جب ادہر آئے

شکل یہ آہ بے اثر کی ہے
اوسکو ٹھنڈی ہوا سحر کی ہے

بیٹھے یون سایۂ مغیلان مین
اے جنون دھوپ دوپہر کی ہے

میرے درد جگر سے واقف ہو
ہر گھڑی آہ نے خبر کی ہے

حسن خانہ زاد صاحب کا
دلربائی کنیز گھر کی ہے

داستان دراز رنج فراق
ایک نالے مین مختصر کی ہے

شمع سوز و گداز کی ہے گواہ
پوچھیے کس طرح سحر کی ہے

دن جدائی کا روز محشر تھا
دھوپ کیا مشکلو نسی پہر کی ہے

ذکر نومیدی اور شکوۂ یاس
نطق نے عمر یون بسر کی ہے

دیکھ لے دل وہ یار کا گھر ہے
[illegible] سائی ترا مقدر ہے

نہین نسبت ترے دوپٹے سے
چاند کی ایک میلی چادر ہے

نیکیان کر رہی ہین حسن عمل
گور ہمکو کنار مادر ہے

پہنچے ایڑی تک اوس صبیح کی زلف
راتدن اندنون برابر ہے

ایک تو جھوٹا وعدہ کرتے ہو	دوسری ہاتھ میرے سر پر ہے
کیون وہ ہون آپ کیون لگہاتی ہین	یہ گلی ہے کہ آپ کا گھر ہے
بند مٹھی ہے غنچۂ گل کے	ہر کسیکو محبت زر ہے
قمریان ہین نعلیون کی ہزار	کب صنوبر ترے برابر ہے
ہر کنائے مین ایک اشارہ جدا	ہر ادا مین ادای دیگر ہے
وقت فرصت کبھی سناؤنگا	شوق کا میرے ایک دفتر ہے

میرے آہ و فغان کی آگے نطق
کان کے بات شور محشر ہے

ادہر ہم آی ادہر آپ کو ملال ہوئے	نہ آدمی ہوئی کوئی برا خیال ہوئے
ہوا یہ طول شب غم سفید بال ہوئے	جو قرن ہو گئین گھڑیان تو لمحے سال ہوئے
خدای خضر کرے عمر سچ دغم کے دراز	کہ وقت بد مین ہماری شریک حال ہوئے
کچھ انتہا ہے شب ہجر کے نہین معلوم	ہوئی نہ رات تری لٹ لٹین بال ہوئے
کہان ہے اوہ لگاوٹ کی ای حضور نگاہ	کدہر گئی وہ جوہری جس سے ہم حلال ہوئے
تمہاری تیغ نے مریخ سے لڑائی آنکھ	ہماری خون سے جوہر جو لال لال ہوئے
مجال کیا کہ گلی مین بھٹک سکین عاشق	بنے ہین شیر یہ کیسی ترے مہال ہوئے
غرور و نخوت الگ ہے جفای جو الگ	برا ہوا جو یہ انسان خوش جمال ہوئے
تمہارے رقص نے بسمل کا رقص دکھلایا	ادہر تو ہاتھ اٹھا لوگ ادہر حلال ہوئے
مریض خال تھی مارے قضا کی گولی کے	بہت سے مر گئے اچھے [illegible] خال خال ہوئے
لطافتین یہ بدن مین شباب نے بھر دین	وہ نرم نرم کف پا پری کی گال ہوئے

لگے جو پیڑ ونکو پتھر تو یہ صدا آئے
پہلی یہ خوب ہیں پہل بہت نہال ہوئے

یہ کل کی بات ہی آپ اسکو الٹی بھولی ہین
مری ہوی ہین گویا ہزار سال ہوئے

وہ ناتوان ہین جو حبشی تھا مثل نکہت گل
کہ موجہ تاہی نسیم بہار جہاں ہوئے

گرمی ہین کشتہ ابرو اوسی گلی ہین عشق
بہشت کے وہ ہوئے خاک جو حلال ہوئی

غافل نہیں ہوں خواب میں تیری خیال سے
ہے بند آنکھ باز نہیں دیکھ بھال سے

وحشت ٹپک رہی ہی مری جال و حال سے
نقش قدم لڑاتی ہین آنکھیں غزال سے

نکلا پھڑک کی دام سے گیسو کے مرغ دل
کیا صاف بال بال بچا بال بال سے

ای زرد رو خزان مجھے سبلا تو کیا ہوئے
وہ سبز سبز ہو نہین گل لال لال سے

بکھرے ہوئے وہ زلف ہے مجھ پہ بلا
اندیشہ جان کا ہی مجھے بال بال سے

دکھلا کے تل ہلاک کیا دو ہی مجھے
گویا کا نشانہ اوڑاتی ہو خال سے

پنجہ خدا نے مہ سا اوس بت کو دیا ہین
ملتا ہے ہتھیلیاں ناخن ہلال سے

ہم قیمت اوسکی توڑ دین بازار قمر میں
کوئی جو آبگینہ لڑائی سفال سے

کیا پوچھتا ہے داغ جگر کے چراغ کا
روشن ہوا ہے آپکے شمع جمال سے

ہو ہو کے خاک اعسکے ہوا بھی لڑا اوڑ گئے
دیکھی ہم نکل گئی گرد ملال سے

ہر نقش پا میں نقشہ ہے نقش مزار کا
ہر ہر قدم لیسے ہین جو ظالم کی چال سے

پھوڑین گی ایکدن وہ لطافت بھی جرم سے
آنکھونکو تطق رو و گی اس دیکھ بھال سے

دل سی بھولا نہ یہ بھی کرم ہی سہی لطف کم سہی
یہ بھی ہین نہین سہی جور سہی ستم سے

سیر کو آخر آئے ہیں قبر مری قریب ہے
صبح کو شام کرنے تو شام کو صبح کرنیکو
ہمسے حضور پھر کبھی ظلم سہا نجائیگا
غیر کا گھر نہ انتظار وہ جو نہ آیا جانے دے
بیٹھ گئی جہاں کہیں عمر دو روزہ کاٹ دے
چاہیے پھر نہ آئے آنے کو کہیکے جائیے
کل ہی جو ہو چکے ہیں ہم [illegible]
خوب کہی سنی کی کیوں تم نہیں سہے اور سہے
کرتے جو جوش بھی کبھی [illegible] جگہ ہی تو
جو مجھے فلک سے کبھی کاٹ کے [illegible]
عفو کرو ہوئی خطا منہ سے ہی نکل گیا

رخصت او نہیں جو ناز دیا ور بہی قدم ہے
چاہیے ہمکو شغل کچھ ہو نہ خوشی تو غم سہی
لطف اگر نہ ہو دو پھر جور ہی کوئی دم سہی
اوسکی جگہ پر ای صنم آجکی رات ہم سہی
قید مکاں نہیں ہی کچھ دیر نہیں حرم سہی
دل کو اسی سے ہوش ہے [illegible]
کیا یہ کہا حضور نے قول سہی قسم سہی
پھر وہ جفا جو سنے کی کون [illegible] ستم سہی
آپکا غم نہیں [illegible] کسی کا غم سہی
خوب ہوا کسی ہے [illegible] تیغ جفا علم سہی
تو نہ خفا ہو بیوفا آپ نہیں ہیں ہم سہی

نغمہ نے نہیں ہے آہ ذوق ہو جس سے ہمکو شوق
کام فقط اثر سے ہی دم میں اثر ہو دم سہی

ابھی کیا کیا ہیں خیال اور جو یار آجائے
دم میں اوس شوخ کے یوں تجربہ کار آجائے
تو مری جذب سے صیاد نہیں واقف ہے
چہچہاتی ہوئی آجائیں ہزاروں بلبل
کامیابی کی نہیں طالع بد سے امید
خوار و رسوا نکرای جوشش وحشت اتنا

کچھ نہو عجب ہیں ایسا دل زار آجائے
ہٹ کی دل حیف ہی پھر دو سر بار آجائے
میں جو چاہوں تو قفس ہی میں بہار آجائے
تم اگر جاؤ تو گلشن میں بہار آجائے
جاؤ نہیں ہوش ہی بغرض جو یار آجائے
کہیں ایسا نہو اوس شوخ کو عار آجائے

[illegible]

ہای پوری نہ مری آرزوی مرگ بھی حیف
بخت برگشتہ کی تاثیر سے منہ پھیر لیں وہ
چھیڑتا ہون اوسی خلوت مین اکیلا پاکر
ہمکناری کی تف سینہ ہی مانع شب وصل
ستم و جور کا بدلا ہو تلافی غم کے
وہ جلین دل کی شب ہجر بجھا آگ الہی
قہر ہے آپ نازک کو ہوائے گلگشت
بیٹھتے ہین وہ لب بام اسی تاک مین قمر

وہ چھری لیکے اوٹھین اور سیار آجائے
سامنے راہ مین میرا جو مزار آجائے
کیا مزہ ہو جو مزہ آپ کہین یار آجائے
ڈر ہے اونکو نہ حرارت سے بخار آجائے
پوچھنا کیا ہے جو مجھے دل یار آجائے
دسیان [illegible] سکا جو آجائے بخار آجائے
گرمئی آتش گل سے نہ بخار آجائے
ہا لیں کوئی گلی مین جو شکار آجائے

ہائے جیلے لئی ہم خاک برابر ہو جائین
خاک سے اپنے اوٹھے نطق بخار آجائے

کب توبہ ہنسنے والی تھی محتسب شباب کے
دیتا رہا شیخ فضیلت مآب کے
دو چار دست آ پلو پایا ہون ہوش مین
آیا ہو تمکین کسی بھی نکیرین وہ منہ کر
ہوے گا بوسہ لب شیرین کا سبزہ
لخت دل و جگر ہین برابر کھتی ہوے
ہون محض ہیچ کارہ نہ دنیا نہ دین کا
مجھ رند کا مزاج ہی ساقی بہت لطیف
یارب ہون کیون حریص مے ناب سے [illegible]

میخانے سے کھینچ لائی ہی کھی بو شراب کے
رندون نے [illegible] شیخ [illegible] شراب کے
اوتری جگر جیئی ہوئی حضرت شباب کے
جاؤ نہین ہے تاب سوال و جواب کے
کھینچی کرینگی انت جو ترشی عتاب کے
ہر آہ گرم سیخ ہی گویا کباب کے
مجھکو بنا گئی [illegible] خراب کے
کافی ہی بہر تشنگی لب شراب کے
دامن کے [illegible] گھٹی شراب کے

دیوانہ کر دیا ہے کسی چشم مست نے
زنجیر چاہیئے مجھے موج شراب کے

لایا ہے ایسے وادی تفسیدہ مین جنون
سر دری مین جہان ہی تپش آفتاب کے

طفلی سے ساقیا ہی مجھے ذوق میکشی
اونگلی کے بدلے منہ مین قلم تھی شراب کے

اگر مزہ یہین تا کہ لکھون دوسری غزل
ساقی یہی التجا ہی دوبارہ شراب کے

چادر جو اونکی رخ سی اوٹھا دی نقاب نے
اوٹ آسنے نے لاکے گھڑی کی حجاب کے

سنھی ٹرپ سے یہ دل پر اضطراب کے
بجلی بھی بھاگی چھوڑ کے کملی سحاب کے

رکھیہ دیجیئی کتاب حساب و کتاب کے
کچھ کم نہین شیخ جی کرم بے حساب کے

اے بحر حسن رات جو ڈھونڈھا تیرے لیئے
زنجیر برق موج بنی اضطراب کے

دیکھو ہماری دست درازی شوق کو
وہ شوخ خیر مانگ رہا ہے نقاب کے

کسکی گلی سے ہای اوڑایا مرا غبار
دیکھو صبا نے کیا مری مٹی خراب کے

اے عاشقان خستہ کو درگور کیا کہین
خود اونکی گھر ہے فاتحہ خوانی شباب کے

او شہسوار تو نے نکالا نہین ہے پانون
پتلی نکل پڑی ہے یہ چشم رکاب نے

عالم مین تیرے روی مخطط کا شور ہے
ہے دہوم اس پیمبر صاحب کتاب کے

بوٹے ہین کانٹی حق مین تری تیری جور کے
یہ جھانہین ہے او تری ہی آیت عذاب کے

مارا ہی بن مین گور و کفن بھی نہین نصیب
او نے تو ای قضا مری مٹی خراب کے

نیچی نگاہین جائز دل کے ہین گھات مین
ٹٹی شکار کی ہی یہ ٹٹی حجاب کے

دیکھو اوسی گلی مین اگر ہی تلاش ظرف
رہنی کی ہے جگہ وہی خانہ خراب کے

بنایا جائے

بزم سخن میں وہ جو یہ ہے ازدحام کے
گر وقف آب ہیچہ خوش نیام کے
گر از شباب حسن میں ہے وہ چمک کمان
کیا بات اون سونگی ہی قربان جائیے
ایوای آسے ہے تو زبانی عدو کی ابی
چاہیے خدا الوا اوسکی ابھی چشم مست اوکی
تیغ نگاہ نازسے عالم کیا ہلاک
بعد فنا ہی گور میں پڑتا ہے زلزلہ
کرنے ہو ہی سے غیر وغمین ہم ہی حجاب
پی پی ہی ہو کہتے پیچہی نے جان دے

شیرینی آج سنتے ہے اپنی کلام کے
جلا اور کہہ سبیل شہیدوں کی نام سے
برق جمال دیکھتے بجلے ہے آم کے
ہے آرزو کلیم کو جلنے کلام کے
مدت میں تو آج ہے آتمنا پیام کے
ساقی کے اختیار میں گردش ہے جام کے
ترکان چشم یار نے ترکی تمام کے
آتی ہے یاد جب بت محشر خرام کے
اسواسطے خدا نے بنایا ہے حرام کے
رٹ لگ گئے ہے یارب ہی کسکی نام کے

دل ہو گلکار کشمکش آرزو سے خلق
تلوار جب جھیے تو خبر لے نیام کے

ٹھہراے ہے نقاب اٹھا قتل عام ہے
آتی ہے اونکی چیخ کی صبح ہی شام کے
باندھے ہی ایسی بحث پر اجاہے کمر
ہوا اوسے جاتی وہ آغوش غیر مین
طفلی سے ایک وی کتاب کا شوق ہے
لائین کہاں سے نالہ بلبل کا وہ دماغ
تم دیکھنا کہ حشر میں محشر بپا ہوا

سفاکیاں ہیں تیغ سے بڑھ کر نیام کے
سو بھی اچھی جلد اوسی مقام سے
دینے کے نام داد دین یہ کلام کے
تیند اونکی بیکر نالوں کی اچھی حرام کے
نے بیٹھے بوستان جو گلستان تمام کے
ہو بو ہی گل سے جنکو شکایت زکام کے
دست ادب ہی جو عشق علیہ السلام کے

بدخو ہو جو حسین نہ چاہوں اوسے کبھی
صاحب کا بندہ حسن ہے پر اعتبار کیا
آتے ہیں پوچھنے وہ مرے حال زار کو

میں شکل دیکھتا نہیں صورت حرام کے
مشہور ہے فرار ہے عادت غلام کے
جب بس چلے کہ اب نہیں طاقت کلام کے

اونکی حضور ہے جنبش نہیں ہے نطق
میرے زبان منہ میں نہیں میرے کام کے

حجاب چھوڑ کر اب دلبری دکھا کے
مرے بغل میں نہ تصویر تو دکھا کے

خیال یار کا رہتا ہے [illegible] دل کو
سمجھا بغل ہی میں بیٹھی ہے اپنی پیار کے

زوال حسن کے سمجھا اوسیں [illegible] میں
شباب کے نہ وہ شوخی رہے نہ چالا کے

وہ آج کون ہے اوسکے تلاش [illegible]
وہ شوخ حسن ہے دولت ہوائی دنیا کے

یہ زخم ہیں یا [illegible]
شکار گاہ میں بن بن کی آہو آ کے

نگاہ شوق سے آزار ہو طیارے کا
یہ تازگی ترے گالوں کی کب ہے پیدا کے

بالن اپنی بھوں نے نہ ایک دل چھوڑا
حیا و شرم نے پیدا کی اور چالا کے

تڑپ تڑپ کے مرا تھا جا بجا میں کشتہ یاس
ہزار سال وہاں بیکسی سی بیٹھا کے

نہ معجزے سے جیے گا نگاہ کا مارا
یہ سمجھ بات نکھو کہ تمہیں مسیحا کے

پکار رہا ہے یہ اوسکا کرم کہ میں پیاسا ہوں
نہ آج فکر کرو باز پرس فردا کے

غم فراق سے دور شراب میں ساقی
یہ ہچکیاں مجھے ولوا رہی ہیں مینا کے

بزور بوسے لیے ایک ہی نہیں سنی
اور جیتے کام نہ نکلا بغیر ایسا کے

یہ عشوہ غمزے ہی کچھ تھی جو ہم ہی کچھ ہو
ہماری سادہ دلی سے بھی اونکی حیا لا کے

یہ عذر تنگ دہانی اجی بہت معقول
نہ بات کرنے کے کیا خوب ہیں بہانے کے

ای نطق ابتدا میں علاج مرض عشق
آغاز ہی میں عشق کی تدبیر چاہیئے

ہوں بیقصور کیوں مری تعزیر چاہیئے

تا اصل و نقل دونوں کی ... تحریر چاہیئے

ق

بات ہوتی ہے

ہنسی اوس لب کی بات ہوتی ہے
بات گویا نبات ہوتی ہے

تیری قدرت سے ورنہ ای خالق
کس کی ایسا کا ثبات ہوتی ہے

دل بھی خالی ...

میں جو لکھتا تھا کراؤ نکو چھپا ... تھا
چلی تھی رات کو کچھ بات نطق شیدا کے

بہار رنگ بوئی گلستن اوس سے
مرا دل بلبل اوسکا شیون اوس سے

وہ نطق ایسی بت کہی بندا گن اوس سے
ہوئی ایجاد طرز شیوا ... اوس سے

وہ رخ روشن کہ دل ہی روشن اوس سے
چراغ داغ ہیں ... روشن اوس سے

سلامت تیری تیغ زخم باران
کہ سینی کے کھلا ہے گلشن اوس سے

جنون و اثم خرد یا بندہ یا رب
رفو اس سے ہے چاک ... اوس سے

مراصر آپ کا جلوہ ہمیشہ
کہ برق اس ... ہی شمع خرمن اوس سے

اوسی گل کے چمن کا خار غم ہے
چھٹا اون کیسی لگا دامن اوس سے

الٰہی ٹوٹ جائے پھولوں کا ہار
ہوئی جاتی ہے خم وہ گردن اوس سے

وہ جس سے برق بھی شوخی میں ہے مات
کہاں روتی تڑپتے ساون اوس سے

وفا اس میں اوس میں پھر ہی یا رب
وہ خوش دشمن ہے ... اوس سے

رہی بگڑی تری یا رب خوش کشادی
کمان ابرو کی ہے تیر افگن اوس سے

اگر بولے تری آنکھوں کا جادو
زبان معجزہ ہو الکن اوس سے

نہیں میرا تو کیا دشمن کا ہوگا
نہیں ہوتا کسی ... ظن اوس سے

بہار بیخزاں جلوہ تمہارا
مرا دیدہ مرا دل گلشن اوس سے

تمہاری راہ میں جو خاک ہو جائے
ستم ہے تم بچاؤ دامن اوس سے

خدا شاہد ہے تیرا ہو رہا نطق
رہا کر تو نہ اتنا بدظن اوس سے

ہم اہل غم سے ہیں نہیں ماتم پسند ہے
چاندوں میں صرف ماہ محرم پسند ہے

سوز درون ہی گریۂ دوام پسند ہے
گرمی میں ہمکو بارش پیہم پسند ہے

کیوں حال بد ہی پوچھی ہوا ہم ایک تنگ سے
گل کی ہنسی ہی گریۂ شبنم پسند ہے

پیدا ادہر ہوئی کہ فلک کستم جفا
یہ سب عیوب اونہیں ہیں تاہم پسند ہے

جنت مبارک اہل سقم کو زاہدو
ہمیں بلا کشوں کو جہنم پسند ہے

کس قسم کے ہیں اہل محبت ہیں آدمی
غم تو بہت پسند خوشی کم پسند ہے

اپنا عدو ہیں رشک کا مارا کسی کا ہوں
نام خدا وہ شوخ تو عالم پسند ہے

منہ وا وصل میں کا وصف تمہیں تیغ کا ہو
یہ بات اہل راز کو مبہم پسند ہے

جھوٹا ہی عہدہ یار کا ہم کیوں نہ مان لیں
بیتاب دل کی دینے کو یہ دم پسند ہے

ای جانفزا تو کیسی جنبش ابرو دکھائیو
اس تیغ کا ہمکو خم و خم پسند ہے

ملتی ہی لطف یار سے عمرت دراز باد
ہمکو تیرا طول شب غم پسند ہے

زاہد بد مذاق کا مارا ہوا ہے مونھ
جو چیز ہے نری کی بہت کم پسند ہے

ڈالوں گلی میں جی مجھے پھانسی ہی کیوں نہ ہو
اتنا کسی کا گیسوئے پرخم پسند ہے

رکھتا ہو جو دردی بیتاب و بیقرار
ہاں ایسی زخم پر ہمیں مرہم پسند ہے

ہمکو ہلال عید مبارک ہو زاہدو
ہمکو تو انکا ابروئے پرخم پسند ہے

اونچی نگاہ سے نیچے کیسے نگاہ
کیوں آپکو ہلاک دو عالم پسند ہے

کیوں طعن ای ملائکہ ای دیو کیوں حسد
خالق کو جبکہ خلقت آدم پسند ہے

ای خلق ایک عمر سے ہی لطف باہمی
ہم غمکو ہیں پسند ہمیں غم پسند ہے

نکلا ہوں گھر سے داغ عزیزاں لیے ہوئے
بن کو چلا ہوں گنج فراواں لیے ہوئے

کچھ پاس ہی ہے ساتھ امید وصال کے
پہلو نشین کا بھی ہے ارماں لیے ہوئے

بیتاب ہو کی خوار نہ ہو بزم یار میں
ہاں آ کے ہو ذرا دل نادان لیے ہوئے

کہتا نہیں ہے تلخی غم کس بلا کے ہے
بیٹھا ہے ہڈیاں سگ دہقان لیے ہوئے

گھر والی گھر میں تنگ ہیں باہر خفا ہیں غیر
جاؤں کہاں نکلتی [illegible] لیے ہوئے

ابر سفید جا نہ برآیا تو شک ہے ا
منہ پر وہ سہمے گوشۂ داماں لیے ہوئے

کس کس کو دیجئے اشک کہ دل خون ہو چکا
[illegible] لیے ہوئے

باد صبا کچھ آج تو اترائی آئے ہے
شاید [illegible] لیے ہوئے

ہم باغ جاں کی سیب ہی توڑ لائیں گے
بیٹھے ہو تم اپنا نمکدان لیے ہوئے

غیروں کو اس گلی سے نکالا ہے یار نے
چھٹے ہوئے ہیں معرکہ میدان لیے ہوئے

آنکھوں نکا کے کشور دل پر ہے غم تاخت
ہیں لیس بیچ چھپاں صف مژگاں لیے ہوئے

جھونکا کوئی ادھر کو بھی باد صبح گاہ
سوتی ہیں [illegible] اپنی وہ داماں لیے ہوئے

بیٹھا اگرچہ لاکھوں ہی جا نکلا امید کے
لیکن [illegible] جانب ہجراں لیے ہوئے

رو گیا ہوں پردہ نشینوں کے واسطے
آنکھوں پر اپنے گوشۂ داماں لیے ہوئے

شاید چمن میں نطق غزلخواں ہے اے صبا
بیٹھے ہیں دم بخود خوش الحان لیے ہوئے

تری نگاہ [illegible] ایجان ہے
نگہ کا آنکھ میں ہر تار ہوئی مژگاں ہے

ہمیشہ سے خیال خرام جاناں ہے
ہمارا عرصۂ دل تو بھی گلستاں ہے

لگی ہیں آنکھیں تری خط سی خوش نگاہ ہو کی
یہ سبزہ زار مگر تیغ غزالاں ہے

یہ چہیڑ چہیاڑو کہاتی ہے دلکی پہوڑے کو
تو میری جان ہے تجہ ہی سی زندگی میرے

اوٹہے جو فتنہ و آشوب وہ نہیں بہی ہو
میں جانتا ہون حقیقت جہان فانی کے

چہپائین کبہی شب غم کا سوز مثل چراغ
ہم اوسکے یاد مین جو کون جہان ہوئے

ادہر بہی جلوہ کرا وڑ جائین اشک کے قطرے
حضور خانہ دل مین کبہی کرم فرمائین

کبہی جو جائیگا جی کس سے اشک پوچہونگا
رہا تپاک نہ ظاہر مین جب تو دل نے مجہے

ادہرا و دہر وہ نظر کرکے دیکہتے ہین مجہے
ہوا ہے محو ترے شکل دیکہکر صنائع

تری جو بات ہے نشتر ہے رگ جان ہے
تو مجہ سی ہجر کے مانند کیون گریزان ہے

گلے حضور کے ہی یا کہ محشرستان ہے
ہی یک خراب سو وہ خواب بہی پریشان ہے

زبان زبانی کی صورت شرار افشان ہے
بجا ہے کہیے جو ابرو کو طاق نسیان ہے

تو مہر اور مری آنکہ شبنمستان ہے
بہت دنونسی یہ حسرت پرست مہمان ہے

نہ آستین ہی پاس ہے نہ دامان ہے
دیا یہ دم کرا و نہین تجہسی لطف پنہان ہے

اس التفات نہی ظاہر ہے لطف پنہان ہے
اس آئنے کا خود آئینہ ساز حیران ہے

تری گلی ہی چمن ہے رشک ای گلرو
ہزار شوق سے بلبل صفت غزلخوان ہے

شکوہ تیری لو سے رنگ گلستان ہو رہے
لے کے جان پوچہو وہ جان جہان جان ہو رہے

شوق کی ماری وہ دونون ہو گئی سینے ہیں
آدمی رستی ہین او سے اس سے ڈرتی ہین ملک

دل کہا دیتی ہین وہ بین نالۂ ارباب درد
جلوۂ گل تہا ہی پہولنگا چراغان ہو رہے

گو نہین ہے پر کہون ان ورنے ہان ہو رہے
کون اب بتلا سکے دل و رپیکان ہو رہے

نار فرخ اور شی ہے آہ سوزان ہو رہے
زمزمہ سنجی تری مرغ گلستان ہو رہے

اب جو تجھسی تو لگی ہے ای چراغ بزم حسن
جام گردان می جلوہ فقط دل ہی نہین
جانتے تھی اپنی ہی دلکو خراب جلوہ ہم
دور اوس قاتل کا آیا بگنیہ پھر ہونگی قتل
تیرے انداز سخن سے کیون نہون لوہی صبا
سیر ہوتا ہی کہین عاشق کا جی معشوق سی
محو آئینہ جو ہر دم دلبر خود بین ہے
خار خار عشق کی کانٹی تو نکلے دل سے سب
یہ تو میرا بوسہ باقی دیا ہی آپ نے
اب جو خواب مین گر گاره رہ کی آتا ہی خیال

دیدۂ پروانہ مین نور چراغان اور ہے
آئینہ دار تماشا چشم حیران اور ہے
اب جو دیکھا آئنہ ہی خانہ ویران اور ہے
داغ لا تجھ مین باقی گنج شہیدان اور ہے
اور وہ کل سے نہین تھی آج کی تان اور ہے
لا کہ حسرت تو نکالی تو پیکان اور ہے
وہ یہ کیا جانی کہ میرا کوئی حیران اور ہے
ایک کا نقشا سا خیال تو کہ کان اور ہے
اور اپنی طرف سی تو احسان اور ہے
بخت خفتہ کیا کوئی خواب پریشان اور ہے

کل گرانی پر اوسی نطق آج پھر جانی نہ پایا
آپ سے بڑھ کر کوئی دنیا مین نادان اور ہے

طاق مسجد اور ہی ابروی جانان اور ہے
اوسکے بوسے جان آئی اس سے یوسف مر گئے
اوسکے ہر حلقے مین دل بلبل کی اسمین آشیان
بجلیان اوس سے جو گرتی ہین تو اس سے تخت گل
اسمین ہین لاکھون کرشمے اوسمین جنبش تک نہین
اسکا باعث ہی شہود اوسکا سبب مقصود ہی
کب نصیب اوسکو ہوئین ہین ایسی نازک انگلیان

لطف افشان اور ہی لطف چراغان اور ہے
سیب جنت اور ہی سیب زنخدان اور ہے
شاخ سنبل اور ہی گیسوی پیچان اور ہے
چشم گریان اور ہی ابر بہاران اور ہے
ابروی یار اور ہے شاخ غزالان اور ہے
کفر رندان اور ہی اہد کا ایمان اور ہے
تیرا چھلا اور ہے مہر سلیمان اور ہے

سوگھنی ہے اوسکی سب تی ہین اسکو سونگھلر
سنا گو وہ سنجتی ہے ہی گلگت ندی ہی دو
اسمین نقش صبح رخ سے ہی پیشانی رہان
اوسمین ہو داغ جگر سوز اسمین شمع نورو
سینۂ گردون کو نسبت میرے سینے سے نہیں
سوختہ پروانی اوسکی اسکی مرغ جان پتنگ
میری مضمون ہین اناسخ کی مضمون سے جدا

ما ہیجان اور ہی گیسوی پیچان اور ہے
لعل جانان اور ہی لعل بدخشان اور ہے
زلف جانان اور ہی شام غریبان اور ہے
جیب فانوس اور ہی میرا گریبان اور ہے
داغ سوزان اور ہی مہر درخشان اور ہے
روی تابان اور ہی شمع فروزان اور ہے
وحی جبریل اور ہی فکر سخندان اور ہے

سانپ بچھو اسمین ہین نازو نعیم اوسمین ہین نطق
گنج قارون اور ہی گنج شہیدان اور ہے

وحشت دل سے اور نہ بہلتی دیکھے
مرکے بھی حسرت عاشق نہ نکلتے دیکھی
بیحیائی سے چلی پھر وہیں پی کو ذلیل
سوختہ بختون کو نہ مرہم الم حشر ہی ایک
اور آزار ہین وہ جنمین شفا ہوتی ہے
تربت عاشق دلسوختۂ عارض پر
نازکی نی جتاتی سونجے کو دم وصل
گرمی عشق سے کسدرجہ طبیعت ہی گداز
مانع دید صفائی ہوئے رخسارون کے
روبرو ہی مین یارکے کھویا سا گیا

شاخ آہو نہ کبھی پھولتی پھلتے دیکھی
شمع پروانے کی چربی سے نہ ڈھلتی دیکھی
جب یہ کمبخت طبیعت نہ بہلتی دیکھی
سمنے تو شمع جہان دیکھی ہی جلتی دیکھے
عشق کی بگڑی طبیعت نہ سنبھلتی دیکھی
داغ حسرت کی سوا شمع نہ جلتی دیکھے
ناف آغوش مین دشمن کی نہ ٹلتے دیکھے
رودکی ہمنے جہان شمع پگھلتے دیکھے
آنکھ پڑتی ہی نظر ہمنے پھسلتے دیکھے
بات بھی منہ سے نہ غنچے کے نکلتے دیکھے

۱۹۳

سنا ہی آئی

بوسے وہ دیکے مجھے وصل میں بولی ای نطق
آج تو حسرت دل تو نے نکلتے دیکھے

کیوں چرخ یہ سب عیش جوانی کی لگی ہے
اوس خال میں ہم کونسی خوبی نہیں پاتے
ای چرخ کسی نعمت الوان کی ہوس ہے
کہتے ہیں جسے جذبہ وہ نوکر ہے ہمارا
ہر آن ادا پر جو نکل جاتی ہیں جانیں
کیا مکھڑے ہوئی بالو میں بسا جاتے ہیں
ہم لوگ بھی شامل ہیں سلف بھی ہی شامل
خود رونے کو جلنے کو تو ای شمع بنے ہے

کیا جچتا ہی غم میری ہی کہا نکلے لگی ہے
جمعیت خوش میں بھی واسطے کے لئے ہے
[illegible]
[illegible]
یہ حسن ہے یا موت زمانے کے لئے ہے
مشاطہ صبا زلف بنانے کے لئے ہے
یا رب یہ وفا کسکے زمانے کے لئے ہے
رنج اوسکا رولانے کی جلانی لئے ہے

ای نطق نہ کچھ پوچھیے الفت کی شرارت
یہ دونوں طرف آگ لگانے کے لئے ہے

تیرے ہی دم سے یار مجھے کائنات ہے
بنت العنب سے لطف اوٹھانے کی رات ہے
واقف نہیں تو رمز تغافل سے ای رقیب
مجھ کو کہا گیا کہ خدا جانے کیا ہوا
عالم میں آج کل عمل جذب لگی ہم
تاب نطق بیان نہیں اوس سے یہ ستم
ہوں نقش میں مجھکو لگے ہاتھ پیش ان

دولہا اگر نہیں ہے تو سونی برات ہے
پیر مغان کی گھر سے جانے کی رات ہے
یہ خاص اونکے ناز کا ایک التفات ہے
پہلو میں دل نہیں ہے عجب واردات ہے
پریوں کی روز اپنی یہاں حاضرات ہے
وہ جاتے ہیں اسکو قرار و ثبات ہے
دولہا کو یہ خبر نہیں کسکی برات ہے

ہے بند تشنگان شہادت پر آج کل
نیچی اداے ابروئے کج ہین آنکھ تیغ کی پتلیان
رند شراب خوار ہیں بخشش کے کون تنگ
جادو جگا رہے ہے تمہاری نگاہ ناز

قاتل کا آب تیغ بھی آب فرات ہے
کعبے کے زیر سایہ یہان سومنات ہے
ہان ہے تو ایک ساقی کوثر کے ذات ہے
سحر نہین ہے آنکھون مین جمگھٹ کی رات ہے

رسوا کبھی کا ہو گیا ہوتا حضور نطق
حد ہے جنون عشق مین بس اتنی بات ہے

اوس سے ہین کیا نخچیر بھی آفت مین ہے
برق بنجاتی ہے جو موج اوٹھتی ہے
کوچۂ جانان مین پھرتا ہے عدد
کیون نہ کافی کا سمان بندہ چاہئیگا
مار رکھے گی مجھے یاس ایکدن
دیکھتا ہے تیغ مجھکو دیکھکر
تیرے روزن جن ہی میرا مرغ دل

ظلم تجھ سے ضد سہی نہین خلقت مین ہے
کس قدر رسوائی تری رنگت مین ہے
سیر دیکھو وہ زخمی جنت مین ہے
رنگ بی خود آپ کے سنگت مین ہے
تو تغافل کیش کس غفلت مین ہے
ہای ظالم کیا تری نیت مین ہے
آشیان طائر جان جھیت مین ہے

جو حسین آیا نظر بس بس گیا
عشق بازی نطق کی طینت مین ہے

نکلا تو چمک کر ہے نکلنا نکل آئے
قد عمر ہی شب غم مین مرے بخت سیہ کو
جاتی ہین ٹھہر جا کہین وہ نہین غصہ ہی چلے جائے
بوسون کا حساب آپ جو کرتے ہین تو بہتر

ای ماہ اگر چاند ہمارا نکل آئے
کیا تاب فلک پر کوئی تارا نکل آئے
گستاخی شب کا نہین جگنو نکل آئے
شاید کوئی باقی ہے ہمارا نکل آئے

دل چھوڑ دی چل یک خیال اوسکی مژہ کا
یک گونہ کہیں آہی سہی یہ کانٹا نکل آئے

ہے درد محبت کی جو یہ وزن ترے
پہلو میں عوض دل کے نہ پھوڑا نکل آئے

بیتابی دل سی مجھی مجبور سمجھئے
باایں ہمہ ضطراب بھی جو نالا نکل آئے

وحشت کی یہ تاثیر ہے پھر جی ذرا بھی
صاف آئینے سے عکس بچارا نکل آئے

گو ترک محبت سی ہوا فیصلہ لیکن
پھر دل کی طرف سی جو یہ جھگڑا نکل آئے

اللہ ری نزاکت جو پڑی چاندنی اوسپر
رنگت متغیر ہو پسینا نکل آئے

تم آئے سر گور بہت دیر نہ ٹھہرو
بیتاب کہیں ہو کی نہ مردا نکل آئے

پھوٹے تری اے وحشت دل آبلے پھوڑے
لی توڑ کے سر خار کف پا نکل آئے

جھگڑا ہی مٹی تعلق یہ ہر دم کے قلق کا
اللہ کرے منہ سی کلیجا نکل آئے

رتبہ یہ ملا وحشت ابرو کی صنم سے
کڑ لڑ گئے ہر بیت مری بیت حرم سے

محروم رہیں نجیر ہوہیں لطف و کرم سے
ایکبار نہ فرصت ہوا و نہیں میر ستم سے

جی سے ہیں جسکے وہی جان کا دشمن
دل جس سے لگایا ہے اوسی لگ ہی ہم سے

ہر وقت خیال آنکھوں میں لپیٹا تصور
آبا و ہے گھر میں تری ہیں قدم سے

جب ہونگی نہ ہم لوگ یہ ہنگامہ ہی ہونگے
رونق ترے کوچے میں ہیں ہم ہی دم سے

وہ آنکھیں جو میں نظر کیا غصہ آیا
لو لینی لگی اونکی مژہ نوک کے ہم سے

رونے سے ہرے ہو گئی داغ جگر کے
نکلی پھول نمی ابر بہار کے کرم سے

کچھ میں نے سمجھائی اونہیں کچھ اوسی سوچھی
پردے کو کیا غیر سے چھپنے لگے ہم سے

انجام مسیحا تو فنا ہو ہی چکا تھا
پھر زندہ ہوا اوس لب جان بخش کے دم سے

دیکھو تو اعتقاد میں بت ہیں کہاں کے | تنہا نے کو ای شیخ جی نسبت ہی حرم سے

جب کچھ بھی نہ تھی کچھ بھی تھا ہم تو ہیں ہر کے
ہستی نہ پسند آئی ہمیں نکلے عدم سے

کرتے ہیں ستم روز جزا سے نہیں ڈرتے
تم لاکے ستاؤ نہیں چھٹنے کے محبت
کیا واعظی دین وہ ہوتے کے نہیں قائل
[illegible]
سر لیجئے پڑی گی جو رہ مہر وفا میں
کچھ خوف نہ کاکل سے نہ تل سے نہ خط سے
تخصیص نہ ہو کیا ہے ذرا ہوش میں آؤ

وہ دوست ہیں یہ بت ہیں کہ خدا سے نہیں ڈرتے
ارباب وفا جور و جفا سے نہیں ڈرتے
کیا اونکو ڈرائیں وہ خدا سے نہیں ڈرتے
اس سے تو ہی چارہ کو پیا سے نہیں ڈرتے
آفت ہی مصیبت سے بلا سے نہیں ڈرتے
ہم سانپ سے بچھو سے بلا سے نہیں ڈرتے
شیخ وہ ڈرین جو کہ خدا سے نہیں ڈرتی

بل کھائی ہوئی زلف کو دل دیکے ہی قائل
ہم ہیں وہ بلا جو کہ بلا سے نہیں ڈرتے

جاتے ہیں نظر پیار سے یہ ہم ہے
یار کو تباہی ہیں تحریر جو دل کا غم ہے
ڈر ہو وقت کا لگا ہی تو قلق کیا کم ہے
بھرا ہی جسے یہاں کیا ہی نشاط و غم ہے
سختت نادان ہی انسے جو کوئی خوار ستم کے ہے
رو دی ہم اور سے رو کے کہاں تک روئیں
نالے ہی نالہ کر گیا ہی تو نگو جی ہی گیا

اور اداسی ہر زہر بھری سو بھی نگہ ہی کم ہو
کف افسوس فراق سطر صف ماتم ہے
وصل میں ہی تپش دل کا وہی عالم ہے
باغ عالم کا گریہ ہی بہار تو ام ہے
پادشاہی جسے کہتی ہیں غم عالم ہے
خون اپنے لمیں نہ آنکھیں ہماری کم ہے
غم اوسی کا ہی اوسے کا مجھے ماتم ہے

خوش ہوں سمجھا ہوں اثر اپنی پریشانی کا
تشدہی باد سے گو زلف وہاں برہم ہے

ربع مسکون سی لگ ہے وہ تن و نیا و دل
حسرت و درد و الم جسمین نیا عالم ہے

کوئی محبوب تو جنت کو نہیں سمجھا تھا
کیوں نکل آیا تھا یہ کیا واقعہ آدم ہے

ہاں تواضع جو نہیں اہل کرم کا شیوہ
سامنے جام کے کیوں گردن مینا خم ہے

رفعت بام سے ہے تیرے فرشتوں کو خبر
کرسی قصر تیری تک فلک اعظم ہے

وعدۂ وصل بزور اوس سے ہیں لیکر خوش ہوں
سست بنیاد کو سمجھا ہوں کہ مستحکم ہے

قطعہ

اشک نے نامۂ عصیان گزشتہ دھویا
اور آئندہ بھی دل مطمئن مبہم ہے

نہیں لکھتے ہیں گناہ اپنے کبھی ہم ملک
پھیل جائیگی سیاہی ابھی کاغذ نم ہے

مین نہ پہنچا نہ سہی حال تو اب پہنچی گا خلق
کہ ندیم اوسکا وہی ہے جو مرا محرم ہے

دیکھیگا تو جو تجھکو تماشا دکھائیں گے
اوپر سے اوپر اپنے یہ نالے سنائیں گے

مجھ دل جلے نے پائی ہیں پروانے کی نصیب
ہوگا جو وصل شب تو وہ مجھکو جلائیں گے

بھاگی ہوئی غلام کا مقبول جب نہیں
ہم تیرے کو چھوڑ کے کہیں نہ جائیں گے

شیطان کے فریب میں آدم ہی آگئے
ہمسے رقیب کیا ترا کوچہ چھوڑائیں گے

سوزن جو بار بار چبھوئی گی دل کا لطف
ای ذوق درد زخم جگر کو سلائیں گے

سمجھا ہوں جو گری ہنگامۂ نشور
مشتاق دید سوتے ہیں شہادی جائینگے

کیا اور فکر خواب کرینگے شب فراق
تھوڑے سے نیند مر کے بھی ہم تک لائینگے

چھوڑی قبول ہی گا ابھی تک خوف ہو
تھامنے میں آئی کی ورد دعا کو بہائیں گے

دیتے فرشتے ختان کو بھی مٹی تھا اپنی نطق
کیا جانتی تھی درد کا پتلا بنائین گے

زلف جب تک کہ مختصر ہوگے
خوش نشین ہون یون بھی جو اگر گزر ہو
بات کرنے کو مرد گئی او ہد
تم نہ خود آئے میرے لاشے پر
تیغ سو جو ...
میرے مرنے کی اہ ... کیم
کیون نہ انشین ان سے تیغ تیغ
سیکڑون ہی ...
چرخ نے غم ہی میٹ بھر دیا
بدعتین گو ... وہ کرتے ہین

قانع البال وہ کمر نہوئے
آہ منت کش اثر نہوئے
تم نہ آئے تو کیا سحر نہوئے
ہین یہ باتین تجھے خبر نہوئے
... جو کارگر نہوئے
دعوت نالہ کیسے کہ گر نہوئے
صدمہ کش شاخ کی ثمر نہوئے
شمع فی النار والسقر نہوئے
... مری بسر نہوئے
مرکے بھی صورت ... نہوئے

نطق ہی پر رہا ہمیشہ کرم
مہربانی کبھی ادہر نہوئے

ہنوز زخم جگر سو گئے نہ پائے تھے
مرے جلانے کو وہ رات آگ لائی تھے
شہید جو ترے ہاتھون ہوئے ہین مثائین
نہ سیر گل ہی کچھ اے باغبان مد نظر
وہ جوش ہی وہ دل ہی وہ جوانی ہائے

تمہی وہ ہستے ہوئے پھر جو کہنے آئی تھے
مرے غزل کو رقیبو چمن گانی آئی تھے
او نہین جسکے نالون نے مرے علم اوٹھائی تھے
مزاج پرسی بلبل کو ہم تو آئے تھے
مدد سے جسکے حسینون کی ناز او ٹھائی تھے

ملے خزان میں نہ بلبل چمن میں صد افسوس
کچھ اوسکے سننے کچھ اپنی سنانی آئی تھے

جو دم نہ بہر تسلی دیا تھا اُسے ہمدم
تو وہ کدھر گئے تشریف ادہر جو لائی تھے

یہ یاد کرکے وہ اہل وفا کو روتی ہیں
انہیں کے دل تھی جو میرے ستم اوٹھائی تھے

میں وقف ہو بھی چکا بس وہیں سے پھر جاؤ
چلو یہ کہنی کو ہان ہو گیا کہ آئے تھے

بغل میں سوئی تھی کسکی بلی لی سی ہو کیون
نصیب رات کو کیا نطق سے جگائی تھے

ہوا جو طالع عشاق خستہ جان کیلیئے
وہ خواب چاہیئے تھا اونکی پاسبان کیلیئے

یہ کیا کہ ہو جو ستم ہو وہ میری جان کیلیئے
رقیب سے ہیں تمہیں میں ہی امتحان کیلیئے

اگر کرشمہ نہوتا کمانسی آتا تیر
تمہارے ابروی خمدار سی کمان لیئے

مرے ہلاک کو ہے ایک نیم ناز بہت
ستم تراش نہ تو مجھہ سے ناتوان کیلیئے

ہوا جو خاتمہ دل کا تو نشتر غم سے
جگر کو چھیڑئے مژگان خون فشان کیلیئے

درازی شب غم کے یہ روبرو کوتاہ
کہ رتبہ خال کا ہی لطف نشان کیلیئے

ترے جفائیں ابا س تک تو پہنچی ہیں
کہ مثل نے کی ہے نالہ ہر استخوان کیلیئے

لگی جو باد بہاری تو سلے اوڑی وحشت
کہ چھیڑ بس ہی سمند سبک عنان کیلیئے

فراغ بالی عریان سری تھیں ان کو
وہ بار تاج و کلہ کا شہان کیلیئے

کمانسی ہو دل اہل ہوس میں گرمی عشق
کہ آگ ہی تمہیں مفلس کے دیگدان کیلیئے

اوہر جلائی کو سرگرم آتش گل ہے
اودھر ہے صاعقہ بیتاب آشیان کیلیئے

وہ صبح ہو چکتی تھی محسنی کو وہ ہوتی وحشت
کہ رات آپنے بوسی کہان کہان کیلیئے

یہ مہربان جفائیں گھڑی گھڑی کیسی
ہوا نہیں ہیں ابہی عاشق کچھہ امتحان کیلیئے

برای بیت ہی نطق اور آرایش
وہ میہمان ہی بس دل تنگ مکان کے لئے

اول اول تری بیداد ستمگار سہی
عیب لگتا ہے مرے پاس اگر بیٹھے سہی
دیکھنے دم کوئی دیکر کوئی فقرہ چل کر
اس گلی میں ہمیں ہے سی غرض ای رہان
غیر ہے کو مرے بدلے یہ نواے کہلاو
دم وہ دینے کو ہے حاتم ہی بوسہ رو تھان
دے لگے بس میں ہوں وہ کا بیکو نہلاتا میگا
ایک ہی سا ہی اجی بوسے کا لینا دینا
وصل ممکن جو نہیں آج تو کل پرکھو
اب سحر ہوتی ہی ہان تنگ سنو لگا نہیں

آخر آخر یہ تغافل کے بڑے مار سہے
خیر اسی دور کر دو رسے دیدار سہے
ہم ہی اتنی نہیں بیادی ہیں وہ پرکار سہے
بینش دروازہ نہ بیٹھے بس وہ دیوار سہے
نخم و تخفیف نہ سہے تلخ مزیدار سہے
سیکڑوں قسمیں سہی لاکھوں ہے اقرار سہے
تم جو سو بار ٹلاوگے تو سو بار سہے
جیت آپ ہی کی سہے خیر مری ہار سہے
مگر اس وقت کوئی بوسہ رخسار سہے
رات بھر بندہ نواز آپ کے تکرار سہے

مجھکو کیا نطق کے بیہوشی و ہشیاری سے
نہیں دیوانہ مجھے ہو تو ہشیار سہے

ترا پردہ در رہو اے اوڑے
اوڑ آہ کے ساتھ ہیں ناتوان
اوڑ لے چلا اونکو جوش شباب
مگر دل ہی تو وہ تہا بار دو کا
او بہار اجو وحشت نی ہیں اوڑ چلا

مگر طرز آہ رسا لے اوڑے
نہیں بوی گل کو صبا لی اڑی
می خرمنے کیا بلاے اوڑے
اسی آتش شوق کیا لی اوڑے
مجھے فصل گل کی ہوا لی اوڑے

ترے رخ کی گئے ہے شہرت ہوئی	پری کو بگولی بلا لے اوڑ ہے
گئے ہی طلب شوق سی اوڑ کر	ہمارے بجے سو کیا ہوائی اوڑ ہے
چمن میں سحر سے جو شبنم ہے ہوس	تری بو نسیم اگر صبا لی اوڑ ہے

کہو گھر سے اسے شوخ سوے چمن
یہ کیسی گل کی تجکو ہوا لے اوڑ ہی

کہاں عروج اگر ہے تو کچھ تو ہیں سا ہے	یہ دیکھ لو کہ سر آسمان ہیں سا ہے
کبھوں میں تہا دم وعدہ جو کچھ تبسم سا	اوسی کی آس پہ اب تک ہمیں یقین سا ہے
یہ جوڑ توڑ تو دیکھو خدا کی قدرت بگر	ہیں ناتوان سا مرا نازنین سا ہے
کسی کا وعدہ کہ سے ہوں لی چٹک جیسا	جو دیکھی تو حقیقت میں کچھ نہیں سا ہے
لگا ہوا ہی مجھ کی گھات ہیں ہمدم	وہ گوشہ آنکھ کا کچھ گوشہ کمین سا ہے
مری تو ان لب جو پر نہ ٹپکے	حباب شیخ ہی جا نشین جو انگبین سا ہے
دل و دماغ خیال نشاط وصل سے ہے	ضعیف سا ہی دماغ اور دل حزین سا ہے
شب وصال ہی کیا شکل کامیاب کے	ہمیں ہے رعب سا چہایا وہ شرمگین سا ہے
مزاق تو ہے کہ حسن بت آن ہیں	ابھی وہ جور ہی سا کیوں نہ ہو یقین سا ہے
دہان یار ہے تنگے سی نقطہ موہوم	جو ہاں کچھ سے ہی تو ہی تو نہیں سا ہے
تو سا ہے کبھی سمجھا نہیں جو کالے گا	یہ اوسکا زہر ہے جو زلف عنبرین سا ہے
صیاد کہا تو سہی کوئی دل کشا سا کہیں	کہاں سنبل تر زلف عنبرین سا ہے

گمان تہا اوسی ڈھب پہ لگا لیا ہو گا
کیا نہ کچھ ہی چلا ہی نطق تو یوں ہیں سا ہے

مجھ سی طرز سینہ صفا کی باغ میں گل پا اوڑے
ہو جنت میں تو پا سکی شرم و حیا جاتی نہیں
ہوش جو بچہ لگا وٹ کا تھا ابھی نشہ
میں می آلودہ لب ساقی کی اہی ہندو کان
رنگ تجھ سی ہو چمن میں ہم تجھ سی باغ میں
کون حیلہ ہی جو پھر گلگیر بوسہ لے سکے
نشہ می میں لب ساقی کے بوسے لیجیے
... آیا ہی ابھی جوش میں
ساتھ کیا دی گا ہمسر ناز کا میر اعتبار
عشق ... مدرہ کو لائی ... میں

بیخودی شگوفتگی سیکھی نالی بلبل لی اوڑے
ہان شب وصلت میں شاید نشہ محفل لے اوڑے
اونکو بھی حیا حسب کے انداز تغافل لے اوڑے
جام کوئی اور کوئی شیشہ مل لی اوڑے
گل ترا خندہ تو میرا نالہ بلبل لے اوڑے
ہو جو غیرت خود بتنگا شمع کا گل لے اوڑے
ہم گر کبھی پا کر مزے کے پی تامل لی اوڑے
سیر تب ہو ہوش جب شیشی کی قلقل لی اوڑے
ہان ہوای شوق کا شاید تو سل لی اوڑے
پیچ چوٹی کا جو اونکی شاخ سنبل لی اوڑے

نطق اونکو دی کی ہم نذر یہ لا دل کر چکے
اب بلا سے خال لے خط لی کہ کاکل لے اوڑے

چاہیے اونکو ناز کے خنجر اسے
جانیں کیا میرے تیر کو یا ہر والے
سنبل باغ بہت بل کی لیا کرتا ہے
سنس دے وہ سر بازار یہ آپ ہوئی
خوبی اونکی سکھائی جو ستم میرے لیے
تیرے ارمان بھرے جان ہیں ہر دم تیرے
یہ تری حسن سے ای حور یقین ہوتا ہے

ہیں سالی اب نظر آتیں نہ کہیں سر والے
بس تجھے کرتے ہیں بدنام ہی گھر والے
چلیے دکھلائیں اوسی بال کو گھونگھر والے
اب خرف یاری لئی بیٹھی ہیں گوہر والے
خیر اپنے بھی نہ سمجھیں عدو شر والے
یہ وہ مہمان ہیں جو بیٹھی ہیں گھر والے
جھانکتے ہونگے مقرر تجھے اوپر والے

ردیف واو

اور زاری کی سوا کسکا سہارا ڈہونڈہیں | زور والی ہیں ہم ای عشق نہ کچھ زر والے

کوتہی کاوش و لمیں نہیں کرتا کوئے | وہ مژہ چہوٹی بڑے سب ہیں برابر والے

بام پر تیرے تڑپ آئیں تو کچھ دور نہیں | شوق والے تو ہیں ہر چند نہیں پر والے

سنگ دنیا ہی لڑیں جیفۂ دنیا کے لیئے | ہم نہ دارا کے طرف ہیں نہ سکندر والے

نازِ غمزہ و لنی تمامی ہی بجا ای شہ حسن
نطق پر ٹوٹ پڑے ہیں تری لشکر والے

یہ کوئی بت اوس ماہ لقا کو نہیں پائے | گال اور وہ بکی تلوے کی صفا کو نہیں پائے

شانی ہی بہی ٹوٹ گئی گذرے جو مشکل ہے | ایوای ہم اوس لف رسا کو نہیں پائے

لے جائی تا زلف کی بو قید ہی کردیں | پر تیری ہوا خواہ صبا کو نہیں پائے

تو اوسکے تہا آغوش میں آغوش میں پہنچیں | مشتاق مگر تیرے قبا کو نہیں پائے

سوتی ہو جگا لائیں مرے ہو تو جلا لائیں | افسوس شب ہجر قضا کو نہیں پائے

جور و ستم و مکر و دغا سب تو ہیں حاضر | پر آپکے صحبت میں وفا کو نہیں پائے

ای شیخ سنو میرے مروجا کی تہوں پر | بے انکے ذریعی سے خدا کو نہیں پائے

کچھ لطف بناوٹ کا حسینوں میں ہی لیکن | بیساختہ پن کی اس ادا کو نہیں پائے

افشانی سنے نادر و خنگیں کے ہم نے | ظالم ہیں مگر تیرے جفا کو نہیں پائے

شاداب ہوں برگ گل تر کتنی ہی لیکن | نرمی میں تمہارے کف پا کو نہیں پائے

خونیں کفن ای گل گل لالہ تو ہیں لیکن | شوخی لباس شہدا کو نہیں پائے

مرجائیں عدو تو بھی نہوں تیرے برابر | ارباب ہوس اہل وفا کو نہیں پائے

تشبیہ لب یار سے ایسی ہوئے نایاب | بازار میں عناب دوا کو نہیں پائے

شاعر تو بنی پہرتی ہوای نطق مگر ہم
رمز سخن ماہ لقا کو نہین پاتے

خواب تو چلدی خیال گلعذار آنکھون مین ہے
توکہین جاگا ہی سرخی آشکار آنکھون مین ہے
ایک تو آنکھین یوہین قاتل ہین کاجل کا قہر ہے
حسن کے خوبی ہی کس کس کا ہے منظور نظر
آج جو دیکھا نہین اس گل کو تیری نگاہ
دیکھنا مایوسی دیدار مین ہوتی کا رنگ
گرم ہی اوس جان جہان کے آمد آمد کے خبر
قسمت اپنی پہرتی ہے تیری نظر وکرنا
چشم بد دور آج کل مشق تصور صاف ہے
ہوئین وہ سادہ جہوٹی وعدے پر ہنسی کا رنگ
کیا شب غم مین کدورت نی اڑا ئی ہے چمک
جا پڑی جسپر نظر تلوار اوسپر آپڑے
ٹپکی پڑتی ہے نگاہو نسی تمنا کی جہال

رشک سے پتلی ہی اسد م ناگوار آنکھون مین ہے
رانکی بدمستیو نکا سب خمار آنکھون مین ہے
پہر اوسیر سرمہ دنبالہ دار آنکھون مین ہے
ایک پتلا خاک کا پتلی ہزار آنکھون مین ہے
ایسی آنکھون مین کھٹکتی ہے کہ خار آنکھون مین ہے
ہر نگہ کا تار خون کی ایک دہار آنکھون مین ہی
دل مین بیتابی ہی جوش انتظار آنکھون مین ہے
بس ہماری گردش لیل و نہار آنکھون مین ہی
رات دن آٹھون پہر تیرے وہ نگار آنکھون مین ہے
دلمین کیا کیا جوش کیا کیا انتظار آنکھون مین ہے
ایسی نکہری چاندنی وہ بہی غبار آنکھون مین ہے
آنکھہ تیری ایک ہی قاتل ہزار آنکھون مین ہے
سچ کہو کیا دلمین حسرت ہے کہ پیار آنکھون مین ہے

نطق دیکھو کھینچ لای حسرت دیدار کیا
دل جو پہلو مین تہا وقت انتظار آنکھون مین ہی

دربان بد مزاج کو صاحب نکالیے
اسسیب مین نہین ہون تو مجھکو نکالیے

بہتر ہے اس سے پاؤ لا کتا جو پالیے
ہان یہ عدو ہے گھر سے بلا اسکو ٹالیے

یہ ناتواں ہوں نہیں کہ مانند بوئے گل
پھرتی ہے دوش پر مجھے بادِ صبا لیے

یوں بھی ہے شکل دید کہ پھر نقاب لے
تارِ نگاہِ شوق سے جانی نکالیے

آزردہ خاطری سے مزاجِ مریض ہیں
جاتا ہوں ساتھ ہی مجھے [illegible] لیے

بادِ صبا نے جتنے گرائے تھے برگِ گل
ہمنے سمجھ کے لختِ جگر سب اٹھا لیے

معلوم ہو گیا ہمیں خوش چشم آپ ہیں
بس بس نہ بیٹھنا بہت آنکھیں نکالیے

اونکی حضور سے ادبانہ ہی خندہ زن
گل کو چمن سے کان پکڑ کر نکالیے

کیسے چمک رہے ہیں تو نہیں بجلیاں
چلیے نہال طور میں [illegible] نکالیے

اس دم ہی سکو جلوۂ ساقی سے بیخودی
کس کس کو بزمِ بادہ کشاں میں سنبھالیے

اے دل ہی پردہ داری پردہ نشیں ضرور
دو دو جگر کو پردۂ شب میں نکالیے

کیسے لگی تھی ہائے کہ پروانہ جل مرا
کیا آگ تھی اوس آگ کو دوزخ میں ڈالیے

یہ لن ترانیاں تو کسی اور سے رہیں
موسیٰ نہیں ہوں میں جسے باتوں میں ٹالیے

یہ پیچ ہے کہ یار کے ہی سر چڑھی ہوئی
دم بھر میں ورنہ زلف کا سب بل نکالیے

ہر دن نکالتے ہیں مجھے اپنی گھر سے آپ
میرے بدل کبھی مری حسرت نکالیے

زلفِ سیاہ سانپ ہے لیکن بلا کا ہے
کالا یہ وہ نہیں ہے جسے کیل ڈالیے

مضمون یہ نہیں ہیں در آبدار ہیں
گوشِ فہیم میں انہیں اے نطق ڈالیے

الحمد للہ کہ یہ دیوانِ نطق جلد دوم منجملہ کلیاتِ نطق ۲۰ اگست ۱۹۱۲ء کو حسبِ فرمایش مصنف صاحب سلمہ اللہ مطبع صبح صادق سیتاپور میں چھپکر تمام ہوا فقط

[illegible]
[illegible]

واسوخت فغان نطق موسوم باسم تاریخی

۱۲۹۰ ہجری

عشق کے نام سے بس روح کو بیزاری ہے
جان و جہان سے مجھے زندگی اب عاری ہے
ختم ہی دم نا کہیں کی جینے سے بیزاری ہے
زہر کھا لینے کی مر جانے کی تیاری ہے
بس اللہ وہیں کر دیئے ٹکڑا بستر
ایسی جینے سے ہی گلا کاٹ کے مرنا بہتر

وصل کیا کس لئے معذور رہوں کیا حاصل
خون فرقت میں مجبور رہوں کیا حاصل
خرد و ہوش سے کیوں دور رہوں کیا حاصل
ہو کے مختار جو مجبور رہوں کیا حاصل
زہر کیوں کھاؤں گلا کس لئے کاٹوں اپنا
آپ سے قصہ ہی چکاؤں اپنا

آج ہو جائے قصے کا بکھیڑا ہو جائے
بات ... ہو جائے
فیصلہ آج کے دن میرا تمہارا ہو جائے
یکسوی ہو کہیں جو کچھ کہ ہے ہونا ہو جائے
آج ہی کھول کے میں کہتی ہوں ارادہ ہوں
آج تم ایک کہو مجھکو تو میں لاکھ کہوں

کیوں اٹھا ہوں تیرے دل کا سبب تو کہیے
گرم ہو کر کوئی فقرہ بغضب تو کہیے
بات بیٹھے ہیں کسی پہلو کسی ہٹ کہیے
باتیں کل کی جو کہیں تھیں مجھی اب تو کہیے
کیا مزا آج میں کہتی کا چکھا دیتا ہوں
بدزبانی کا صلہ دیکھیے کیا دیتا ہوں

آج پھر کل کی طرح ہونٹھ چباؤ تو سہی
نوک کی لو تو سہی منھ کوئی آؤ تو سہی
تیوریاں آؤ ذرا آنکھیں اٹھاؤ تو سہی
مجھ سے بگڑو تو سہی مجھکو بناؤ تو سہی
اور ہی ڈھنگ ہے اب خیر جدا اسکی
رنگ پھر گئے ہیں اب خیر جدا ہے ...

لطف اب آپ کو ہے تازہ ملاقاتوں سے
اس طرف کی نہ چلے راہ بہت راتوں سے
صحبتیں ہیں بد وضعوں سے ... والوں سے
پک گیا ... گیا دل میرا انہیں باتوں سے

۲۰۷

[illegible]

حوصلہ ضبط کا اے دشمن احباب نہیں / اب سنبھالی سی سنبھلتا دل بیتاب نہیں

مدتوں سے ہوں بھرا دل کا نکالونگا بخار / آپ بلوائیں حمایت کو کہاں ہیں غمخوار
ہیں جو مشہور نمک خوار نئے اے سرکار / آج دو چار تو ہوں ہاتھ میرے مردار

سر سر معرکہ کون آج جھکا دیا ہے / دیکھیے تیغ زبان کون پکڑ لیتا ہے

وہ گئے دن جو کہا کرتا تھا میں مرتا ہوں / گو کہ بیدم ہوں مگر آپکا دم بھرتا ہوں
اب تو بیباک ہوں فتنہ ہوں نہ کچھ ڈرتا ہوں / بر ملا کہتا ہوں ہاں دیکھیے کیا کرتا ہوں

جانتے ہو کہ نہیں نطق زبان ور ہوں / بند تقریر میں کردونگا سخن پرور ہوں

کیا کہا تم نے مری حق میں برا کیا ہوگا / شاید ارشاد ہو کچھ اچھا جو نہ اچھا ہوگا
کیوں قلق آپکی ہمکو خفگی کا ہوگا / جو کہ ہونا تھا ہوا ہوگا جو ہونا ہوگا

آپ کیا مال ہیں اور آپکا غصہ کیا ہے / آپ نے آپکو فرمائیے سمجھا کیا ہے

یاد ہے شہر میں کل پھرتی تھی مارے مارے / جانتی تھی نہ [illegible] ہوس کے مارے
بدچلن چھیڑتے تھے راہ گلی میں سارے / لینے دینے کی [illegible]

پاس سہلانی سے [illegible] سبھی کو [illegible] / [illegible]

دن بھلے آئے مددگار جو تقدیر ہوئے / میرے مقصود بطر ہو گئے تو غیر ہوئے
یہ جو کوٹھی ہے بدولت مری تعمیر ہوئے / ساز و سامان بھی [illegible] ہوئے

جان پہچان نئی میرے کیا ماہر سکو / میری خاطر سے ہوئی شہرت [illegible] سکو

کسنے دل دیکے بتا و تمہیں دلدار کیا / کسنے زر دیا لوٹا کر تمہیں زردار کیا
کسنے سب گھاتیں بتا کر تمہیں طرار کیا / کسنے ہر بات سکھا کر تمہیں عیار کیا

وہ ادا کونسی ہے جو نہ سکھائی میں نے / طرز وہ کونسی ہی جو نہ بتائی میں نے

۲۰۸

[illegible]

بیٹھ انہین تمکو کبھی بات نہ کرآتے تھے / گفتگو کرتے ہوئی شکل بگڑ جاتی تھے

شرم ہجا عرق شرم مین نہلاتی ہے / چھپکے ہر بزم مین منہ کی ہمین کہلواتی تھی

چھپتے بھی کبھی محفل مین آسکتے تھی / آنکھین بھی تجھ سے نہ ہم بہر یہ ملا سکتے تھے

اب تو ہر روز تڑپتے ہین ہزارون فقرے / شوخی ایجاد ہوا کرتے ہین بیٹھے بیٹھے

آنکھین ہیں پردہ اٹھا گئی ہین اب غیر وفا سے / میلا رہتا ہی نظر بازونکا کوٹھی کرتے

اٹھا ت دل کبھی کی کیا کیا ہمین بھی یاد / خلق اب تو جگت اوستاد بنا ہی ہی ہین

سیکڑون ہا لپے پیدا ہزارون شیدا / واقعی اب ہمین کیونکی ہوگی ہماری پروا

خیر ہمکو بھی نہین لطف ملاقات ذرا / ہٹ گیا مٹ گیا دل جانی چھوڑا چھوڑا

آدمی باد می بالغرض جو ہو جاؤ گی حور / دیکھے بیٹھکے کہدینگی چلو دور ہو دور

آگیا تھا نہ ابھی حال ہی کچھ ایسا حضرت / ہو گئی تھی نہ کچھ انداز سے باہر الفت

نازغمزے نہ ہنوز ایسے بنے تھے آفت / بات اتنی تھی فقط دیکھ کے اچھی صورت

پھر ہر آئی تھی طبیعت مری کچھ تھوڑی سی / پھر گئی تھی یونہین نیت مگر کچھ تھوڑی سی

آپکو رنج ہوا یہ مری الفت ہی چور / آج کل اس بی جو کہدونگا کریگا وہ ضرور

ستم و جور بھی سب جھیلی گا حتے المقدور / یہ نہ سمجھی کہ یہ سب چال ہی ہے کوسون دور

خیر گذری جو طبیعت کہین اٹکی تو نہ تی / آپکے دام سی کیا آج رہائی ہوتے

شکر صد شکر بلا آئی ہوئی سر سی ٹلے / بخت یاور تھا نہ کچھ چرخ ستمگر کے چلے

چھٹ گئی تھوڑی لگاوٹ مین وہ حضرت کی گلی / ایک لٹکی مین طبیعت ہوئی پھر اچھی نہ ہلے

خوبصورت ہون جہان ہزار ہوون گھر دیکھون / آدمی کون بلا ہی تم کو دیکھون

اب تو فرمانی کچھ حسن کا نشہ اوترا / خواب غفلت مین ہوا اب تک کہ ہوئی ہوش بجا

یاد ہے یا کہ نہیں کچھ تمہیں اگلا پچھلا / اب بھی ہے یا کہ نہیں پھیلا ہوا جو روٹھا
کیا کہا پھر تو کہو کیسے ستاؤ نہ ہمیں / شیر ہو جس بات میں وہ بات ستاؤ ہمیں

سنئے ہوتا ہے تو ہو شور مجھے کیا کہنا ہے / کچھ نہ بنی کی خوشی غم نہ بگڑنے کا ہے
بیٹھنے کے مجھے صاحب کے تمنا کیا ہی / قصد جانا تھا جو ہے جائے وہ سنا ہے
روٹھ جانے کا وہ اب نہیں جب تہا تب تہا / کچھ بھی بخشش کا خطرا اب نہیں جب تہا تب تہا

اب نہ کہلاؤ خدا مجھکو تمہارے صورت / پھر نہ سر ہے نہ سر پر کہیں آ ہی آفت
ہو چکی ہونی تھی تقدیر میں جتنی ذلت / تشن الله میرے کہ پھر ایسی نہیں نیت
کچھ نہ جادو کا اثر ہے نہ دعا کی قدرت / پھر بھی کسی طبیعت ہی خدا کی قدرت

او نہ ہے پھر بیٹھ گئے کیوں سبب کیا اسکا / جی اگر چاہتا ہی اور ہے کچھ سیتے گا
خیر عذر ہے ہوں لیکن ہو پھر اسکا گلا / ابھی جانا ہے تو وہ گھر کا ہی سید کا رستا
آج برسوں میں جو تشریف یہاں لائے ہیں / طلب ہی وہ نہیں ہے ہو تو پیچھے گئے ہو

بیٹھنے کی ہے اگر تمکو ضرورت بیٹھو / ہو جو خواہاں اجازت تم اجابت بیٹھو
جانے اندیشہ نہ کچھ ہی قباحت بیٹھو / پھر ذرا پاس سے ہنسکے بفراغت بیٹھو
وہ گئی بات جو توقیر سے بہلائی تھی / بیٹھ ہی وہ رہے کے دروازے سے آئی تھی

ابتو ایک اور ہی لہر ہی خاطر منظور / ابتو ایک اور ہی ہی مد نظر غیرت حور
ایسا انسان تو دیکھا نہیں چشم بد دور / منہ نہیں ہے جو کروں مدحت شکل پر نور
آنکھ موسی کی نظارے سے جھپک جاتی / سامنے آنکھ کے بجلی سی چمک جاتی ہے

شکر صد شکر کہ معشوق طرحدار ملا / جو سلف صاف نہی صوفی ہی یار ملا
میں جو غمدیدہ تہا محبوب ہے غمخوار ملا / اب مجھی جنس محبت کا خریدار ملا

یہ تہا لالا جو تونی ہوا تو ادا کرتی
پیرو دل بیٹھے ہوں ہی ہی ہو تو شرمندہ
روکو سے جو پہر بات کو یہ کہ
مین جادو کی حالت ہی کہ
یہ جان ہوں میں مری

قطعات تاریخ

[illegible]

حسن بھی مہر و وفا بھی مروت بھی ہے	ناز بھی غمزہ بھی شوخی بھی شرارت بھی ہے
تمہیں اعتبار نہیں مفسدہ پرداز نہیں	تمہیں اید وضع نہیں مونس غمخوار نہیں
تمہیں پیر حرم نہیں خانہ برانداز نہیں	تمہیں زر دوست نہیں حرص میں آز نہیں
تمہیں ہرجائی و مکار و ستمگار نہیں	بس سوا میرے ابھی تک کوئی یار نہیں
تم سے کوتاہ وہی ہر بات میں پایا یکتا	نقش پا آپکے نقشے ہیں اوسکا اچھا
ایسا انسان حسین ہم نے تو دیکھا نہ سنا	نہ اگر آپ کو باور ہو یہ کہنا میرا
تو ابھی دستر کے لیے بلا لاؤں اوسکو	رو برو آپکے پہلو میں بٹھالوں اوسکو
ابھی وہ ماہ نکل آئے تو حیرت ہو جائے	رنگ تبدیل ہو کچھ اور ہی صورت ہو جائے
تم جلوا اوسکی بری گرمی صحبت ہو جائے	رشک و ایسا کرے تپ کی حرارت ہو جائے
تم سے جو حقیقت ہی آج او ختم ہوا سکو	تب یہ سمجھے کہ کچھ اوسکی تعریف کرو
میں کہوں جیسی ہی تم نہ سنوگے ان کا	اب ہے دور انکا میں عاشق تھا انہیں کا شیدا
ستم و جور و جفا نقل ہے انہیں کا شیوا	رات میں جو کہتا تھا وہ انہیں کا قصہ تھا
دیکھ لو دیکھلو انکو یہی حضرت ہیں	کیا محبت کی لگی شرط ہیں ہمہ تن الفت ہیں
جب سنا پائی تو کیا کیا نہ ستائے تمکو	ٹھٹھے ایسے لگائی کہ رلائے تمکو
پھبتیاں پھبتی ہوئی لاکھوں سنائی تمکو	منہ سے نکلی رہو کچھ بات نہ آئے تمکو
چاہو تو سچ ہو کہی جو اوٹھا تو تکرار	کبھی بیٹھو بس اب چھیڑ نہ لگی مشغولی میں
الغرض آگ میں وہ آگ لگائی یوں ہی	بیٹھو جب تک یوں ہی چھیڑی بتائی یوں ہی
منہ چڑھائی یوں ہی ہنس ہنس کے رلائی یوں ہے	جب وہ منہ روٹھکی کہ منانے بنائی یوں ہے
دست حسرت ہی وہ لب پہ تو چھائی کو	اور ابد سر پر چلے دل کے چھپو

[illegible]

٢١١

وہ بجیان خوب ہے لے جامۂ زیبائی کے ۔۔۔ قدر جاتی رہی سب خوبی و رعنائی کے
سامنے اوسکی ادا تم میں ہو سودائی کے ۔۔۔ مرتے مرتے کبھی سوجھی نہ خود آرائی کے

تا نہ ہو جائیں فراموش شرارت جاے ۔۔۔ یہ گھٹو دلمیں کہ چہرے کی بھی رنگت اوڑ جاے

گہنے مشتاق اگر ہو تو بلاؤں اوسکو ۔۔۔ نہ قباحت ہو تو خود جا کے لی آؤں اوسکو
ہو جو منظور نظر تو میں منا لاؤں اوسکو ۔۔۔ آپ دو ہر بیٹھیں میں سر لاکے بٹھاؤں اوسکو

جو بہ جوش ہے آج گتے ہیں ابھی سچ ہو جاے ۔۔۔ مجھ سے جو ہو ٹھی کہے یہ یک بیک ہی سچ ہو جاے

گہنے فق چہرہ کا یوں رنگ ابھی سی کیوں ہے ۔۔۔ بدحواسی کا عیاں رنگ ابھی سی کیوں ہے
سانس سینے میں اچی تنگ ابھی سے کیوں ہے ۔۔۔ گھر چلے جانے کا آہنگ ابھی سی کیوں ہے

ابھی اوس نے نہ رخسار کو دیکھا بھی نہیں ۔۔۔ کیوں نہ بیکر حیرت کہ وہ آیا بھی نہیں

کیا ہوئی دعوے وہ بیباکی و عیاری کے ۔۔۔ کیا ہوئی نعرے وہ چالاکی و ہشیاری کے
کیا ہوئی زعم وہ پرکاری و طراری کے ۔۔۔ کیا ہوئے زور وہ تندی و ستمگاری کے

بزدل ایسی ہوئی جاتی ہو کہ توبہ توبہ ۔۔۔ تجل ایسی ہوئی جاتی ہو کہ توبہ توبہ

آدمی آپ بھی ہیں اور وہ بھی انسان ۔۔۔ ایک ایسا ہی ہے ہاں منہ بھی ہے ایک زبان
ذکر سے اوسکے اوڑی جاتی ہیں ناحق اوسان ۔۔۔ ہوئی جاتی ہو پریشان عبث ہوں حیران

نہ بلاؤ اوسی ہر بار یہ کیا کہتے ہو ۔۔۔ تجشتو تجشتو ہوں گنہگار یہ کیا کہتے ہو

اب جو اظہار ندامت ہی تو کیا ہوتا ہے ۔۔۔ کہیں بدکام کا انجام بھلا ہوتا ہے
نشو نہیں مجھے شکل اور رسوا ہوتا ہے ۔۔۔ عذر سے گھٹتا ہی جرم جو رکا ہوتا ہے

اب قسم کھاؤ نہ تمہید جفا کاری کے ۔۔۔ از سر نو نہ پڑو شیوۂ وفاداری کے

رو رہی دہونے سے دہوی گی نہ کدورت دلکی ۔۔۔ اگر مر جو تی سے بڑھتی ہے حرارت دل کے

خوبرو یا فت جو کی ہین نی حقیقت دلکی	پہر ملون تمسی یہ ہرگز نہین نیت دلکی
دل کا دستور ہے جب سے خفا اوس سے خفا	تھا پہر تھلا جب سے روکا اوس سے روکا
آپ غیرون سی ملین مجہسی علاقا کیا ہے	منتین ہین یہ عبث ایسے تمنا کیا ہے
ایک بندی کی نہ ملنی سے بگڑتا کیا ہے	مجہ سی عاشق ہین ہزار آپ کو پروا کیا ہے
جا ئی جا ئی بد وضعون سی صحبت رکہیے	جو وفا دار ہین انکو لی خدمت رکہیے
صلح مجہکو جو نہین مد نظر آپ کو کیا	مین صفائی نہین کرتا ہون اگر آپ کو کیا
دل جو مائل نہین ہوتا ہی ادہر آپ کو کیا	مین سمجہتا جو نہین نفع و ضرر آپ کو کیا
مجہہ نفرمائی بیجا کہ بجا کرتا ہون	آپکو کیا ہی مین جیا کہ برا کرتا ہون
غیر سے جو کہ ہوا تسر مری جانب سے ہوا	ستم و جور سراسر مری جانب سے ہوا
رنج پر رنج برابر مرے جانب سی ہوا	جو نہوتا تہا وہ تیر مرے جانب سی ہوا
میر ہی مین تو اکثر سر سیدا در ہا	رحم پر تم رہے ہین بر سر سیدا در ہا
مین شریر و نسی ملا مین نی جلا یا تمسکو	مین رقیبونسی ہنسا مین سنے رولایا تمکو
مین نہا با ئی جفا مین نے ستا یا تمسکو	مین تمہین یا د رہا مین سنے بہولایا تمکو
جاؤ جاؤ نہ بہت باتین بناؤ مجہسے	ہٹ کی ہٹہونہ لگاوٹ پر آئے مجہسے
غیر ممکن ہے کوئی صلح کی نکلے صورت	ہو گئی آپکے اب شکل سی ہمکو نفرت
بس ہمین چہوڑی فرمائے قطع الفت	جائے رکہئے انہین نگہوسون سی صحبت
آپکو صحبت اغیار مبارک صاحب	اور ہمکو ہی نیا یار مبارک صاحب
صلح کا ذکر نہو اب جو لڑی ہین صاحب	راہ لین گہر کی عبث آپ اڑی ہین صاحب
لوگ مجہ ہی کی سلامی کو کہڑے ہین صاحب	پر دو غم ائی ہی گئی قید پڑی ہین صاحب

قطعات

آپ تشریف جو لیجاتے ہیں تو جھگڑا چھوٹے
مجلس سے جاتے ہو جب آپ تو چھپا چھوٹے

وجہ خاموشی و زاری کی بتاؤ تو سہی
کیوں کہے جاتی ہو ستر و پرا و بہاؤ تو سہی

غش کے آثار ہیں کیوں ہوش میں آؤ تو سہی
آ زبان حال جو کچھ دل کا ہے لاؤ تو سہی

دل ہی بیتاب ہے جو بیتاب نہیں کھایا ہے
کہدو جلد کسی خیر سے کے لیے تقصیر کیا ہے

میں جو کہتا تھا کہ پچھتاؤ گے مجھ سے پھرو
ملکے ناجنس سے تم او گی مجھ سے پھرو

ادمیت سے گذر جاؤ گے مجھ سے نہ پھرو
خوار ہو کر نہیں پھر آؤ گے مجھ سے نہ پھرو

کیوں جی کہتی نہیں اب ہے ہی ہی رشتہ کہ پھرو
سے وہی لت و خواری [illegible]

وعدے میں کہا نیکو رہتی تھی جو ہر دم تیار
تم کا [illegible] نہیں کہا [illegible] غم خوار

نیئے پانی میں جو ہوتی تھی شریک ہر بار
آگے [illegible] نہیں کچھ فکر [illegible]

وہ ہوا دار نہیں ہے جو ہوا خواہ نہیں
اب تو گمراہ کوئی ہٹ کے پھر راہ نہیں

رنگ صحبت کا جو بگڑا تو ہوا یہ انجام
پاس ہیں پہ نہ بہاتا ہے کو ئے خاص و عام

صلح کا مجھ سے بصد عجز جو ہوتا ہے پیام
یاد آیا مجھے استاد کا اس وقت کلام

بار الفت نہ گیا جبکہ حریفوں سے پسند
قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

خیر کو مجھ سے نہ ملنے کی قسم کھائے ہے
دل لگی گرچہ کسی غیر سے ٹھہرائے ہے

پر نہیں کچھ بھی کہ دیتی و جو ور لائے ہے
جیسے ہیں ہمدم کی خوشامد کی بات آئی ہے

مدت اس حال میں ہی بسبب الفت کی خلاف
پہلے تقصیر تو اپنی کر تا ہی معاف

لب لعل ہو تو لپٹ جاؤ مرے سینے سے
دلکو میں صاف کروں تیغ سی تم کینے سے

زہر کا نام نہ لو تنگ ہو جینے سے
توڑ و تلخی کو نہ منہ موڑ و آب [illegible] سے

او ہو کر جا کے ابھی وصل کا سامان کرو
یاد امیں محبت کرکے بھولی سے نیا تجان [illegible]

جو کچھ کہ عیش کا اسباب تمہارے گھر میں
جو نہو جیسے وہ لو سب ہمارے گھر میں
رکھو موجود مہیا اوسے پیارے گھر میں
آج یہ عیش کا سامان ہو ساری گھر میں
ہے ضرور ساقی و مینا و مے چنگ و رباب
سب مہیا رہیں تو شام ہو جام و شراب

گو رہی یار تو بیگانہ اب فکر کرو پھر خندا
دوسرے شخص سے ملنے کا فقط شوق سا تھا
باعث ان سب کا جلال و غضب عشق ہوا
جھوٹ موٹھ آنکہ چھپا تھا بنا کر فقرا
تو یقین آئے تو تو دیکھیو گھر جا کر
ہو جو کوئی تو اٹھا و مرے آگے لا کر

جانتے ہو کہ نہیں کون ہیں کیا ہیں ہم لوگ
چند گنتے کے میاں شعرا ہیں ہم لوگ
سحر ہیں قہر ہیں فتنہ ہیں بلا ہیں ہم لوگ
یہ تو سب کچھ ہے مگر اہل وفا ہیں ہم لوگ
تو بہ سب تم جانتے ہو جسکی ہوئی اوسکی ہے
جان ہی جاتی ہو جسکے ہوا وسکے ہو رہتے

الحمد ہوئی خوب صفائی حاصل
ملتے ہی سینے سے سینے کے ملا دل سے دل
پیشتر سے جو تھی گرد جو طبیعت مائل
رہ گئی اپنا سا منہ لیکے عدو ہوکے خجل
پھر وہی شوق وہی یار وہی صحبت ہے
پھر وہی شکر شکیبوں کو وہی لذت ہے

ایضاً فارسی

امشب شہید چاقو من دادخواہ تو
از خاک من دمیدہ گل رنگ نگہ بہ بین
عشق رقیب بر تو نہ من بستہ ام بزور
امشب بکوی غیر تو رفتی زمین بہ بین
سرمہ کشید و ساخت مرا زین سخن خجل
بیجو بشوق بوسہ ربودن گناہ من
در سیر باغ از رخ گل بوسہ گرفت

چون میکشد ہنوز تیغ نگاہ تو
دارم ہنوز حسرت طرف کلاہ تو
از رنگ خویش پرس چہ گوید گواہ تو
مہتاب دیدم از اثر گرد راہ تو
چشمم سر آب کرد اثر دود آہ تو
پردہ کشیدہ رخ نمودن گناہ تو
شد نطق راز شوخی رنگ تباہ تو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اشعار متفرق از دیوان تلف شدہ

لکھا کلک عقیدت سے جو مطلع نعت حضرت کا
سر دیوان مری طغرا بنا مہر نبوت کا

رخ سا سے نقاب جہان تک ماہ اوٹھا
اوٹھ جائے یہ حجاب بھی اوسکا گمان نہ تھا

اب شاعری تو گیا ہے مگر اتنے بات ہے
تکلیف ورد [illegible] مجھ سے گرا اوٹھا

داغ جنون سے جسم جو گلدستہ ہو گیا
زینت اوس انجمن کے ہین فرشتہ ہو گیا

سنا خدا نے اگر مٹے اے بتو نہ سنا
ہزار شکر مرا نالہ رائگان نہوا

قارون تو قارون ذرا مجھ کو دیکھو
ملتا ہے اگر زر تو کسی دہر نہیں آتا

دعوی محفل فروزی سے عیان ہو جائیگا
شمع کا منہ اوسکے آتے ہی دھوان ہو جائیگا

خو گر بیداد ہین کیا اوسکی گردش سے ہم ہین
جور گردون غمزہ چشم بتان ہو جائیگا

کیا خبر تھی حکم مین نبھیگا قاصد خود رقیب
جا کی اوس کوچے مین وہ بھی پاسبان ہو جائیگا

ربط دشمن کی کرینگے چرچے خود اونکی جلیس
نطق تم چپ بھی رہو آپ ہی عیان ہو جائیگا

آغاز عشق مین جو کچھ ہوا دل سے ہوا
نوبت باین رسید کہ آخر جنون ہوا

ہان ایسے ہی سنائیگا وہ بد مزاج ہے
پوچھی مزاج کیون کوئی بیمار عشق کا

طمع و حرص کو ای نطق نہ پہنچی دیکھا
ہمنے تمہی کو یہان ہاتھ ہی ملتی دیکھا

مدعی کیا ہین مدعا نہ رہا
قطع امید کی لگا نہ رہا

مجھ مین قاتل مین وہ جو قصہ تھا
ایک ہے ہاتھ مین لگا نہ رہا

تم نہ آئے اگر اوٹھا تیکو
تو مرا لاشہ کچھ ہیڑ اتر رہا

گیا لگاؤ اوسنے لاگ تھی چھوڑی
واہ رے بخت کچھ لگا نہ رہا

تیرے کوچے میں تڑپنے کا سبب آج کھلا
تھا اسی خاک پر آخر ہمیں بسمل ہونا

نامی ہر گز الم نامی نہ ہو مٹھی بھر خاک
جسکے قسمت میں تھا اسی تعلق مرادل ہونا

دیکھنے والونکو سرمایۂ سودا ٹھہرا
گیسوئے یار شب خواب زلیخا ٹھہرا

قتل سے عدو ہی میں کی خون کے عزیز
بعد انفصال کے بھی بکھیڑا لگا رہا

کیا خاک میں نے لطف اوٹھایا شب وصال
شب بھر مجھی تو صبح کا دھڑکا لگا رہا

کس نیند سلایا مجھے غفلت نے الہی
مردہ بھی میری بے خبری کو نہیں پاتا

ایسا انقلاب پیدا روزگار ہوتا
وہ دوست دشمنونکا یار ہوتا

طفل تھا تب بھی اسیر عشق میں بیچارہ تھا
اضطراب دل سے جنبش میں مرا گہوارہ تھا

نکلے سے چٹکنے کی صدا ہوتی تھے ہم
اور وہ فوج خزاں کی فتح کا نقارہ تھا

بگڑے جو ہو پیارسی پیار چھوڑا
جو ضد و بدسی ہو تو دیدار چھوڑا

اکیلا عدو پاس شک غیر سے
نہ تجھے تیری عصمت پہ اس یار چھوڑا

نہ اسنے چھوڑا تو پھر کیا کرونمیں
جلن سے رقیبونکی سو بار چھوڑا

مزہ ایک پھر ہے ونکی تکرار میں تھا
غضب ہے گیا اوسنے انکار چھوڑا

مجھے وہ روٹھ گیا پھر کبھی من جائیگا
پر نہ اسے تجھ سمجھا کہ ترا یار ہوا

جو جلے سی مری شمع کو ٹھنڈا لابی فلک نے
جلنے کو مری خاک سے پروانہ بنایا

اوس شمع تک پہنچا نہیں ممکن
کیا بخت نے پرسوختہ پروانہ بنایا

کہتے ہیں وہ تجھے ہو جو دعوی نیاز کا
آسامنی حریف ذرا تیکے ناز کا

احسان نہیں سہی نگہ دلنواز کا
ممنون ہون کاوش مژہ ہای دراز کا

ٹھہری جو نارسا ہی تو ہاتھونکا گیا گلا
میں شکوہ سنج ہون تری زلف دراز کا

قتل منظور ہے تو بسم اللہ — ڈھونڈھنا کیا کسی روایت کا

ہجر میں ضعف کر رہا ہی غضب — یاد وہ ہی تری نزاکت کا

یہی باعث ہے ان بیتابیوں کا — ترا پردہ ہے پردہ در ہمارا

گرمئ رفتار سے میری بیابان جل اٹھا — لگ گئی ٹھوکر جو چلنے میں تو دامان جل اٹھا

گرمئ نظارہ لوتا ہو تو پگھلا دے اوسے — یہ تو کپڑی ہی کا پردہ تہا جو یکجان جل اٹھا

آتش افروزی تپ غم نے کی ایسی سحر و — داغ نے سینے کو وہ لو دی گریبان جل اٹھا

جاتا ہے تو تسکین دل زار کئے جا — پھر جا ہے نہ آنا مگر اقرار کئے جا

مشق ستم اے ترک جفا کار کئے جا — دم تجھ میں ہے یا نہ ہے وار کئے جا

نہ سمجھو کاہ ہم ہیں کوہ تمکین — نہ سنبھلے کوہ سے لنگر ہمارا

حضرت یوسف تو پیغمبر ہے ہو کر رہ گئی — ان بتوں نے حسن سے دعوی خدائی کا کیا

ستمگار پر یہ آئے مائل ہوا — بلا جان کے واسطے دل ہوا

چھری کا نظر کام کرنے لگے — جسے تو نے دیکھا وہ بسمل ہوا

نالہ جو مری سنا تو ہم اسے بلبلو کھینچو — آ جائی کلیجہ سر منقار تمہارا

ندیم کا نہ تغافل نہ قصہ خوان کی لا — دماغ ہی نہیں انکو مری کہانی کا

جو کچھ کیا تری آنکھوں کی گردشوں نے کیا — عبث گلہ ہی مجھے دور آسمانی کا

شک تہا الفت میں پر اب ہے اونکو الفت کا وہم — بے یقین پہلے سے تہا اب یہ گمان بھی ہو گیا

گرمئ گریے سے اشک گرم ہیں چنگاریاں — خونچکان جو دیدہ تہا آتش فشان بھی ہو گیا

حال بیتابی کا بیتابی سے اوسکے روبرو — رنگیا اکثر تو تھوڑا سا بیان بھی ہو گیا

آخر مرا قلق اثر اپنا دکھا گیا — رنگ ملال چہرے پر اونکی بھی آ گیا

کیونکرے بوسہ عیب جو گالی نہیں ہی عیب
جب تئیں نہیں ہے تجھے تو وہ بھی نہیں عجیب

اب جاف گال بیچ ہیں چین جبین ہے کب
بوسہ مین چھوڑ دونگا تمہاری نہیں ہے کب

ساتھ دم کی ہی برنگ مرغ بسمل اضطراب
موج ساں داخل ہی ترکیب نہیں پیچ و تاب

کیا قیامت وہ قد ورخ لای ہنگام شباب
شور ہے ہر سو سوا تیری بر آیا آفتاب

کیا اشارے کیا کنای یار کی ابروئین کیا
کلیات حسن مین یہ بیت دیکھی انتخاب

پانی پانی اوس رخ رنگین آگی ہو گئی
خود بخود دیکھی لگا گلشن مین ہر گل شبی

نہ بہت نم کھلا برا ہے اب
اے فلک خوف اصلاح ہی اب

میری کیا شامت تھی بلواتا اگر یہ جانتا
ساتھ اپنے میری گھر دشمن کو لاتین گی

کے تھی ہنگام خزان شیخ زمانی سی بیعت
پھر بہار آئی کرین پیر مغان سی بیعت

می کی مانند تیجھ ای ہے ترمی نوش بہت
آ لپٹ جاہی بھی نشہ مجھے جوش بہت

جائی وہ ماہ کدہر کسکی کشش کامل ہو
نشل ٹالی کی ہین کھولی ہوے آغوش بہت

پہاڑکے گریبان ہی گھر سی نکل جاؤن گا
نشل نکہت کی او بہاری مجھی جوش بہت

یاد آیا دیکھکر اب صبح سے مجھکو شفق
خون ٹپکتا تھا فلک اوس ماہ کی رخصت کے وقت

سو جگہ سے بدن زار ہے بل کہائی ہوئی
ہو گیا لٹ کی نظم زلف مین لیس لف کی لٹ

رنگیا پردہ تری لب کا مسی کے باعث
نیل چھپ چھپ گئی بوسونکی انسی کی باعث

کیا کرین شکر ستم جبکہ حلاوت ہی نہیں
تو تو پھر رحم ستاتا ہے کسی کے باعث

نہیں جو قیس کو لیلی کا سن لیا مجنون
تو پھر کر لگا تسکر غم نے ساربان کیا کیا

یہی ہے جبین کہ اب بوسہ مانگ کر کھائین
تری زبان سے مزی دیکھے گالیان کیا کیا

کیا شکوہ کرون ای دل ناکام کسی کا
منہ نوچ لی غیرت جو مین لون نام کسی کا

بعد مرے قتل کے قابل نہ ٹھہریگا کوئی
کچھ بھی ہوتی ان حسینوں کو اگر قدر وفا
آہ انکی تمکین ہے وہی آفت ہی بات تک نہیں
یہ تری چال میں شوخی ہی عجب کیا کہنا
بہت بوسے ملتے مجھے ایسے ایسے
سنسنی سی لگی کیا دل آزردہ چلا نہیں
قیامت ہی عجب چلو دیکھی
کھینچ جاتی ہو وہ ذرا ابرو پر خنجر [illegible]
دل میرا جلتا ہی لگے پھر داغ [illegible]
یار کو یہ جلا دو [illegible] تکلیف [illegible]
یہ زمین [illegible] نطق نفس کا اشارہ
عاشق و اہل ہوس کو قتل کیجیان کر
ہم یہ سمجھے کہ کسا ہی ہنسی سے ظالم
تیرے فرقت میں بستر میں تڑپا [illegible]
ہاتھ مقتل میں لگا ہی جو قاتل [illegible]
بوسہ زنی ہی [illegible] سے لیتے ہیں
یار و رقیب کو جس نے تڑپ کر دیا
آیا ہوں میں آپ بلایا ہی نہ تھے
ای وحشت دل اور کہیں گھر سے لی چلی

خوب تھا قاتل ہمارا دیکھا [illegible]
تو نے مجھے وہ ہول کھینچے اپنا [illegible]
تجھ سے ایک [illegible] نازنین [illegible]
نقش پا چلنے لگیں [illegible]
جو بیٹھا ذرا ہی عرض [illegible] اٹھا کر
[illegible]
تنگ [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
چٹکیاں [illegible]
مردہ [illegible]
[illegible]
کچھ جگر کر گئے قاتل [illegible]
بیتابی دل لائی ہے محبوبیان [illegible]
آ آگے ساقی [illegible]

[illegible]

[illegible]

کشتہ ... [illegible]

... [illegible] ... دل

... [illegible] ...

... [illegible] ... دل

او ... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

... [illegible]

... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

... وصل ... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... کو

ہم جو ... [illegible] ... ہیں ... دار

تعجب ہے تجھے جانان تیرا رتبا ہم سمجھتے ہیں

بتا دیں ہم تمہیں ... کیا ہم سمجھتے ہیں

بھلا قابو ہیں لا کلام وعدہ ... سمجھتے ہیں

نہیں ... گو ... [illegible]

... [illegible]

اور دہی باندھے لگا ... [illegible]

... [illegible] ... دل

... [illegible] ... دل

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible]

... [illegible] دل میں ... ہم

کیا ... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

... [illegible] ... ہم

تمکو جفا کی تیغ ہے تو ہمکو وفا کی شرم

ترے آگے مسیحا کو بھی گونگا ہم سمجھتے ہیں

تمہارے نقش نقش پا کا خدا کا ہم سمجھتے ہیں

ارے ... تیرا ... ہم سمجھتے ہیں

عدو ... ہوا تا ہم سمجھتے ہیں

آنکھوں کی پتلیاں نہیں پتلی حیا کی ہیں

[illegible]

یا رخ مین تہا وہ جوش ملاحت شبابمین
دیکھکر شک دہن ہو رہوس کرتی ہین
نہ چھیڑے نہ ہنسی جانی ولانی کو
علاج اسکا کرینگے جناب عیسے کیا
لکھی تھی بخت مین عاشق کی فربہی شاید
جو دور دور سے مشتاق لوگ آتے ہین
شکر ہے کیا کلام مین نمک ہے کیا تبسم مین
بڑہا ہی بین ہی رومی نشان پر ایک جوبن ہی
شیوہ تقلید مری طبع گرامی کا نہین
اگر اوس خسی دعوی گلگی ہی یا تو نسی علی الیقین
جاتی ہی تیری ہوگئی بے رونق انجمن
پوچھو نہ انتظار کے لذت کہ وصل پر
وہ گور پر نہ ہمین آنکی شرمسار کرین
آرزو اوس بت بی فیض سے ہم رکھتی ہین
لاگ تہی وہ اوسی ہو کہی ہین چلا لانکہ یہان
آہ کالا منہ ترا صبح فراق
شرار آہ سنے جاکر بنج مہر خیال فشان
نہین مثل صنوبر خوش قدو نمین سرفرازی ہے
اڑوا کی سر بزم غضب ہا گئین آنکہین

یا ابت محیط جہکنی کو تل ہین نمک نہین
ایک بوسہ ہو تو ہم صفر سے دس کرتی ہین
محیط خون ہے مری چشم نم کے پردے مین
جو میری موت ہی آئی ہو غم کی پردہمین
ہوئی ہی شکل بیان کر دم کے پردہمین
کوئی تو پردہ نشین ہی حرم کی پردہمین
زبانی بہر کے گویا خوبیان سب جمع ہین ہم مین
مگر کہتی ہین ہاں دوی جوانی ہیر مع خم مین
جو کشش نطق مین خمخانہ جامی کا نہین
ذہن مین گفتگو تجہ کری تو منہ مسل و الون
گویا کسی چراغ مین کچہ نور ہی نہین
وہ ہین مصر مگر ہمین منظور ہے نہین
کہ جان بہی تو نہین پاس کیا نثار کرین
ابر تصویر ہے امید کرم رکھتے ہین ✤
سیہ مانگی سی لگاوٹ کی بہی تاب نہین
یاد واسی شام تم مین کہان
لگا یاد و دل فی ارت کا جل چشم تم مین
جستجو نمین یون ممتاز جیسے ماہ انجم مین
اک ایک کو ایک بیک سے لڑوا گئین آنکہین

اے ستم جو تو نے کی طلب بوسہ پر نہیں
وہ کہا وہی جو کھینچے تو کیا کرینگے بسم
فرقت کی شب جگاتی ہے داونکی آنکھ
فریاد و زاری و تپش و کوشش و قلق
نگہیں آنکھ کی چرانے سے
تری غفلت سے اے تغافل کیش
گھر بہی جاتے ہیں سر رہ بھی نگاہیں ہیں
جی ہی بس جاتا ہے آپکے گلشن انکھیوں کی
زخمی ہی جھنی نظر آتی ہیں اے پردہ نشین
دیکھ جواب آہ کا وہ واہ سے ہیں
زاہد ترا برا ہو کیا تو نے بہ شراب
تیری برق حسن سے بیکار آنکھیں ہوگئیں
تیر ہی ابرو ہو گئے برگشتہ مژگان ہوگئی
وہ نگاہ ناز ہے یا رب کہ تیغ آبدار
جہان کی بوسے طلب کیجئے وہیں کی نہیں
یاد آگئی ساغر سی آنکھ کی گردش
صحبت آلودگان ہیں پاک دامن پاک ہیں
تاہی جن آنکھوں نے دیکھا رخ رنگین سون
وعدۂ وصل ہیں عشاق کی عمریں گذریں

جی چاہتا ہے لے لوں تری ضد سے پر نہیں
کیسی آہ سے ڈرائے جس میں اثر نہیں
تکیہ وہ گدا گدا سا مری زیر سر نہیں
اے بخت بدکسی میں ذرا بھی اثر نہیں
اور بہی دلمیں جا او تری آہیں
آرزوئیں جوان مرتے ہیں
کچھ جوانی میں اجی چاہیئے چاہیں کیے ہیں
ہائی کس ناز سے دو چار نگاہیں کیں ہیں
گلشن نگاہوں نے یہ دیوار ہیں آہیں کی ہیں
بولی ڈرا رہے ہے اسی آہ سے ہیں
محجوب کر رہے ہیں شب ماہ سے ہمیں
دیکھنا تو خیر ہے اے یار آنکھیں ہوگئیں
اونکی نظریں پھر گئیں بیزار آنکھیں ہوگئیں
کر دیا بس صاف وہ جب چار آنکھیں ہوگئیں
سنو جی بس متحمل ہم اب نہیں کی نہیں
اے بادہ کشو ہاں مجھی لینا کہ چلا ہیں
خاک سے بہانہ آئی چادر مہتاب پہ
اونکا یہ حال ہوا خون وہ روئیں برسوں
آپ بیدار رہے قسمتیں سوئیں برسوں

ای پری سیر کو ہان تو ہی ہے آئی لب
رشک گلزار ہی واسطے تشبیہ بنا
منہ میں ہر ذرہ معین کے تپش دل کو
تمام عمر رہا صدمہ اوس کی کہونے کا
کشش سے قیس کے لغزش میں پائی تو فقط
اشک و آہ آتش ہوا سوز و کدورت خاک آگ
اتنی بندش ہے مگر پھر نہیں چھٹتی وہ گلے
ہے عبث فکر ستم گار کو
سن کے نالی چھیڑ کر تجھے زار کو
یہ لب عناب سے لب ملا دو
کہاں کی شرم اب جلوہ دکھا دو
عبث بوسے کی نہی میں تکرار
یہ ہے شب وصلت کسی یار ان پھرے گے
بلبلیں ہیں یہ خاموش مری نزہی سکر
دور ہو چشم تماشا تو جہاں بیمار رہو
پھر ہے صبح کو کیا جانی کہاں کی جاگے
وہ جو پہنچی باغ میں تو سرو اوٹھی تعظیم کو
جہاں کو روندے رکھیگا ایسا آن نکرو
دزدیدہ نظر پایا تو چرا لیگئے دل کو

جوش وحشت نی بنایا ہی تماشا مجھکو
وحشت کو جیتے جانا ہی نہ لگا مجھکو
اصول عشق کی حاجت نہیں ہے کاملوں کو
جگہ گیسو پکڑی ہو گئے ہو سد ہی پھیر دلیا کو
ذرا سنبھالی ہوگی ساربان محمل کو
چار عنصر میں ہی جیسے بنایا دل کو
بہت فریبا ہوگی غفلت میں پایا دل کو
ناز بیجا کری کیا تجھ سے ... کو
جان ذرا ... لگا دی ...
مریض عشق ہوں مجھکو دوا دو
تکلف برطرف پردہ اوٹھا دو
بہت روئی تو دو گی ... دو
جیسے تیغ سحر کے ... کسیکو
گویا نہ کے باغ میں منقار کسیکو
جو نظر پڑ جاتی وہ تا نظر سے زار ہو
آنکھیں ملتی ہوئی سونیکو یہاں آئی ہو
لینے دوڑی ہوئی گل شاخیں جھکیں تسلیم کو
سمند ناز کو تم مطلق العنان نکرو
یا آنکھ لگاوٹ سی لگالی گئی دل کو

آدمیا گا مری جیب میں کوئی کہہ
ای دست جنون ذرا لگی رکھ

اے دل ہے خیال یار موجود
فرقت میں بھی دل لگی رکھ

ظاہر نہو سوزش دروں نے
یہ آگ دلا ذرا دبے رکھ

باقی کے مجھے وہی کچھ تو بوسے
فی صد کمیں قائم ایک ہے رکھ

شوق دیدار پریشان نظری ہی مجھکو ان
میری آنکھیں کہی دیتی ہیں کہ بیدیدہ ہے

جسکے انگڑائی میں اوٹھا تو ہوا اوسکا ہاتھ
ہاتھ خالی ہی ترا ہے کوئی تلوار کا ہاتھ

کیا کیا نہ شگفتہ یہ گل آئے تھے وہاں سے
مرجھائے ہوئی جاتی ہیں اب باغ جہاں کی

تیرے فرقت زدہ کی صبح نہیں ہوتی ہے
مر ہی نیند تو موت اسکی کہاں سوتی ہے

ہاں یہ ہجر کے دن وصل کی شب کی بدلے
ای فلک مجھسے تو لیتا ہی کیب کی بدلے

سکے رہ جائیں گے دن دیکھ کہاں ان باندہ
کسکے جوڑا تو خدا کی لیے ایجان نہ باندہ

تجھنے رات لیا ہوگا تجھے یاد نہیں
میں کہاں بوسہ کہاں خیر ہے بہتان نہ باندہ

مجبور ہے کیوں کو ملنے پہ تجلے ہاتھ
فرہاد کا دب گیا پتھر کے تلے ہاتھ

پیر ہم شمع دو بھی تہ آنسو بہائے گی
پروانے تجھکو اپنے جلانے سے ہی فنا ہو

بہولا سا انتظار ہے لیکن عجب آفت ہی
تھوڑا اندازہ سے سمجھو رگ رگ میں شرارت ہے

قاصد سے کہا پڑھکر میرا خط شوق اوسنے
کچھ خط سا مضمون ہی مطلب سمجھی عبارت ہے

وہ سب اوسکے شوخی نہ ہری گئی
وہ جب اوٹھ چلے تو یہی رہ گئی

یہ کاہکے دلمیں گرانی سے ہے
مگر کوئی حسرت بھرے رہ گئے

ذرا سے تکلف میں وہ بس شوخ تھے
سجاوٹ دولہن کی بری رہ گئے

نہ لب تک بھی پہنچے تو آہ ضعیف
وہیں لگی دل میں ایسے رہ گئے

مرجان کا پنجہ دست حنائی سے بھر گیا
ہوتی ہیں اہل نظر سے وہ نظارہ بھر شش
لگا آکے دلبر کہ تیرے کا تیر سا
بر رنگ اشک ہے خون خشک تیری شست سے
دل بیتاب بھرا تا ہی ہے تیری بھر بھیر
صبح ہوتی ہی شب وصل کچھ ارمان نکلے
جوبن سنبھالی اب جھمک ہے نہ دمک ہے
الاماں تیری کسکی آتش رخسار کے
آتش حیران ہوئی کچھ دلمیں اسکی مشتعل
مانگی ملے جو تخت سلیمان بھی کبھی
بوسی کی اب ہیں جو ہوا وی گفتگو
مایوس وصل کرکے نہ عاشق کو رلا
آپکے ناز نے آپکے بیداد نے
لطف دیتی ہیں نیا ہر دن ملاقاتیں نے
اس بکو جانتی ہیں سخن اپنی بامذاق
دیکھتی ہو کیا تیرا نکتہ سنجوں کا کلام
نکہت ہی گردش کی لطافت کی سامنے
بوسہ جسمیں خرچ ہو کچھ وہ نہ دی سکے
ایسی سوچو اتنا تو گلا ہوتا ہے

اب تک نہ وہ جاتیں ہیں گے گون انکے نصیب سے
چھاتی سے وہ لگا کو باشہر سے بیدار ہے
وہ ابرو چڑھے یا کمان کھنچ گئے
گھبراتے ہے دم کیطرح نہیں رسطوت سے
کان جہان پر مصیبت زدہ ٹھہر ٹھہر
بہت ایجان تمہیں بیتاب نکلے
گالو نکھیں نہ وہ طرح نہیں صورت سے
دشت نظارہ نگاہ دھوئی مژگان جل
سینکڑوں جی سہتیں ہیں کیا کیا
تو جاؤ نکھین ضرور پریشان کبھی کبھی
بولی کہ تو نہیں ان کبھی کبھی
ظالم کبھی کبھی نہیں ان کبھی کبھی
آپکے ناز تراش آپکے ایجاد نے
ہیں نئی معشوق کی باتیں نے گھاتیں نے
بوسہ لب تازہ تازہ اور صلہ آئیں نے
نطق تازہ خط کے منہ سے سنو باتیں نے
میلے تجلی سے ہول ہیں نگت کے سامنے
قارون کیا خسیس ہے حضرت کے سامنے
کیا تغافل ہی تلافی جفا ہوتا ہے

تکلیف شب غم کے ہزاروں نکوں خبر ہے | معلوم فرشتوں کو بھی تاروں کو خبر ہے
انکار نکر نقش قدم ہیں ترے شاہد | غیروں کی بہاں جانی کے یاروں کو خبر ہے
اچھا نہیں بدنام ہی نطق تو غم کیا | کب میری فصاحت کی گنواروں کو خبر ہے
آغوش میں آ ہی مشتاق ہیں جس صلح کی | بس جیسے نہیں اوٹھتی اب نزاکت کے
کبھی وہ جو ہو کر مزار دشمن گزرا | تو مردی چلی اوس مسیحا کے پیچھے
اب کیا کریں نالے بت سنگدل ہائے | اوچپ جاتی ہیں تیر کے پیچھے
مری چشم تر ابر و اوس کی لگی | پڑی ہاتھ دھو کر جو دریا کے پیچھے
تجھے ہم بنا کے قسمت دل کی گاڑی | پڑی ہیں یہ دان دانا کے پیچھے
قسمت نے مجھکو بنایا ہے سایہ | میں ہوں ہر جگہ شوخ رعنا کے پیچھے
نالے اسکے ساتھ عشق گل ہے پریشان دے | بلبل یہ بات نام کی ہی حوصلے کی ہے
غیروں کو منہ لگا کے نکرنا تھا بے ادب | خوبی حضور آپکے یہ چوچلے کے ہے
آغوش میں شوخی کی ادا اور ہی کچھ ہے | بوسے میں بگڑنے کا مزا اور ہی کچھ ہے
بیدار کو سوتا ہوں کہ اچھا ہی عدو کو | تم سمجھے ہو کچھ اور گلا اور ہی کچھ ہے
وصل کی بات دل اندازہ تحمل تھی کتنے | ایک ازانجملہ نہ مرد نزاکت بھی سہے
لو اپنا بوسہ پھیر دو دل میرا پھیر دو | مجھکو بھی گون نہیں ہے جو منہ لگائے تمکو
ای جذب جا کی اوسکی تو بعد از سلام شوق | کہنا التماس چلیے بلایا ہے آپ کو
کھلتا ہی ہر نگاہ سے طومار انتظار | کچھ اندنوں مرے سے تمنا ہی آپ کو
رنگ اوس پری کے گال کی سی ای نطق اگیا | میری غزل تو کیا تھی یہ خوبی گلی کی ہے
مری گھر حسینہ جو اسباب ہوتی | فدائی آمد سیلاب ہوتی

دو نہ نسبت مجھ سے خم آشنا ہے
ضعف نے چھوڑی نہ تاب اضطراب
سو یا نہیں ہے کوئی فرقت زدہ تنہا
فرقت کی شب نے مار رکھا ہے
ایڑی تک ناگن سی لٹ رسا گو پہنچ گئی
بیٹھا جگر ہیں پہلوئے دلکو لیے ہوئے
آئینہ دیکھ کے وہ منہ چڑاتے ہیں
ہونگے کوئی حضرت تری چشم عنایت
دلکو پسند ہے ستم ایجاد ہو گئے
کیا اوسکا نظارہ ہو میسر کسنے دسترس
اللہ ری لب تشنگی بوسہ شب وصل
مبادا اگر ان گوش نازک ہو
تری رخ کی آگے نہ شوخی گل کوئی
چمن میں ہیں وہ شوخ سے لئے
ای گل اب تجھکو اوسکی نگاہ نہیں
گدگداتا ہے مری دلکو خوشا لطف مذاق
چمن گل میں کہاں چل تو صبا کیا جانے
جھلاتے ہیں غفلت سے گر نہ ای نطق
غرور جسم سے جیسے کے جان ہے

ہم کی کم ظرفی ہی ظاہر جام سے
واہ کیا لپٹے ہیں ہم آرام سے
تمہاری ... ہیں بیتاب آہ کرکے
مرنا ہونا ... گفتگو کیا کرکے
لیکن نہ پانی ...
مارا تمہاری تیر کے ...
اللہ رے غرور کرانا ہے ...
دیکھی نہیں ہے نگہ قہر و غضب سے
پیدا ہوتا خود ملا کی پیدا ہو گئے
گھر ... نظر ... ہیں ...
ملے ...
ہمیں نالۂ نارسا چاہیے
دو کا ہمیں ... گل ...
نہیں ہیں ناکستی نزاکت کے
سیر کہلا میں ہم لطافت کے
کچھ تبسم سا جو ہے لب خاموش میں ہے
نازکی وہ ہی جو اوس گلبدن ...
دل میں حکمت ہی ہی اشعر گوش میں ہے
فراق میں ... دیدہ سے خواب کیا ہے

اور ہین عاشق مزاج مضطر اور ہے بلبل کو پیار
خدا ہی جانی کہ شمع کو لگی تھی ہمکو کس بلا کی
چاہے اگر خدا تو خدا سی بشر ملے
اللہ رے چھوڑی کہ یہ تا کید سمجھے ہے
بہت نازک تشنگی کمر ہوگئے
رقعے ہوئے جو ہین پیام و سلام
لب تشنگی ہین سے کہ یہ تاثیر ہے
سزا جو دو عاشق سزا وار ہے
گل آرزو روے دلدار ہے
محبت کری کیون وفا کیون مجھ
نہ ملے ہے جو تیری ہر بات ہے
کمر اونکی کم ہے طلسمات ہے
بدن گور انگور الشت لین
جوانی ہین گالون ذوبین شوخی کی
جاشی پر جاسے تیری خنجر کو
عین راحت ہے تیری ادا ہے

کسی کا حسن شباب نکہ چمن مین بار بہار آئے
گر یہ روح بعد فنا ہوئی تشنگ ہر نثار آئے
کھینچے جو آفتاب تو شبنم کو پر ملے
ہمکو سنا ہو جو ہمارے خبر ملے
شبنم نزاکت کمر ہوگئے
ہمین حضرت اونکی خبر ہوگئے
جو نے چھوٹے گئے تشنگی ہوگئے
نہین ہی وہ تو ہی گنہگار ہے
نہال تمنا قد یار ہے
سبی طرح عاشق گنہگار ہے
تری منہ کے گالی بھی صلوات ہے
وہین سے نشان ہے سنے با ہے
ادہرن اور ہر طلسمات ہے
وہ رنگت نکالی کہ گل مات ہے
ذوق میرے لہو کے ساتھ ہے
زخم سہتے ہین ترے تلوار کے

وہ مرا نالہ اگر سنکے تغافل نکرے
جانتا تو ہے وہ دلمین مجھے عاشق لیکن
التفات اوس سے کسی سادی کو بادر ہوگا

نکرے رحم تو اتنا تو کہے غل نکرے
اپنی کیا آن ہی کہو کے جو تجاہل نکرے
جو کبھی جانکی عاشق سے تغافل نکرے

اون گیسوؤنکی آگے جو نافہ چھوڑ بھاگے
سودائیونکی تیری بس آ گئی پھر جی مین
زنجیر ونکا منہ تھا گرچہ تیرے جو کرتی [illegible]
رو دہو کی چال چلا کر آخر کو [illegible]
چال اس طرح ہے کہ جسکی چشم نقش پا [illegible]
کیا کیا تھا ہمکو نا گہ [illegible]
ہاتھ نہ بگڑو کر جاتے ہین سب
ہر چند میر اول تو جو اتا صواب ہے
وہ سنین یا نہ سنین [illegible] جہان [illegible]
اوسکا احسان نہین بوسی [illegible]
تان خرابی مین ہے اوسکا [illegible]
ای من بت ہے انتخاب نہین
شب وصال تمنای ہمکناری ہر
ہمین ہے آرزوی بوسہ آہ اوس لب سی
نازک کمر و تنگ دہن ہین وہ [illegible]
مین لاغر تو کب کا فنا ہو چکا
واہ واہ کیا تازہ پانی خنجر قاتل مین ہی
سخت مین [illegible] لوگونکی [illegible] جلنا ہی تمام
ہر نگاہ نازہی اوس حور وش کی [illegible]

آہو سی نافہ نکلے آہو ختن سے نکلے
کھودی گئین جو فصدین شعلہ بدن سی نکلے
[illegible] جبین نکالا ہم خود جلن سے نکلے
مانند شمع مردہ اوس انجمن سے نکلے
رنگت ایسی شوخ [illegible]
ٹھنڈی ہی ہوئی [illegible]
ایک ادا حسن کے عتاب بھی ہے
[illegible] جان من چوری کی عادت [illegible]
چھوٹے سچ دل کی تسلی کی لئی [illegible]
[illegible] ہمنوا جی چھین لیے
سخت خانہ خراب تو بھی ہے

قطعہ

لا جواب تو بھی ہے
بہانہ ناف کی ٹکنی کا ہی کمر کے لیے
جگہ نہین ہے جہان خال مختصر کے لیے
آغوش کی کون سی ہین بوسے کی [illegible]
بدن آفرین ہم یاروں کا ہی
اوسکا زخمونکو مزہ زخمونکی لذت دل مین ہے
شمع تو جسمی سہرا جی ہی اوس محفل مین ہے
جو نہ نکلا نکہت سی وہ بھی ہماری [illegible] مین ہی

۲۳

لمعہ شمس الفصحا فصاحت شعار جناب ... جامی ... تقریظ کلیات نطق نقلکر فارس مضمار دانشمند ... حافظ سلطان احمد صاحب سلطان تخلص خلف اصغر منشی ولایت احمد صاحب تحصیلدار ... رئیس کاکوری برادر خرد مصنف سلمہ اللہ

الحمد للہ ... صاحب ... کا کیا کلام ہے منتخب و لاجواب کلام ہے حضرت کو ابتدای شباب سے ذوق شعر ہوا ... کھکر ... خاں ... منشی محمد ... صاحب صبر سے اصلاح لی نکتہ سنجی و معنی پروری کی داد دی ... اندار ہوا ... کو آسمان پر پہونچا دیا بندش چست استعارہ لطیف و درست ... بلند زبان شستہ و پسندیدہ ... الفاظ کیا خوب روزمرہ کتنا مرغوب معاملہ بندی ... مضامین کی بلندی ... ہے کہیں ... عاشقانہ ہے کہیں ... مرزا کا انداز کہیں ذوق و غالب کا رنگ کہیں مصحفی و شیفتہ کا پرواز کہیں ناسخ و آتش کا ... کمال الفاظ و معانی ہیں مشکل لغات فارسی ... ہیں الفاظ متروک ... خوبی طبیعت یہ کہ بندش مضمون کی ساتھ ساتھ رسائی خیال یہ کہ مضمون ... کے ساتھ حاضر ... بات ... شعر ... آتش ... ذکاوت کو مانتی ہیں مثل ... سخن ... لیا کہ ... ہوا ... مجموعہ گراں ... خیال ہوا ... مطلع صبح ... ہیں ... منشی ... دو دو ... صاحب کی وصلی یا خط کی خوبی کس کس کی تعریف کروں نقاشی یا صناعی کس کس کی ... حسینان ہی لوح نگار میں نقش پیشانی مہ جبینان ... آج چھپکر تیار ہوا مشہور ... ہوا ... حضرت مصنف کا از شرق تا غرب نام ہو تاریخ ہای موزوں جو نکتہ سنجوں کی نوک زبان قلم ہیں وہ ذیل میں رقم ہیں واضح ہو کہ کلیات ہذا کی ۱۲۹۲ ہجری میں ابتدا ہوئی اور بوجوہات ۱۲۹۳ ہجری میں انتہا ہوئی قطعات میں جو ۹۲ و ۹۳ کا اختلاف ہے اوسکی بھی وجہ صاف صاف ہی جس نے جب جیسا پائی اپنی تاریخ ارسال فرمائے فقط

قطعہ تاریخ از حافظ صاحب ممدوح الصدر راقم تقریظ

سبحان اللہ چشم بد دور | کیا حضرت نطق کا سخن ہے
سلطان یہ سال طبع لکھیے | دریا مضمون کا موج زن ہے ۱۲۹۳

ولہ

ہوگیا چھپکے تیار دیوان ایسا | کہ ہر لفظ جسکا ہے جان فصاحت
لکھی طبع کی کلک سلطان نے تاریخ | یہ مجموعہ ہے عین شان فصاحت ۱۲۹۲

قطعہ تاریخ نتیجۂ فکر رسا منشی ... شاعر نازک خیال منشی مقبول احمد صاحب محو تخلص برادر اوسط مصنف

الحمد للہ طبع یافت | سخن نطق مشہر بہار سخن
ولہ تاریخ محو بست نگار | مطلع و مقطع بہار سخن ۱۲۹۲
ہوگئی ... دیوان نکلا | کہ جو ... دریا سخن ہے
اگر فکر تاریخ کی ہے تو ای محو | رقم کر ہمیشہ بہار سخن ہے ۱۲۹۲

ولہ ... قطعہ

نطق کا کلیات طبع ہوا | طرفہ ... سال ...
... قطعے یہ محو نے لکھا | جوش پر قلزم فصاحت ہے ۱۲۹۲

ولہ در سنہ عیسوی

طبع شد کلیات حضرت نطق اوستاد زمان یگانۂ فن قلم محو سال طبع نگاشت کلیات لطیف شعر و سخن

ولہ در سنہ ہجری

کلیات نطق چون مطبوع شد مشتری آمد عطار وار سما محو سال انطباعش نہ در قم طبع شد این نظم گلشن بہار
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر شاعر شیرین زبان شیوا بیان منشی ممتاز حسین صاحب اور نگ زاد مصنف سلمہ اللہ تعالے

جناب نطق کی دیوان جو چھپ گیا زبان ہیں جو کرون ان کا وصف کیونکر تہنیت فکر ہے تاریخ کی تو اہی ممتاز کلام شاعر شیرین ہے ان کی تحریر
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر شاعر خوش فکر منشی مشرف احمد صاحب اورنگ زاد مصنف صاحب

حضرت نطق سے سخنور کا چھپ چکا آج لاجواب کلام ہے مشرف یہ طبع کے تاریخ عمدہ وحیدہ انتخاب کلام
۱۲۹۲

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر عالم علوم عقلی و نقلی مولوی منشی مظفر احمد صاحب سیہر تخلص ابن مولینا مفتی عنایت احمد صاحب برادر زادۂ مصنف

چو دیدم کلیات نطق شد طبع بحسن بندش و الفاظ رنگین نوشتم ای سہر تاریخ طبعش زہی گلزار و گلہای مضامین
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر مولوی سید محمد صاحب ابن مفتی عنایت احمد صاحب اورنگ زاد مصنف

چھپا وہ کلیات نطق رنگین کہ جس سے باغ رضوان بھی خجل ہے ہوئی سید جو فکر سال مجھکو تو ہاتف نے کہا مرغوب دل ہے
۱۲۹۴

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر ناظم بلند خیال شاعر بیمثال منشی اکرام الدین صاحب رئیس کاکوری یاس تخلص

نطق خوش فکر کے چھپے دیوان مشتری ہیں سخن شناس تمام انکی سال انطباع اے یاس سخن بیمثال گرامی قام
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر عالی منشی الطاف حسین صاحب فیض رئیس کاکوری

بفضل خدا جو تحسین ہوتے ہیں وہ دیوان چھپ گئے ارمان جنکی سیر کا ہر نکتہ دان کو تھا دیوان ہیں کہ دو چمن باغ طبع نطق چمن ہے روح بلبل شیراز کے فدا
جو سحر ہے وہ شعر ہیں اعجاز بیان ہے مصرع ہر ایک سرو ہے باغ کلام کا قربان دل سے بلبل نظارہ کیوں نہ ہو صفحہ ہر ایک تختۂ چمن ہے کھلا ہوا
القصہ حسن نے دیکھی ان باغ کی بہار سو لوسی لب جا لسی ہوا اسکا اشتیاق ای فیض سال طبع کی تحریر کا ہے قصد گلدستۂ کلیات نطق کا اب خوب چھپ گیا
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر بلند منشی کاظم حسین صاحب غنی رئیس کاکوری

ہوا طبع جب نطق کا کلیات ہوئی مشتری قدردان سخن غنی نے دم فکر تاریخ طبع یہ لکھا ہے گلستان سخن
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر شاعر نازک خیال حافظ محمد یوسف صاحب صدر رئیس کاکوری

طبع چون کلیات نطق مقبول جہان چشمۂ فیض معانی مضمون نی ایام ہو صدر سال طبع این پربار تم ہنگام فکر کلیات نطق شد مطبوع طبع اہل فہم
۱۲۹۴

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر رزین مولوی عبد السمیع صاحب خلوق رئیس کاکوری

طبع چون کلیات نطق اوج سپہر زین قصاید بلاغت پر لطافت بیگمان گفت خلوق نور اسال طبع کلیات طبع این جز شده مطبوع طبع اہل شان
۱۲۹۳

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر روشن منشی ساجد علی صاحب ساجد رئیس کاکوری

چھپا نطق کا دیوان رنگین ہر اک مصرع ہی سرو بوستانی سر انصاف سی ساجد نے تاریخ لکھی ہے گلبن باغ معانی
۱۲۹۳

کلام نطق مطبوع طبع پاکان ہی بیان تحریر کیا طرز دلنشین ہی یہ لکھا یہ خامۂ ساجد نے سال طبع کا کہ واہ کیا سخن نطق آفرین ہی یہ

قطعۂ تاریخ نتیجۂ فکر منشی مرتضیٰ حسین صاحب بسمل تخلص رئیس سیتاپور

حضرت نطق کا کلام چھپا لاجواب اور بے نظیر ہے یہ یون لکھا سال طبع بسمل نے واہ وا نظم دلپذیر ہے یہ
۱۲۹۳

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر رسا مولوی سید تفضل حسین صاحب رئیس کاکوری مدرس مدرسہ گوجرا

چھپے جو یہ مرتب کلیات نطق نامی ہمشتق — شگفتہ گلبن مضمون نوشتم
برای سال طبعش بے تامل — کلام منتخب موزون نو نظم ١٢٩٢

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی کاظم حسین صاحب رئیس کاکوری

ز نطق نامی نکتہ پرور چو طبع گردید — عجب مجموعہ نغز و گرامی
بگو ای حلم بہر سال طبعش — کہ نظم لاجواب نطق نامی

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی بھوج راج جوہر رئیس تلہر ضلع شاہجہانپور ١٢٩٣

چھپے جب دو دیوان نطق کے دیوان — کیا سخن کا ہی جوش پر قلم
لکھے جوہر نے طبع کی تاریخ — شعر ہین رشک جلوہ انجم ١٢٩٣

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر منشی ناظر علی صاحب اہلمد سشن سیتاپور جودہر سبھہ

چو از تصنیف نطق نکتہ پرور — بشد مطبوع این مجموعہ دواوین
من ناظر برای سال طبعش — رقم کردم زہی رنگین مضامین ١٢٩٣

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر شاعر شیرین زبان شیرین بیان منشی نظام احمد صاحب بیدار تخلص مہتمم مطبع لمع درخشان رئیس خیرآباد

ساقیا جام مے اثر بادہ بدہ — احمد بحر لب برلب ساغر آمد
مست گفتار نظم تحریر — کالہ ندرین از لب ساغر ستخیر آمد
سال طبعی فکر بودم دم بیہوشی خوش — تشنگی ہای سخن رنگ لب آمد
قوت ناطقہ از نطق چو بیخود فرمود ١٢٩٣ — سبب سنبلش از لب ساغر آمد

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر یکتای زمانہ فصاحت وحید العصر جہان باعث منشی ریاض احمد صاحب مالک مطبع ریاض الاخبار

سراپای خوبان گلشن ادا ١٢٩٣

قطعہ تاریخ نتیجہ فکر رسا صاحب طبع ذکا حافظ سید اسمعیل حسن وقار خلف اکبر سید محمد صادق صاحب مالک مطبع صبح صادق

کیا خوب چھپا وقار دیوان — دی نطق نے داد خوش مقالی
تاریخ یہ اونکی طبع کی ہے — کیا طرز سخن کی ہے نرالی ١٢٩٣

قطعہ تاریخ از نتائج افکار فصیح زمان بلیغ دوران حاجی منشی سید حسن صاحب انجم برادرزادہ سید محمد صادق صاحب

دیوان چھپی ہین نطق کی کیا — پاکیزہ کلام سبکا سب ہے
بے شبہہ ہے خوب مصرعہ سال — انجم کے زبان ہے اوسکی تاریخ
یہ جملہ کلام منتخب ہے — انصاف کی رو سے حسن عجب ہے

قطعہ تاریخ از نتائج طبع حیدر زمان فرید دوران شاعر ہمہ دان منشی فرید خان صاحب رئیس علیگنج ضلع ایٹہ متخلص شوق ١٢٩٣

مژدہ کہ از طبع نو کلیات — غلغلہ افتاد بچرخ کہن
غزلی کز دہن او چکید — رنگ طرب بست بہر انجمن
بشنو از این سخن جان مشن — مردہ بجنبید بجد در کفن
نطق کہ آن خامہ شیرین سیہ — تازہ از و گشت مذاق سخن
بسکہ مضامین تر و رنگین قبا و — صفحہ دیوان ست زہی چمن
شوق پی سال صلاح حسین — جلوہ کنان گشت نگار سخن

ولہ ١٨٧٦

کجائی ای آسمان بہین بیا بہر نثار پروین — کہ کلیات لطافت آگین بطبع آمد ز حسن تزئین
بجای این انجم درخشان بیار چشم نظارہ سامان — کہ جلوہ گر ہست چون عروسان ہمہ صنایع نگارین
چہ بیت ابروی ماہ سیما بہر اشارہ دو صد ادا ہا — بیا کہ خال رخ بری را تمامہ اسپند چشم بدبین
دمیکہ بیند نگاہ زرش بچکد حلاوت ز حرف خوش — تو گوئی آمد ہمہ بطرفش زبان شیرین بیان شیرین
ز فیض آن اوستاد دوران ز حرف دوشیزہ سخندان — بخوان ز صنعتش ہزار ہمسان بیابع گلشنش ہزار گلچین
ہمین نوائم زر زد تا شب قبول کہاش ساز یا رب — بصدای تحسین بود بہر لب ز بہر دعا ز خلق آمین
بختم آمد چو این سخن زروی معنی گشت دہر تخ — نوشت در چار رکن مطلع چہار تاریخ کلک مسکین
ز شوق مضمون بہ نطق تحسین کلام رشک نظم پروین ١٢٩٣ھ — محیط مضمون شگفتہ رنگین بیان شیرین فصاحت آگین ١٢٩٣

خاتمۃ الطبع از فکر کمترین فرزند حسین مہتمم مطبع ہذا

نوید اہل نظر شدہ یا اولی الابصار	کہ کیا ہی چھپا یہ مجموعۂ گلشن اشعار

یہی تو وقت ہی جامہ فن سے اچھکار	زبان نبی نیاعندلیب منقار	وہ تیری زمزمہ سنجی دکھائی نکتہ شناس	کشش حروف کی عجائب صورت اشجار
نقاط کی جو ہوئی تو گل ہوا ہر کے	نبی صفحۂ قرطاس تختۂ گلزار	ہو سطر سطر میں گیسوی یار کا نقشہ	ہو خط وہ خط کہ خجل جس سے خط رخسار نگار
دکھائیں نکہت رنگینیاں مضامین کے	ہر ایک صفحۂ نظر آئی صاف صبح بہار	بیاض صبح ہو تصدق بیاض گردن حور	پری کا مردم دیدہ سواد میں ہو نثار
تو جاتا ہی یہ کیوں اہتمام ہی نہ تھا	یہ کیا سبب ہے جو سماں ہے اس قدر دلکار	مگر سنا نہیں تم نے کی آج چھپ کے ہوا	کلام اوس شعرا کی امام کا تیار
کہ جسکو نطق علیہ السلام کہتے ہیں	تمام پیر و جوان اور سب صغار و کبار	عیاں جہان میں ہے پھر کہ بجانب شعر	کروں جناب مصنف کی مدح کا اظہار

تماشائیان نیچا نگاہ کہان ہین ادہر تشریف لائین یوسف عزیز مصر شاعری کی گرم بازاری ملاحظہ فرمائین شاہد سخن زینت دہ بزم عشرت آور اور رنگ نشین اقلیم شہرت ہوا ہے خوان نعمت تصنیف مہیا ہے مائدہ خوارونکو صلا ہے شعری شعری میں شعری شمامہ نذر دکھاتی ہے ثمرہ عقد ثریا نثار کو لائے دبیر فلک قصیدۂ مرصع کہکشان تہنیت میں سنانے آیا ہے زہرہ و مشتری فی نظم فلک کے گانے کا نقشہ جمایا ہے شمس و قمر تثلیث اور تسدیس کی بیتین مبارکباد مین سنا رہے ہین انجم ثوابت فرد انشا دہ وجد کا عالم دکھا رہے ہین نثر طائر چتر زرین کی جا سایۂ افگن ہوا ہے نثر واقع فرش پا انداز بنا ہے مسدس جہات مین غلغلۂ شادمانی بلند ہے رباعی عناصر اس نوید سے خورسند ہے ہر فرد بشر قطعۂ زمین پر مسرور ہے امن بہجت و انبساط کا شہرہ دور دور ہے آب ہم اس دلبر رازکے چہرے سے نقاب تمہید اوٹھاتے ہین ناظرین اولی الابصار کو شاہد سخن کی جلوہ آرائیان دکھاتے ہین تو سنو کہ وہ شاہد رعنائی سخن کلیات نطق علیہ السلام ہے واہ سبحان اللہ کیا کلام ہے کہ ہر شعر اوسکا فی نظیر ہر بیت دلپذیر ہر غزل از مطلع تا مقطع مرصع رباعی کا ہر مصرع چار مین مصرع ہر قطعہ خوش قطع گویا زبان ہزار داستان قطع کرتا ہی ساقی ہے بستان معنی سخن پر کیفیت سے بھرا ہے ہر مصرعہ بادہ سخن کی یک بوتل ہے سمجھ کا بل ہے جسنے ایک جام پیا مست و بیخود ہوا حلاوت پسندان مذاق درست کی زبان تو نیر مدتون مزا رہا جو اس نشے سے محروم رہا حسرت و افسوس رشک و حسد مین مبتلا رہا دیوان اول جو معنی بند ہے حاشیہ پر اور دیوان دوم جو عاشقانہ ہے متن مین لکھنے کا التزام کیا ہے حاشیہ کے دیوان مین ہر غزل کے آغاز پر قافیہ و ردیف جلی قلم سے لکھ دیا ہے الحاصل اب یہ مجموعۂ حسن و خوبی مطبع سید محمد صادق صاحب وکیل سرکار صبح صادق نام مین سید محمد جعفر حسین صاحب برادر حقیقی مالک مطبع و منصرم جملہ کار و کارنجات کی سعی و کوشش و جانفشانی سے چھاپا گیا افضال ایزدی سے ماہ اگست ۱۸۷۶ع کی ۱۴ تاریخ کو ختم کو پہونچا یارب یہ کلام مقبول ہو مصنف صاحب کی فکر کا نتیجہ محنت کا صلا حصول ہو قطعۂ تاریخ

اردو و فارسی جو راقم نے موزون کیے ہین ذیل مین لکھ دیے ہین

للہ الحمد حبیب چھپکا حسن	حضرت نطق کا کلام تمام	بہر تاریخ طبع ہاتف نے	یون کہا بی نظیر ہے یہ کلام ۱۲۹۳

ولہ در فارسی

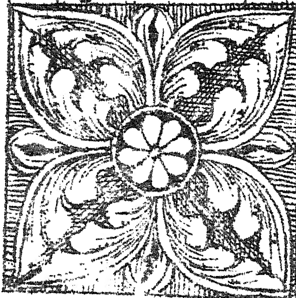
بطبع آمد چہ کلیاتے کہ نیست ثانی او بعالم	ہمین از رنگینی مضامین بصفحہ صفحہ شگفتہ گلشن
ز سعی جعفر بنان خامہ چو ختم گردید انطباعش	برای تاریخ وقت فکرت بیتم بالخیر گفت احسن ۱۲۹۳ھ

تمت

صحت نامہ اغلاط دیوان دوم جو کہ متن مین ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۵	۱۳	پڑہین	پڑہین گے	۶۵	۱۴	سیبوچاک	پیرچاک	۱۸۶	۱۳	عالم سے	عالم سے گے
۶	۴	مصنف	منصف	۷۷	۱۵	بچھوڑا	بچھوڑدا	۱۹۰	۱۰	چھٹے	چھپٹے
۷	۵	کہیے کو	کہیئے تو	۸۴	۲	کیون مجھے	کیون مجھے	۱۹۴	۴	جمعیت	جمعیت
؍؍	۱۴	پاجاؤن	پاؤن	۸۶	۱۱	گھرین	گھرگھرین	؍؍	۱۳	نبھے	[illegible]
۸	۲	چاہتا والا	چاہنے والا	۹۲	۷	یہ ظلم ہین	یہ ظلم ہے	۱۹۸	۲	حسرت ودرد	حسرت ودرد
۱۲	۱۱	خیال تنگ	خیال تنگ	۹۶	۲	تارہین	تارہین	۱۹۹	۴	گارگر	کارگر
۲۰	۵	قاعدہ ووالم	قاعدہ جلیانہ وہ غالب شفیقو کا	۹۹	۱۹	الکھون	لاکھون	؍؍	۱۰	پہونگ	پہونک
				۱۰۶	۱۷	تم	ہم	۲۰۹	۳	حمایت کر	حمایت کو
۲۲	۴	روز	زور	۱۱۳	۱۲	بیوفائی ہے	بیوفائی سے	۲۱۱	۱۰	جب پوچھی	جب پوچھی
؍؍	۱۹	فریاد	فرہاد	؍؍	۱۹	نعل	نقل	۲۱۷	۱۶	جورہائی	جورسائے
۲۸	۵	عمل کا	عمل کو	۱۱۴	۱۲	جودشب	جوشب	۲۱۸	۱	ڈہوبنا	ڈہونڈہنا
۲۹	۹	بس دم نکل گیا	بس مر کے رہ گئی	۱۱۶	۷	الیسو	گیسو	۲۱۹	۶	رنگین سے	رنگین آگے
۳۳	۱۹	جہوکے ساتہ	جہوکے ساتہ	؍؍	۱۶	لایا	لاتا	۲۲۰	۶	رووین	رودینگے
۳۴	۹	جانان	جانان ہین	۱۲۰	۲	روشن	روشنی	۲۲۱	۹	بہار آئی	بہاراہی
۳۵	۷	ڈوڑا	دوڑا	؍؍	۴	چارر	چادر	۲۲۲	۱	جھکنے	جھکنے
				۱۲۲	۳	اک	ایک	؍؍	۱۵	لڑتے وسلے	لڑاتے
؍؍	۱۴	اک	ایک ایک	۱۲۸	۳	بجی ہے	بجے ہین	۲۲۳	۱۱	بجتے ہین	رہتے ہے
۳۶	۱۹	چلکیئے گا	چلکیے گا	۱۳۱	۱۴	گمنامی	گمنامی ہو	۲۲۴	۶	جسنے	جینے
۳۴	۱۳	حیاطرح	حیاکی طرح	۱۳۲	۷	خال خد	خال وخد	۲۲۷	۱	ہزاروںکوان	ہزاروںکو
۴۵	۱۱	لازم سے	لازم ہے	۱۳۴	۱۰	سینے ہین	سینے ہے	۲۲۸	۵	بامی بائی	بائی
۴۹	۱۹	باصبا	بادصبا	۱۵۱	۴	زرکیھو	زرکیو	۲۳۰	۱۰	کاہی ہی	کاہی کو دے
۵۰	۱۵	ترکو تکو	ترکو نکو	۱۵۵	۱۸	پہرانیا	پہرانیا				
۵۴	۱۷	جان جی حبیب الخ	ایک آہ کھینچکر تب فرقت مین نکالو جی	۱۵۷	۱۹	تماشا کی	تماشے کے				
				۱۶۱	۱۰	فرقت کی چوٹ	پتہر کی چوٹ				
۵۶	۱۲	لوٹا	لوٹنا	؍؍	۱۵	کاکل چوٹ	کاکل کی چوٹ				
۶۰	۱۷	جلوہ بازی	جلوہ باری	۱۸۱	۱۶	جفائی جور	جفا وجور				
۶۴	۱۲	کہ یہ ہے	کر ہے	۱۸۳	۵	عجز دوزہ	عجز دریوزہ				
؍؍	۱۴	کیمائی	کیمیائی	۱۸۴	۱۰	نجار	غبار				

تمام شد صحت نامہ اغلاط دیوان متن



صحت نامہ اغلاط دیوان اول جو کہ حاشیہ پر ہے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۴	۸	قند مکر	قند مکرر
۹	۸	چل گیا	جل گیا
۱۱	۲۶	جاری خاک	ہماری خاک
۱۲	۲۸	اشام	اصنام
۱۴	۳۱	کراوٹھے	کہ اوٹھے
۱۹	۲۳	کسدام	کسدم
۲۱	۳	سر صنوبر	سرو صنوبر
۲۳	۲۱	آگے	آسکے
۲۷	۳۶	پدیتا	تڑپتیا
۳۴	۳۴	کوکئی	کوئی
۳۵	۳۰	اندہی	آندہی
۴۸	۳۱	خاتمہ	خاتمہ
۵۰	۱۳	پڑہائی	ستائے
۵۴	۱۸	غمین	غم بین
۵۶	۳۳	غنچہ ترا	غنچہ تری
۶۰	۱	شام کے	صبح کے
۶۳	۱۰	خشک مزاج	سرتر مزاج
۶۶	۲۱	دکہا اباد	دکہا کر آباد
۷۱	۱۰	آفتاد	افتاد
۷۲	۱۳	گلچہراسے	گلچہرے
〃	۲۳	نباسے	نباہے
〃	۳۶	جہاڑتا	جہاڑنا
۷۳	۱۵	فضل	فصل
۷۷	۷	بچا	بچا
۷۹	۲۷	استخون	استخوان
۷۹	۳۱	خاموشگو	خاموشکو
۸۱	۲۱	کہولو	سولو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۸۱	۳۱	ڈرانداز	درانداز
۹۳	۳۶	ہنروار	سزاوار
۹۸	۲۹	ہوں آگاہ	نہ آگاہ
۱۰۳	۲۹	لا	ہم اونکی
۱۰۵	۴	بیداد	بیداور
۱۰۸	۳۳	رہاچہری	رہاہی چہری
۱۱۵	۵	دلبر	دلبر کے
۱۱۸	۳	جانی بعد	جانی کے بعد
۱۲۱	۳۰	ہیتتم	تشتم
۱۲۳	۱۸	پہرآما	پہرآتا
۱۲۵	۳۴ ۳۷	ہوپیدا	پیداہو
۱۲۷	۳۷	گلگست	گلگشت
۱۳۲	۲۸	برگ گلی	برگ گل
۱۳۳	۳۶	لتو	لو
۱۳۶	۳	دوسردن	دوسکرون
۱۴۳	۲۰	رسیدکال	رسیدگان
۱۴۷	۲	کو	کوئی
۱۴۸	۲۸	برنگ نگ	برنگ ق
۱۴۹	۳۴	شوخی ہے	شوخی سے
۱۵۰	۱۴	نہیں ہو	نہیں ہوتی
۱۵۶	۲۹	ڈہاک	وہاک
〃	۳۶	نسرین سمن	نسرین و سمن
۱۵۹	۳۵	چوڑاسے	چہوڑاسے
۱۶۰	۳۱	قسمت	قیمت
۱۶۴	۲۹	چیاس	چال
۱۶۵	۳۷	جون	جوان
۱۶۹	۱	خفان	خفقان

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۶۹	۳۶	بہروہ	وہ پہر
۱۷۲	۱۵	دندن	دندان
۱۷۴	۸	واسطے	وصف سے
۱۷۶	۱۵	دکہا ا	دکہائی
۱۷۷	۴	یوکر	یوں کیا
۱۹۷	۴	خدا تو	خدا ہی تو
۱۹۳	۲۳	آہی	آئی
۱۹۴	۱۴	آمی	آسنے
۱۹۷	۱۰	چاک	چالاک
۲۰۰	۷	جیسے	جب سے
۲۰۱	۱	جاکر	[illegible]
۲۰۳	۳۷	[illegible]	[illegible]
۲۱۳	۱	تاریخ الخ	[illegible]
〃	۶	صافیان	صوفیان
۲۱۴	۱۴	سکلہ	جگہ
〃	۳۶	تسدسے	[illegible]
〃	۳۷	ظلوم جہول	ظلوم و جہول
۲۱۶	۱۹	نظر آیا ہے	نظر آیا
۲۱۹	۲۵	نہیں ہے	نہیں رہے
۲۲۲	۸	پپیہوسے	پپیہوتکو
۲۲۳	۳	لب رنگین	لب شیرین
〃	۱۰	چہورای	چہوآئے
〃	۲۷	چاکی	چہلکے
۲۲۶	۳	خوف	خبط
۲۲۸	۳۹	تصو	تصویر
۲۲۹	۱۴	کوئی	کچہ شے
۲۳۰	۱۴	کوئی	کوئی

صحت نامہ اغلاط دیوان حاشیہ تمام ہوا